۷۸۶

اللہ نور السمٰوٰت والارض

اردو زبان کی صاف و ستھری اچھوتی پاکیزہ بامحاورہ نظم مین تعلیم نسوانکی


STATE LIBRARY

پھلی کتاب یعنے

ریاض فیض

مثنوی کاشانۂ عروس ۱۳۱۹ھ

مصنفہ خواجہ بشیر حسین متخلص بہ بشیر نگینوی

طبع در مطبع النور نگینہ ضلع بجنور

ذرا ادھر بھی توجہ فرمائے

معزز ناظرین! میری ہیچمدانی اور بے علمی کا اندازہ تو آپنے اس ناچیز ہدیہ کے معائنہ اور ملاحظہ
معلوم کر لیا ہوگا۔ اب مین آپکی عالیخدمتمین اس قدر عرض کرنیکی اور جرأت کرتا ہون کہ
زمانہ کے رنگ کی موافق ایک مسدس مین حسرت و افسوس آمیز حالت موجودہ اسلام
باہمہا مناسب دیگر فرقہ ہای مقلدین پر بھی نہایت آزادانہ خیالات اور بلاتعصب
مین لکھ رہا ہون اور گویا قریب بہ ختم ہی جسکے تقریباً چھ سو بند ہونگے۔ صرف چند
دیر ہی جسکا یہی کاغذ یہی تقطیع یہی چھپائی یہی خط ہوگا۔ انشاءاللہ بہت جلد آپ
ملاحظہ سی گذریگا۔ زیادہ چنین چنان تو مین اسکی نسبت بیکار محض سمجھتا ہون الا
کہ آپ انشاءاللہ اُسے بہت پسند فرمائینگے کیونکہ ع۔ رنگ خود بول اٹھیگا کہ بیا
اچھا ہی۔ اور زبان کے متعلق تو اسی قدر عرض کرنا کافی ہی کہ مین ابتدا مین جناب میر
صاحب قمر مرحوم لکھنوی ارشد تلامذہ جناب میر انیس صاحب اعلی اللہ مقامہ کا اور انکی بعد آخر
جناب میر خورشید صاحب مرحوم مغفور لکھنوی کا شاگرد رہا ہون جن صاحبونکو اسکا اشتیاق
اطلاع دین تاکہ بروقت شائع ہونیکی انکی خدمتمین ارسال ہو۔ قیمت بعد بیشگی ہوا ری ۱۲
عہ ہوگی۔ اور اگر دو حصہ کر کے چھپوائے تو بعد بیشگی ۶ر یا بعدہ ۸ر ہوگی۔ ایک دوسری مثنوی بھی
سنیعلم عشق کی بابت مین لکھ رہا ہون انشاءاللہ تعالی وہ بھی بعد مسدس کے ہدیہ ناظرین ہوگی
الراقم تمنائی خواجہ شبیر حسین شبیر مصنف قصیدہ نور عالم افروز کتاب بدانگ ضلع بجنور

حقوق تصنیف محفوظ ہیں کوئی صاحب قصد طبع نفرمائیں ورنہ بعوض نفع نقصان اوٹھاینگے

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

الحمد للہ والمنۃ درین ایام فرخندہ فرجام کتاب

ریاض فیض ۱۹۰۱ع

معروف بہ

مثنوی کاشانۂ عشق ۱۳۱۹ھ

مصنفہ خواجہ مبشر حسین متخلص بہ بشیر نگینوی

مطبوعہ مطبع [illegible] آگرہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا بھلا جرأت کرون مین حمد کی — چھوٹا منہ اور بات ہی کتنی بڑی

قاصر اوسکی مدح مین ہی ہر زبان — خالق بیچون کہان انسان کہان

کیا کوئی جانے صفات کبریا — بس ہین واقف مصطفے یا مرتضے

وصف احمد جب کرے رب العلا — مین ہون سرگرم ثنا کیا منہ مرا

اس سے بھی ماہر نہین کوئی ذرا — دوجہان مین جز خدا و مرتضے

ایسے ہی مدح امیر المومنین — ہی بہت دشوار و مشکل شک نہین

کب کوئی اس رمز سے آگاہ ہی — یا نبی واقف ہین یا اللہ ہی

مدح آل پاک بھی آسان نہین — ہین وہ سب مقبول رب العالمین

اون کا خود مداح ہی رب ودود — سبکو پڑھنا چاہیئے اونپر درود

سبب تصنیف و عرض مصنف

عاجزانہ بعد تسلیمات کے
عرض ہے ارباب صدق و علم سے

نثر کا قصہ تھا اک یہ پیشتر
ناگہاں اسپر پڑی میری نظر

دیکھکر اسکو مفید خاص و عام
اس ارادہ نے کیا دلمین قیام

نظم ہو گر یہہ بطور مثنوی
تو سوا رغبت ہو خاص و عام کی

ذی شرف احباب سے جو مشورا
مینے اپنے اس ارادہ کا لیا

تو وہ سب خوش ہو کے فرمانے لگے
اسکو مشفق جلد پورا کیجیے

پھر تو اون احباب کا سنکر مقال
ہوگیا دونا ہے مجھے اسکا خیال

چند روزمین بفضل کبریا
مثنوی مین نظم اسکو کردیا

ملک مین جو لوگ دانشمند ہین
اونسے اب امید یہ رکھتا ہونمین

ازرہ الطاف وہ سب ذی عقول
کرکے اس ناچیز ہدیہ کو قبول

مکتبون مین جاری فرمائین اسے
لڑکیون لڑکونسے پڑھوائین اسے

پائین کچھہ اسمین کسیجا گر قصور
عفو فرمائین بہ الطاف و سرور

قدردان سرکار عالی جاہ بھی
ہی یقین چشم کرم فرمائیگی

ڈائرکٹر ہین جو اب تعلیم کے
ہین خلیق و عالم و فاضل بڑے

گر توجہ خاص وہ فرمائینگے
تو مطالب دلکے سب برآئینگے

اختیار اسکا ہے بس حاصل نہین
جز و تعلیم مدارس بھی کرین

پھر تو عام و خاص اسے کرکے پسند
فائدے اسکے ہونگے بہرہ مند

دن بدن مقبولیت ہوگی سوا
شوق پھیلیگا حصول علم کا

غافلہ کی عقل آرائی کا حال
ہوگا دستور العمل اک بیمثال

کوئی صاحب ہون جو اسمین نکتہ چین
شاعری کا کچھ مجھے دعوی نہین

ہین نہ شاعر ہون نہ شاعر کا پسر
نہ عروضی قاعدون سے باخبر

جانتے ہین علم والے سب مجھے
کچھ نہین ہی مجھکو بہرہ علم سے

تھی جو کچھ موزون طبیعت قدرتی
اسلئے تکبندی کی ہے واقعی

حسن کچھ اسمین نہ رنگینی ذرا
نے صنائع نے بدائع مطلقا

جیسا لطف شاعرانہ چاہتے
وہ کہین ہرگز نہ اسمین پائیے

کیونکہ یہ کچھ درد کا قصہ نہین
اسمین مطلق عشق کا جھگڑا نہین

نہ کہانی ہے یہہ وصل و ہجر کی
نہ کہین کچھ عاشقانہ دلگی

ہان مگر ہے کارآمد اک کتاب
جسمین ہین طرز تمدن لاجواب

گو کہ ہے ظاہر مین قصہ سربسر
پر بہ باطن ہی یہ اک کان گہر

ہین مطالب اسکے سارے سودمند
جنکو سب فرمائینگے دل سے پسند

گر کہین کچھ ہو زبان کے برخلاف
از رہ الطاف فرمائین معاف

روزمرے جو زبان دانون کی ہین
حاشا للہ اونسے ناواقف ہون مین

مین زبان والا نہ ساکن اونہین کا
نہ زبان دانون کی خدمت مین رہا

سادہ دل ہون اک مین قصباتی بشر
بے تکلف بے تصنّع سر بسر

ہی نگینہ اک جو قصبہ ہند مین
اوس کا ساکن ہون نظر اسپر کرین

قبحون سے نرباکے ہر جا در گذر
بس رکہین اسکے مطالب پر نظر

یہہ غرض اس سے نہین حاصل ہو نام
بلکہ پائین فائدہ سب خاص و عام

آغاز داستان

اب سنین اک داستان سب خاص و عام
ہند مین اک خطّہ ہے کشمیر نام

وھان پہ اک تاجر تھا باسامان و رخت
نام نامی جسکا تھا فیروز بخت

روز و شب کرتا تھا باو کرد کار
چل رہا تھا خوب اوسکا کاروبار

تھی اوسے ہر طرحسکی راحت بہم
دلمین کچھہ رکھتا نہ تھا دنیا کا غم

لیکن اک یہ فکر رہتی تھی سدا
کوئی بیٹا تھا نہ بیٹی مطلقا

روز و شب رہتا تھا اس غم مین ملول
عیش و راحت سب گیا تھا دلسے بھول

کہتا تھا دولت تو کی تو نے عطا
اسکا وارث پر نہین اے کبریا

دولت و حشمت عنایت کی ہی گر
تو مجھے دے فضل سے اپنے پسر

تا وہ لطفِ زندگی ہو سر بسر
منتظم دولت کا ہو بعد پدر

رات دن وہ سوچا کرتا تھا مآل
کاہش جان تھا اوسی اسکا خیال

کر چکا اظہار مین وجہ ملال — اب ذرا آگے سنین سب اوسکا حال

تاجرون کا قافلہ اک ناگہان — روم کو بہرِ تجارت تھا روان

یہ بھی اسباب تجارت اپنا تب — بار اونٹون پر کرا کر سب کا سب

ساتھ اونکے بے تامل ہو لیا — اور امیر کاروان بھی یہ ہوا

روز و شب جاتا تھا وہ سب قافلہ — کاٹتا منزل بمنزل راستہ

چلتے چلتے راستے مین ناگہان — ملگیا رشکِ ارم اک بوستان

تھا جو شاداب و وسیع و خوش فضا — جسکی راحت خیز تھی آب و ہوا

دیکھا جب فیروز نے یہ بوستان — پھر گیا نظرون مین جنت کا سمان

طبع اوسکی رنگ پر شاغل ہوئی — سیر کو بیساختہ مائل ہوئی

جتنے تھے خدام و اہل کاروان — حکم شب باشی دیا سب کو وہان

بے تامل سنتے ہی اس حکم کے — خیمے سب یک لخت برپا ہو گئے

تھے تھکے ماندے بہت اہل سفر — رات کی وہان سب نے راحت سے بسر

صبح کو فیروز بخت پارسا — اوٹھکے یادِ کبریا کرنے لگا

ساتھ لے کر پھر رفیقون کو تمام — سیر گلشن کو چلا وہ نیک نام

دیکھکر صناعئِ پروردگار — کہتا جاتا تھا یہ سب سے بار بار

واہ وا کیا کارسازی ہے عیان — کیا سہانا وقت ہے اور کیا سمان

صبح کا عالم عجب ہے نور کا — جس سے غم کافور ہو رنجور کا

مشک بیز و عنبریں ہی سب ہوا
جان و دل جسپر سے ہوتے ہین فدا

چل رہی ہے ناز سے باد نسیم
مست ہے رفتار آزادِ نسیم

ہے عجب دلچسپ گلشن کا سمان
گر گیا نظرون سے گلزارِ جنان

دونون آنکھونمین طراوت سے ہی نور
روح مین بھی تازگی کا ہے وفور

صبح خیزی سبزۂ خوابیدہ کی
طالعِ بیدار کی ہمدم ہوئی

کیا لہکنے کی ہی کوسون تک بہار
فرش مخمل کا سمان ہی آشکار

سبزہ پر شبنم کے قطرے ہین عیان
یا ہوا ہی ابر رحمت دُر فشان

جا بجا پانی کی نہرین ہین روان
جنسے ہی شاداب سارا بوستان

ہین درختون کی قطارین ہر طرف
سبز پوشانِ جنان ہین صف بصف

جھومکر شاخین درختون کی تمام
کر رہی ہین سجدۂ ربّ کرام

سرو آزادانہ ہی سیدھا کھڑا
صانع یکتا کا دیتا ہے پتا

پتّے ہلتے ہین ہوا سے ہر گھڑی
ہی پھلون سے باغ کی زینت بڑی

سیب و بہ امرود و نارنج و انار
چار سو ہی انکے رنگون کی بہار

جا بجا پھولونکی نیرنگی سی بھی
باغمین اِک آگ سی ہی لگ رہی

نسترن - بیلا - چنبیلی - موتیا
سوسن - وجوہی - گلاب - وکیوڑا

ہر جگہہ با قاعدہ ہین زیب باغ
جنکی خوشبو سے معطر ہین دماغ

پہنے ہین پھولون کا گہنا ڈالیان
ہین شراب حسن سے متوالیان

چہچہے بلبل کے ہین سب دلفریب
سنتے ہی جنکو اوڑے صبر وشکیب

فاختہ - درّاج - مینا - اور لوے
کیا پیاری بولیان ہین بولتے

ہی کسی جانب صدائی پی کہان
اور کہین یاہو کے نعرے دلستان

ایک سمت آوازۂ حق سرّہٗ
اکطرف جاری زبانپر توہی تو

ربّنا مرغ سحر کا شور ہے
وجد مین رقاص ہر اک مور ہے

نازسے پھرتے ہین کیا کبک دری
خوشخرامی پر فدا ہے جنکے پری

حسن وخوبی سے ہی صحرا سب نہال
پھر رہی ہین چوکڑی بھرتے غزال

اثنائی سیر باغمین فیروزبخت کی اتفاقیہ ایک فقیر خدا رسیدہ سے ملاقات ہونا اور زبانی اوسکے مژدۂ پیدائش دختر سنکر وطن کو مراجعت کرنا اور پھر حسب قول فقیر ہوبہو ظاہر ہونا

محو ہوکر الغرض وہ ذیشعور
دیکھتے سب صنع صانع کا ظہور

دور پہنچے قافلہ سے ایک بار
پایا بانورانی مقام اک پربہار

دیکھا ہی اک خانۂ خسپوش وہان
پیر مرد اوسمین ہین اک جلوہ کنان

متقی پرہیزگار وحق شناس
تن مین نورانی فقیرانہ لباس

غرق بحر معرفت مین جان و تن
قلزم حیرت مین بجد غوطہ زن

سر کئے نیچا و زانو با ادب
کرتے ہین خاموش بیٹھے باادب

رخ سے ہین روشن بزرگی کے نشان
سر بسر رعب و جلال حق عیان

ہین ملک سیرت بشر بے اشتباہ
نیکیون پر جنکی بشرہ ہے گواہ

سارے تکئے ہین ہے جلوہ طور کا
رحمت حق سے ہے عالم نور کا

دیکھکر فیروز نے حال تمام
سامنے آکر کیا جھک کر سلام

چونک اوٹھے القصہ وہ عالی جناب
سر اوٹھاکر یون کیا اوس سے خطاب

ہے کہان تیرا مکان کیا نام ہے
کسجگہ کا قصد ہے کیا کام ہے

کیون یہان تکلیف کی اے ذی حسب
سرفرازی گدا کا کیا سبب

بولا وہ فیروز ہے عاجز کا نام
خطہ کشمیر ہے رہنے کا مقام

فضل ہو گر خالق قیوم کا
قصد ہے بہر تجارت روم کا

دیکھکر یہ سبزہ اور ٹھنڈی ہوا
کل سے یہان اوترا ہوا ہے قافلا

پائی جو اسدم ہوائے خوشگوار
نکلا فرحت کے لئے یہہ خاکسار

دیکھتا قدرت کی سب صناعیان
خدمت سامی مین پہنچا ناگہان

خوش نصیبی سے زیارت ہو گئی
آپ جیسے اولیاء اللہ کی

سنکے یہہ بولا وہ پیر نامور
کی کرم بخشی گدا کے حال پر

تیرے آنے سے طبیعت خوش ہوئی
رکھے رب زندہ تجھے باصد خوشی

لیکن اس ناچیز کو ای پارسا — تو نے احق اولیائے اللہ کہا
اولیا کے ہوتے ہین درجے بلند — ہے نکما یہ گدا ای ارجمند
اپنے کو لائق نہ پایا جب ذرا — چھوڑ دنیا کو یہان آکر رہا
سنکے یہ فیروز بولا ای جناب — اولیا تو اون کا ہوتا ہے خطاب
کوہ و صحرا مین رہین جو نامدار — اور کرین عزلت مین یاد کردگار
بولا وہ تیرا اگر ہے یہہ خیال — واقعی راہ خطا پر ہے کمال
بلکہ جو دنیا مین رہتے ہین فقیر — ہین وہ بے نفس و شجاع و دستگیر
اور جو کوہ و دشت مین آکر رہا — ہے بڑا بزدل وہی اے پارسا
جب نہ پایا نفس پر قابو کچھہ آہ — چھوڑ کر دنیا کو لی جنگل کی راہ
بولا یہہ صحرا کے ہین جو راہگیر — کیا وہ کچھہ کامل نہین ہوتے فقیر
بولا وہ کامل تو ہوتے ہین مگر — باہمہ و بے ہمہ سے بیخبر
صحبت احباب سے بھی بے نصیب — اور سب بے فیض بھی ہین اے حبیب
بولا دنیا مین جو ہین مقبول رب — کیا زن و اولاد والے ہین وہ سب
بولا ہان ہین وہ ایسے ہی فقیر — ظاہر احتیاج باطن مین امیر
مرتبے اونکے بڑے ہین پیش رب — طاعت خالق مین ہین مشغول سب
اور وہ باوصفیکہ دنیا دار ہین * — حرص دنیا سے مگر بیزار ہین
خواہشات نفس سے ہین بھاگتے — دیدہ و دل بھی ہین اونکے جاگتے

*

صبر و تسلیم و رضا پر استوار — شکر خالق ہی مصائب مین شعار

اہلِ دل ابرار زاہد متقی — ہین غرض ہر طرح سے کاملِ وہ ہی

کتخدائی کا ہی اونکے یہ سبب — تا ادا ہو سنتِ محبوبِ رب

پیدا ہون جایز طریقے سے پسر — ہوز زیادہ امتِ خیر البشر

سیکھین وہ دینی و دنیاوی علوم — ہر طرف اونکی دو عالم مین ہی دھوم

علما اون کا ہو عیان ہر بات سے — فیض ہو دنیا مین اونکی ذات سے

سنکے یہہ فیروز نے کی عرض یون — راست ہی یہ بات پر ای ذی فنون

ملتجی ہون مین کہ خدمتگین رہون — کیا ہی دنیا مین اُدھر جو رخ کرون

طاعتِ خالق ہی اب دل سے قبول — نعمتین عقبیٰ کی ہون تا سب حصول

بولا تب درویش ای عالی نسب — کہہ چکا ہون مین ابھی تجھسے یہ سب

کیا رہیگا ساکن صحرا کے ساتھ — حق پرستی خوب ہی دنیا کے ساتھ

دھقان ہزارون بندگان کبریا — فیض تجھسے پاتے ہین صبح و مسا

حقنے تجھکو کی یون ہی دولت عطا — تا کہ ہو تجھسے غریبون کا بھلا

غرض کی اسنے کہ شکر ذو الجلال — بخشا ہی مجھکو بہت مال و منال

پر کوئی وارث نہین ایسا مرا — منتظم اس کا جو ہو بعدِ فنا

بندگان حق کی جو خدمت کرے — نام میرا جس سے دنیا مین چلے

اسلئے اب یہہ ارادہ ہی مرا — راہِ حق مین دون یہ سب دولت لٹا

چھوڑ کر دنیا کو خدمت مین رہون ۔ آپ کے ہمراہ یادِ حق کرون

سنکے اسکی ناامیدی کا یہ حال ۔ اسطرح گویا ہوا وہ نیک فال

اسقدر بیدل نہو ای خوش لقا ۔ شکر ہر حالت مین کر اللہ کا

رحم ہوگا تجھپہ حق کا عنقریب ۔ ایک بیٹی پائیگا تو خوش نصیب

مہ لقا اقبال مند و ذی علوم ۔ ہوگی جسکے حسن کی عالم مین دہوم

پائے شہرت عاقلہ کے نام سے ۔ بادشہ بیگم جوانی مین سبنے

ہونگے اوس سے ایسے ایسے انتظام ۔ جنسے راحت پائیگی خلقت تمام

سنتے ہی یہہ مژدہ جان بخش تب ۔ ہوگئی فیروز کی حالت عجب

فرط شادی سے بڑھا خون بدن ۔ پھولا جامہ مین سماتا تھا نہ تن

کہتا تھا حق سبکا ہی حاجت روا ۔ شکر کس منھہ سے کرون اوسکا ادا

آج کے دن کی خوشی ہیرے لئے ۔ کم نہین کچھہ شادیِ نوروز سے

حاضر خدمت ہوا کیا یہ غلام ۔ آنکے مقصد ہوگئے حاصل تمام

خوب خوشخبری سنائی آپ نے ۔ عمر اب گذریگی اطمینان سے

سنکے یہہ بولا دعا دیکر گدا ۔ اچھا بیٹا اب زیادہ مت ستا

پھر تو مجبورا یہ رخصت ہوکے تب ۔ آگیا خیمے مین اپنے باطرب

قافلے کے ساتھہ شب بھر وہان رہا ۔ پھر روانہ صبح ہوتے ہی ہوا

الغرض فیروز بخت نیک نام ۔ تا سواد شہر وطن پھر کس صبح و شام

ہر جگہ بیع و شرا کرتا ہوا ۔ آخر اپنے گھر کو واپس آگیا

جمگئی تھی تن پہ جو گرد سفر ۔ غسل کرکے بدلی پوشاکِ دگر

راہ خالق مین بہت سا مال و زر ۔ بانٹا محتاجین کو دل کھول کر

رکے یارونکو شریکِ دل لگی ۔ رات کو محفل بپا کی جشن کی

لطف ناچ اور رنگ کا ہوتا رہا ۔ دل سے اندوہ سفر دھوتا رہا

شام سے جلسہ یہ تھا آراستہ ۔ نو بجے شب کے کیا برخاستہ

خاصہ گھر مین سے کیا باہر طلب ۔ تھے مصاحب بھی شریک نوش سب

دس بجے شب کے اونھین رخصت کیا ۔ اوٹھکے پھر باہر سے گھر مین کو چلا

تھا عجب فیروز ایک مردِ شکیل ۔ فضل حق سے رکھتا تھا حسنِ جمیل

پہنچی تھی عمرِ چہل سالہ ابھی ۔ رکھتا تھا زوجہ بھی اک رشکِ پری

فی الحقیقت تھی وہ اسدرجہ حسین ۔ جس سے شرمندہ ہو خورشید مبین

حسن دلکش اور ایسی پارسا ۔ بامروت نیک خصلت باحیا

دونون کو آپسمین الفت تھی کمال ۔ ہر دم اک کو دوسرے کا تھا خیال

جب ہوا بیت الشرف مین جلوہ گر ۔ اپنی بی بی سے ملا دل کھولکر

پیار کے لہجہ مین بی بی نے کہا ۔ حال تو کہئے مزاجِ پاک کا

آپکے یہہ کس طور سے گذرا سفر ۔ اور ہوا کس کس ولایت مین گذر

ہر جگہ کیسا رہا بیع و شرا ۔ نفع کیا مال تجارت سے ہوا

پیار کی باتین سنی اوسنے یہ جب
اسطرح سے کہنے لگا فیروز تب

مین بفضل رب بہت اچھا رہا
شکر خالق ہو نہین سکتا ادا

راحت و آرام سے گذرا سفر
کامیابی و خوشی سے آیا گھر

ملک مصر و روم و ایران و حلب
اس سفر مین کھونڈ ڈالے سکے سب

کم خریدا سال اور تھوڑا بکا
فائدہ حاصل مگر بے حد ہوا

بولی اک حیرت سے تب وہ نیک فال
مجکو یہ سنکر تعجب ہی کمال

مہربانی حال پر ہوگی مرے
مطلع کیجے مجھے اس بات سے

پیش آیا اسلئے کیا ایسا سبب
آپ کے اوپر ہوا جو فضل رب

ہنسکے تب فیروز نے اوس سے کہا
کچھہ اگر انعام دو ای مہ لقا

تو مین اک مژدہ سناؤن دلفریب
جسکو سنکر دل کو ہو حاصل شکیب

روح کو حاصل ہو فرحت اور سرور
رنج سب کافور ہوا ے ذی شعور

سنکے یہہ بولی وہ مشتاق نوید
مجھسے کس شے کی ہے صاحب کو امید

جو مری چیزین ہین وہ ہین آپ کی
آپکی چیزین جو ہین وہ ہین مری

سو چکی یہ مین بہت حیران ہون
آپکو کیا چیز مین انعام دون

گو کسی قابل نہین بے بود ہون
پھر بھی مین ہر طرح سے موجود ہون

خوش ہوا فیروز یہہ سنکر کمال
بولا کیا الفت بھرا ہی یہہ مقال

گھر کی چیزین جتنی ہین ای مہ لقا
ہین میان بی بی کی اسمین شک ہی کیا

چاہیئے بی بی کو ایسا ہی گمان
مرد کو بھی چاہیئے ہر دم خیال
بولی تب اصرار سے وہ خوش بیان
سُنکے یہہ فیروز بخت خوشخصال
مجکو اثنائے سفر مین ناگہان
اوسمین دکہلائی دیا اک مرد پیر
دل سے دی ہی اوسنے مجکو یہہ دعا
ہو گی جو اقبال مند و ذی شعور
عاقلہ مشہور ہوگا اوسکا نام
سو یقین دلکو مرے ہی یہہ ضرور
وجہ ہی یہہ اس شگون نیک کی
مژدۂ راحت فزا یہہ جب سنا
پھولی ایسی اس خوشی سی اوس گہڑی
استقدر دلکو ہوا حاصل طرب
مختصر یہہ ہی کہ دونون کو وہ رات
راوی لکھتا ہی یہہ مضمون نوید
نو مہینے مین ہوا یہہ فضل رب

جس سے ہمدردی و الفت ہو عیان
عزت و حرمت کا بی بی کی کمال
ہان کچھہ اب حال سفر کیجے بیان
اسطرح کہنے لگا بی بی سے حال
اِک ملا شاداب و خورّم بوستان
جو نہایت برگزیدہ تھا فقیر
بیٹی دیگا تجکو اک رب علا
سلطنت بھی پائیگی اکدن ضرور
ہونگے اُسکے مدح خوان سب خاص و عام
پائیگا قول گدا اِک دن ظہور
اس سفر مین منفعت بیحد ہوئی
کِھل گئی گُل کیطرح وہ پارسا
اپنے جامے مین سما سکتی نہ تھی
پیار کی باتین تھین شوہر سی عجب
گذری عیش و راحت و فرحت کیساتھ
ہو گئی حاصل اوسی شب کو امید
ہو گئے سامان شادی و طرب

اختر برجِ حمل پیدا ہوا — گوہرِ درجِ تمنا مل گیا

ہر طرف اوس شہر مین یہ غل اوٹھا — حق نے کی فیروز کو بیٹی عطا

شاد و خورم ہوگئے چھوٹے بڑے — شادیانے جشن کے بجنے لگے

گھر مین چرچا گیت گانیکا ہوا — رقص کی محفل ہوئی باہر بپا

مطربِ زہرہ جبین گانے لگے — شادمان انعام سب پانیلگے

سلسلہ خیرات کا جاری ہوا — مال محتاجین کو بٹنے لگا

جو کوئی تھا دلمین اپنے شاد تھا — ہر طرف شور مبارکباد تھا

سب کو تھی ایسی خوشی بے انتہا — جشن کا سامان مہینون تک رہا

اب سناؤن آپکو لڑکی کا حال — پل رہی تھی ناز و نعمت مین کمال

پرورش کو دائیان مامور تھین — سبکو اوسکی خاطرین منظور تھین

تھا ہر ایک کو اسقدر اوسکا خیال — دل پہ کچھ میل آنے پاتے کیا مجال

کرتی تھی جو شے طلب ماں باپ سے — ہوتی تھی موجود اوسکے واسطے

ذکر تعلیم اور فواید تعلیم

ایک دن کا یون لکھا ہی ماجرا — ہشت سالہ جب ہوئی وہ مہ لقا

باپ کے حجرے کو آئی صبحدم — لکھ رہا تھا کچھ وہ مردِ ذی ہمم

حق نے بخشا تھا جو اوسکو عقل و ہوش — بعدِ تسلیمات بیٹھی وہ خموش

اور پھر کوئی نہ اوسنے بات کی — غور سے تحریر کو تکتی رہی

جبکہ وہ تحریر سے فارغ ہوا — اسطرح کہنے لگی وہ مہ لقا

اچھے ابا جان مین تمپر فدا — یہ کہو اسوقت تم کرتے تھے کیا

پیار سے اوسنے دیا اوسکو جواب — بیٹی مین یہہ لکھ رہا تھا کچھہ حساب

بولی وہ لکھنا ہی کیا شے ای پدر — بولا وہ بیٹی بڑا ہی یہہ ہنر

اسکی خوبی کی زمانہ مین ہی دہوم — بس یہی فن تو ہی بنیاد علوم

ہم تمہین بتلائین خاص اسکا مآل — گر نہو لکھنا تو پڑہنا ہی محال

بولی یہ ہی لکھنے پڑہنے کا جو کام — سیکھتی ہی کیون اسی خلقت تمام

بولا تب فیروز مرد نیک پے — بیٹی لکھنا پڑہنا ایسی چیز ہی

جسکے بن دنیا کا کوئی کام بھی — بادرستی چل نہین سکتا کبھی

پڑہنا آنے سے فقط انسان کو — فائدہ حاصل یہ ہوتا ہی سنو

ابتدائے دہر سے جو حال ہین — یا احادیث نبیؐ و آل ھین

یا کہ قران اور احکام خدا — یا امورات شریعت کا پتا

یا قوانین شہان عصر ہین — کیا کہون تفصیل اسدم سبکی ہین

بس کتابون مین یہہ سب مرقوم ہین — جاننے والے ہی کو معلوم ہین

لکھنا آنے سے یہ ہوتا ہی مآل — ہر بشر اپنے دل مضطر کا حال

کھولتا ہی دوسرے انسان پر — چاہے لاکھون کوس پر ہو اوسکا گھر

اور جو باتین طول و مشکل ہین کمال — یاد رہسکتی نہین جو بے خیال
اون کو اپنے یاد آپ نیکے لئے — درج ہر اک کرتا ہی جبتک جیئے
یا کہین تاریخ کے حالات سے — واقعہ سرزد کوئی ہونے لگے
جو کہ قابل یادگارِ عام ہو — جسکے لکہنے سی کہ روشن نام ہو
لکھتا ہی اوسکو بھی کوئی ذی ہنر — تا کہ آیندہ ہون واقف سب بشر
الغرض لکھنے ہی پڑہنے کے سبب — کام طی ہوتے ہین اس دنیا کی سب
عاقلہ کہنے لگی یہہ سنکے تب — لکھنا پڑہنا آتا ہے امان کو کب
بولا وہ بیٹی تمہاری امّی جان — بے پڑہی لکھی ہین بیشک اکہیان
بولی بہوے پن سے تب وہ دلربا — کام اونکے کیسے چلتے ہین بھلا
بولا یہہ فیروز بختِ ذی ہنر — عورتین ہوتی ہین جاہل بیشتر
چلتے ہین مردونسے اونکی ساری کام — گھر مین بیٹھی رہتی ہین وہ نیک نام
مرد باہر سے کما کر لاتے ہین — بیٹھکر ہمراہ اونکے کہاتے ہین
کیا غرض اونکو جو وہ لکھین پڑہین — جب کیا آزاد مردون نے اونھین
بولی ہون عورات ہی جس گہر مین گر — اور نشان آے نہ مردون کا نظر
تو وہ ہوتی ہونگی محتاج و غریب — جبکہ علم و فن سے ہین سب بے نصیب
مادہ اتنا کہان حاصل اونھین — انتظامِ خانہ داری جو کرین
سنکے یہہ فیروز بختِ خوشخصال — خوش ہوا بیٹی کی باتونسے کمال

بولا کیا اچھے تمہارے ہین خیال — واہ واہ شاباش ای فرخندہ حال
تمنے بیشک خوب سوچا ہی یہہ اب — عورتین ہین بے علم ہونیکے سبب
پاتی ہین سب بیوقوفی کا خطاب — ناقص العقلی سے رہتی ہین خراب
عاقلہ افسوس سے بولی یہہ تب — بابا جان بتلایئے مجکو یہہ اب
عورتونکو لکھنا پڑھنا سیکھنا — منع ہے کیا کچھہ شریعت مین بھلا
بولا ہی یہہ شرع مین تو حکم عام — عورتین بھی علم کو سیکھین تمام
پر رواج ملک کا ہے یہ سبب — عورتین جاہل جو رہجاتی ہین سب
بولی وہ تو اب یہہ میری عرض ہے — کیا رواج ملک بھی کچھہ فرض ہے
بولا وہ بیٹی یہہ کچھہ واجب نہین — پاک ہی اس امر سے شرع مبین
بلکہ یورپ کی تو مس اور لیڈیان — سیکھتی ہین علم سب باعز و شان
کرتی ہین وہ انتظامی کام سب — قدر ہوتی ہی لیاقت کے سبب
شوہرونکو اونکے اونسے ہر گھڑی — ملتی ہی امداد و آسایش بڑی
بولی وہ تو وجہ کیا ہی ای جناب — ہین زنان ہند بے علم و خراب
بولا اسکی خاص وجہ دلنشین — ظاہرا علوم کچھہ ہوتی نہین
پر جہانتک بھی مین کرتا ہون خیال — تو یہی دکھلائی دیتا ہے مآل
مرد باہر سے کما کر لاتے ہین — عورتون کو عیش سے بٹھلاتے ہین
پھر غرض کیا ہی کہ وہ لکھین پڑھین — مفت کی کسواسطے محنت کرین

بولی تب فیروز سے وہ نیک پے
اب بڑے افسوس کی یہ بات ہے

عورتین محنت سے بچنے کیلئے
ایسے عمدہ کار آمد علم سے

سفت مین محروم ہو کر سربکف
تیر بدنامی کا ہوتی ہین ہدف

ناقص العقلی کا پاتی ہین خطاب
رہتی ہین محتاج و مسکین و خراب

عمر وہ سب کر کے ناحق رائگان
ہوتی ہین دنیا مین کیونکر شادمان

ہین تو یہ حالت سمجھتی ہون ذلیل
کاہلی اور بے حیائی کی دلیل

اونکو کیون یہ زندگی مرغوب ہی
ایسے جینے سے تو مرنا خوب ہی

خوش ہوا فیروز اس گفتار سے
گو دمین بٹھلایا اوسکو پیار سے

بوسہ پیشانی کا الفت سے لیا
اور مخاطب ہو کے یہ اوس سے کہا

بیٹی تم تو ہو نہایت ہونہار
فضل حق سے ہو فہیم و ہوشیار

عمر یہ اور اسقدر عالی خیال
چشم بد مین سے بچائے ذوالجلال

بولی اوسدم عجز کر کے عاقلا
میرے بابا جان مین تم پر فدا

آرزوے دل مری بر لائیے
لکھنا پڑھنا مجکو بھی سکھلائیے

شاد ہو کر بولا تب وہ ذیشعور
اچھا ہم تمکو پڑھاوینگے ضرور

بولی وہ نواب مجھے ہی یہ خیال
آپکو فرصت کا ملنا ہی محال

آپ جاتے ہین سفر مین بارہا
گھر یہ کم ہوتا ہے رہنا آپ کا

سنکے یہ گفتار وہ کہنے لگا
مینے جو اسم پڑھانیکو کہا

اس سے یہ ہرگز مرا مطلب نہین
بلکہ استانی رکھون گا ہوشیار
عاقلہ خوش ہوکے تب کہنے لگی
جلد تر سامان یہ فرمایئے

خود پڑھاؤن گا تجھے اے نازنین
جو پڑھائیگی تجھے لیل و نہار
آپ سے راضی ہوا اب میرا جی
مجکو پڑھنے کیلئے بٹھلایئے

ذکر مکتب عاقلہ اور تعلیم عاقلہ اور پاکشش عاقلہ کا عام لڑکیون کو مکتب مین پڑھنے کیلئے بٹھلانا

الغرض فیروز بخت نیکفال
جستجو مین کچھہ دنون جو خوب کین
پارسا پرہیزگار و متقی
اونکی دانائی کی تھی عالم مین دہوم
فارسی علم عروض و قافیہ
فلسفہ۔ اور ہیئت و علم ادب
نیک ساعت مین غرض نام خدا
بعد تقسیم شیرینی ہوئی
اقربا کی دعوتین ہفتون رہین

رکھتا تھا اس بات کا ہردم خیال
تو اوسے لائق اک استانی ملین
رہنے والی تھین جو بلک غیر کی
خوب تھین وہ ماہر جملہ علوم
ہندسہ۔ تاریخ۔ اور جغرافیہ
سینے کے گنجینے مین پنہان تھے سب
عاقلہ کا دھوم سے مکتب ہوا
ہر جگہہ پر تہنیت کی دہوم تھی
سب تھے اس مکتب کی خوشیان جز کنیز

خاندان کیا بلکہ اپنی قوم کی ۔ عاقلہ وہ پہلی لڑکی نیک تھی
جسنے مکتب مین قدم اپنا رکھا ۔ اور کی پڑہنے کی اوّل ابتدا
تھی مگر ایسی ذہین و عاقلا ۔ جو پڑھا وہ یاد فوراً کرلیا
دو ہی ہفتون مین یہ فضلِ حق ہوا ۔ قاعدہ بغدادی سارا پڑھ لیا
عاقلہ کو چونکہ تھا مدنظر ۔ ہو رفاہِ عام مجھسے بیشتر
اسلیئے اوسکی طبیعت سر گھڑی ۔ پڑہنے سے تنہائی کے گھبراتی تھی
پاس کے استانی کو اکدن شاد شاد ۔ عرض یون کرنیلگی وہ خوش نہاد
شوق گو مجکو ہی لکھنے پڑہنے کا ۔ پر نہین لگتا ہی جی میرا ذرا
بولین وہ یہ تو خوشی کی بات ہی ۔ شوق لکھنے پڑہنے کا ذرات ہی
لڑکیون مین اپنے کبنے کی تمام ۔ پہلی اک لڑکی ہو وہ تم لاکلام
شوقِ علم اول جسے پیدا ہوا ۔ فخر ہے جو اپنی ساری قوم کا
پر طبیعت کے نہ لگنے کا سبب ۔ عاقلہ بہرِ خدا بتلاؤ اب
بولی وہ اسکا یہ باعث ہی جناب ۔ پڑہتی ہون تنہا جو مین بیٹھی کتاب
لڑکیان مکتب مین ہوتین اور گر ۔ وہ بھی میرے پاس پڑھتین بے خطر
بڑھتا اور علمی ارادہ اونکے ساتھا ۔ ذہن بھی کھلتا زیادہ اونکے ساتھا
ساتھ کی ہمجولیان بھی ہوتین سب ۔ ہوتا دل کے بھی بہلنے کا سبب
بولی وہ بیشک تمہارا یہ خیال ۔ کار آمد اور مناسب ہی کمال

میرے دلکا بھی یہی مقصود ہے
عالم و دانا مرا معبود ہے

والدین اسپر تمہارے ہین جبین
راضی گر ہوئین تو کچھہ مشکل نہین

لڑکیان مکتب مین آئین شوق سے
اور تمہاری ہم سبق ہون ذوق سے

بولی وہ یہہ تو نہین کچھہ ایسی بات
جو خلاف اونکے ہو ای عالی صفات

بلکہ مجھکو تو یقین ہی اے حضور
وہ بھی اسکو مان جائینگے ضرور

اوٹھتے اسدم آپ بھی دونون چلین
گفتگو اس باب مین اونسی کرین

موقع بھی بہتر نظر آتا ہے اب
خاصہ ابا جان کرتے ہین طلب

کھانا جبتک کھائینگے وہ ذیشعور
امّان اونکے پاس بیٹھینگی ضرور

سامنے دونون کے ہوگی گفتگو
کچھہ نکل آئیگا انجام نکو

سنکے یہہ ساتھہ اوسکے استانی اوٹھین
خدمت فیروز مین دونون گئین

دیکھکر فیروز نے اوسدم کہا
کہئے بی استانی حال عاقلا

پڑھنے مین بھی جی لگاتی ہین یہہ کچھہ
یاد کرکے بھی سناتی ہین یہہ کچھہ

آپسے کیا کیا سبق ہین پڑھ چکین
آجکل کس چیز کو ہین پڑھ رہین

بولی استانی کہ نصف ماہ تھا
قاعدہ تو سب انھون نے پڑھلیا

پارۂ عم کو یہہ اب کرتی ہین طی
ماشاء اللہ وہ بھی نزد ختم ہی

سنکے یہہ فیروز کو حیرت ہوئی
بولین استانی بڑی ہین زیرکی

پر یہہ طرّہ ہی کہ مطلق انکا جی
پڑھنے لکھنے پر نہین لگتا ابھی

ورنہ یہ اتنے دنون مین بالیقین ۔ دوسرے پارہ کو بھی پڑھ ڈالتین
بولا وہ اسدم تعجب ہی مجھے ۔ عاقلہ پڑھتین نہین ہین شوق سے
انکو تو اسکی تمنّا آپ تھی ۔ پڑھنے سے کیون انکا اوکتا تا ہی جی
بولین لڑکے شوق مین تو شک نہین ۔ بیدلی کی وجہ ہی اک بالیقین
بولا وہ فرمائیے ہی کیا سبب ۔ بولین وہ یہ خود کہینگی تمسے اب
عاقلہ سے پھر کیا اوسنے خطاب ۔ عرض یون کرنے لگی وہ باحجاب
اپنی تنہائی سے ہون مین دل کباب ۔ آپ کی گر ہوا اجازت انجناب
تو مین سب کنبے کی اپنی لڑکیان ۔ ساتھ پڑھنے کیلئے بلواؤن یہان
تا رہین مکتب مین وہ مونس مری ۔ ساتھ مین اونکے بہلجائیگا جی
بولا وہ دل تو بہلجائیگا ہان ۔ کھیل کا کھٹکا بھی ہی ای سیمجان
اور اوستانی کا سارا وقت بھی ۔ کیون ہو اور دن کی سبق مین منقضی
وہ تمہاری ہی پڑھانیمین اگر ۔ گذرے تو ہو نفع اسکا بیشتر
اسلئے کہ تم ابھی ہو مبتدی ۔ یہ پڑھاتی ہونگی تمکو ہر گھڑی
بولی اوستانی نہین تو ای حضور ۔ یہ تو ایسی ہین ذہین و ذیشعور
جو پڑھاتی ہون انھین مین ایکبار ۔ حفظ ہو جاتا ہی خود تفصیل وار
خوش ہوا فیروز سنکر یہہ کلام ۔ اور کہا یہہ تو خوشی کا ہی مقام
لڑکیان کنبے کی سب عالم بنین ۔ اور لیاقت علم سے حاصل کرین

ہی اجازت آپ کو اس امر کی ✤ داخل مکتب کرو اوروں کو بھی

ہین بھی سامعی ہونگا اسکا لاکلام ✤ تا کہ مکتب کی ترقی ہو مدام

چونکہ تھا فیروز مرد پاکباز ✤ قوم مین اپنی نہایت سرفراز

جانتے تھے لوگ اوسکو باتمیز ✤ فضل حق سے سب مین تھا ہر دلعزیز

پس ہوا تحریک کرنا کارگر ✤ اور ہوا ترغیب دینا پُراثر

بی بیان جتنی تھین عالی خاندان ✤ پھر تعلیم اپنی لائین لڑکیان

کی یہہ اوستانی سے سب نے التجا ✤ مکتب انکا دیکھنے بہرِ خدا

پاکے اپنی ہمسنون کو عاقلا ✤ دلمین اپنے خوش ہوئی بے انتہا

سبکی خاطر مین وہ یون مصروف تھی ✤ تلوا لگتا تھا نہ اوسکا اک گھڑی

پہلے سبکے بیٹھنے کی فکر کی ✤ صاف کمرہ بھی بتکلف فرش بھی

خاصدان پانون کا بھی اک جا سجا ✤ پیکدان کو بھی قرینے سے رکھا

بیٹھین اوستانی مقامِ صدر پر ✤ دلسے تھی تعلیم پر اون کی نظر

بی بیان جتنی یہ آئین تھین یہان ✤ تھین معزز خاندان کی بیگمان

دیکھکر سب عاقلہ کا اہتمام ✤ کیسی خوش تھین عزیزین دلمین تمام

جبکہ تکریم و تواضع ہوچکی ✤ توپھر اوستانی نے بھی با صد خوشی

رسمِ بسم اللہ کی پہلے ادا ✤ پھر سبق سبکو الف بے کا دیا

جتنی شیرینی کی قابین آئین تھین ✤ فاتحہ دیکر وہ سب تقسیم کین

بعد اسکے اوٹھکے اوستانی وہان
سب سے یہہ کرنے لگین مضمون بیان

مضمون زبانی اوستانی نسبت فوائد تعلیم نسوان

آج یہہ کیا دن ہوا ہی جلوہ گر
سبکو اس دنکی خوشی ہی بیشتر

ختم ہر اک لڑکی پہ ہی تسلیم ہی
ابتدائی جلسۂ تعلیم ہے

فضل خالق سے معزز بی بیان
جمع ہین اسوقت یہان باعز وشان

شوق تعلیم آپ کو پیدا ہوا
کرتی ہون شکریہ مین سب کا ادا

عاقلہ کو خوش رکھے رب ہدا
اوسنے اس مکتب کی ڈالی ہی بنا

ہم سبھونکو شرم کا ہی یہہ مقام
مرد کہتے ہین ہمین جاہل تمام

بیوقوفی کا بھی دیتے ہین خطاب
ناقص العقلی سے ہین ہم سب خراب

مادہ ایسا نہین ہمکو نصیب
جو کرین ظاہر خیالات عجیب

قوت تقریر بھی حاصل نہین
سامنے مردونکے ہین ہم شرمگین

راے صائب تو کوئی جب اونکو دین
کچھہ دلائل بھی بیان ہم کر سکین

کاہلی بھی ہم مین ہی اتنی بڑی
بیٹھے ہی رہتے ہین گھر مین ہر گھڑی

وجہ ہی ان سب نقائص کی یہی
قدر کچھہ ہمکو نہین ہی علم کی

علم کو سمجھے ہوئی ہین خوار ہم
لکھنا پڑھنا جانتے ہین عار ہم

مرد و زن دونو ہی کو اللہ نے
دہر مین انسان کیا ہی فضل سے

ایک کا حق دوسرے پر ہی رکھا ‎ ‎ علم بھی دونون کو ہی یکسان دیا

مرد تو سب قابل و لائق بنین ‎ ‎ عورتین سب جاہل و احمق ہین

عورتین بھی گر ہون شائق علم کی ‎ ‎ تو وہ مردون سے نہ کم ہون واقعی

وہ بھی مردون کیطرح ہون باکمال ‎ ‎ زیرک و ذی حوصلہ عالی خیال

اونکا یہہ کہنا کہ ہین پردہ نشین ‎ ‎ باہر آزادی سے جا سکتی نہین

کِسطرح ہم علم کو حاصل کرین ‎ ‎ اور مردون کیطرح لائق بنین

کچھہ بھی تو تعلیم کے قابل نہین ‎ ‎ رسمِ پردہ علم کی حائل نہین

رسمِ پردہ ہی شریفون مین جہان ‎ ‎ ہی مفید و کار آمد بے گمان

ہر جگہہ جو لوگ دانشمند ہین ‎ ‎ رسمِ پردہ کے بڑے پابند ہین

شرع مین اسکی ہی تاکیدِ اکید ‎ ‎ جانتے ہین سب شریف اسکو مفید

عاقلون نے بھی جہانتک غور کی ‎ ‎ بس یہی سوچا کہ بہتر ہی یہی

عورتون کی اس سے سب عقل و حیا ‎ ‎ رہتی ہی قائم بہ افضالِ خدا

پردہ داری عورتونکے واسطے ‎ ‎ اک شرافت کا ہی تمغہ دیکھئے

سب اسی پردہ نشینی مین اگر ‎ ‎ علم سیکھین تو ہو نافع بیشتر

علم حاصل کرنا پردہ دار کو ‎ ‎ سہل ہی مشکل نہین کچھہ بیبیو

اسکی یہ مکتب ہی خود ہوگا نظیر ‎ ‎ ہو گیا کچھہ بھی اگر فضلِ قدیر

علم کی دولت اگر تمکو ملے ‎ ‎ تو ہون حاصل پھر تمھین اوسکے صلے

قوت ذہنی میسر ہو تمام — اور دماغی قوتین بھی لاکلام +

جنکے باعث سے گھرون مین بیٹھکر — انتظام خانہ داری ہمہ دگر

اپنے اپنے مرتبے پر ہر کوئی — خوب کرسکتی ہو تم سب واقعی

دیکھئے کیا عورتین تھین بیمثال — چاند بیگم اور زینب نیک فال

دونون فضل خالق سبحان سے — حکمرانی کرگئین کس شان سے

سلطنت کے اپنی اپنی انتظام — دونون نے ایسے کئے اب تک ہی نام

حال کی ہی دیتی ہون مین اک مثال — اک ریاست ہی یہان بھوپال نال

وہان ہین سلطان جہان بیگم امیر — حکمرانون مین جہان کے بےنظیر

متقی ذی رحم فیاض و خلیق — ظلم کی دشمن غریبون پر شفیق

کام جتنے ہین ریاست کے وہ سب — دیتی ہین انجام اونکو روز و شب

اونکے دم سے اوس ریاستمین ذرہ بھی — ایک بدنظمی نہین ہوتی کبھی

وہ تو ہین مسند پہ زیب و زین سے — سوتی ہی ساری رعایا چین سے

انسداد ایسا جرائم کا کیا — بھولکر کوئی نہین کرتا خطا +

سونا چاندی گر اوچھالو راہ مین — چھیننے والا نہ دیکھو راہ مین

بس در انصاف ایسا باز ہی — شیر بکری ۔ کیلئے دمساز ہی

استغاثہ کرتے ہین جو آن کر — داد وہ پاتے ہین پورے طور پر

علم کی شائق ہین بیگم صاحبہ — لائق و فائق ہین بیگم صاحبہ

پس تمھین معلوم کرنا چاہیئے
اس سخن پر کان دھرنا چاہیئے

عورتین گر کاہلی کو چھوڑ دین
علم کی دولت کو سب حاصل کرین

پھر تو اونکے کام سب خوبی کیساتھ
طی ہون دنیا مین خوش اسلوبی کیساتھ

میری بہنین جو کہ حاضر ہین یہان
یا کہ سب یہ پیاری پیاری لڑکیان

اونکی خدمت مین ہی میری التجا
شوق سب کیجے حصولِ علم کا

تا کہ ہم اوس سے بری ہو کر رہین
مرد جو الزام دیتے ہین ہمین

آئیے سب ملکے اب مانگین دعا
یہہ کہ اے اللہ ای رب علا

ہمکو دے شوق حصولِ علم تو
اور عطا کر عقل و فہم و حلم تو

فضل ہو جائے ترا ہم پر شتاب
سب ارادون مین ہمین کر کامیاب

ہاتھ اوٹھائے سنکے یہ ہر ایک نے
لفظ آمین کے تھے سب مین غلغلے

بعد ازان برخاستہ مجلس ہوئی
بی بی ہر اک اپنے اپنے گھر گئی

طریقِ تعلیم

ایسا فضلِ رب دائم ہو گیا
یعنی اک مکتب بھی قائم ہو گیا

پھر تو اوستانی بھی ہو کر شادمان
کر کے شکر و حمد خلاقِ جہان

لڑکیون کو علم سکھلانے لگین
جوہر علمیت کے دکھلانے لگین

اک مہینے مین ترقی یہہ ہوئی
شصت تعدادِ صبیہ ہو گئی

چند اون مین سے مگر یہہ لڑکیان — تھین اُمرا اور معزز خاندان
یعنی کلثوم و۔ زبیدہ۔ صالحہ — حافظہ۔ زیب النساء اور عابدہ
ہر گھڑی آپس مین تھین یہ سب شفیق — دلسے تھی ہر ایک اک کی رفیق
ملتین جلتین سب تو مانوسی کیساتھ — لکھتین پڑھتین تو بڑی خوبی کیساتھ
دل لگا کر رات دن محنت جو کی — اس سے پیدا کچھہ لیاقت ہو گئی
بعد چندے جبکہ یہہ صورت ہوئی — لڑکیون کی خوب ہی کثرت ہوئی
تو پھر استانی کو تنہا ہر گھڑی — درس دینے مین بڑی دقت ہوئی
اس غرض سے عاقلہ کی رائے پر — ہو گیا یہ انتظام اک جلد تر
درس دینے کی سہولت کیلئے — مدرسے کے پانچ درجے کر دئے
پانچوین درجے سے کر کے ابتدا — سلسلہ تعلیم کا قائم کیا
بس الف بے کی تھی اوسمین خواندگی — تا نہ کچھہ دقت اوٹھاے مبتدی
چوتھے درجے مین تھا قرآن رؤف — ابتدائی فارسی مشقِ حروف
تیسرے مین تھا بہ نظمِ کافیہ — ہندسہ۔ تاریخ۔ اور جغرافیہ
تھی عرب کے علم کی بھی ابتدا — انشا۔ اور املا بھی لکھنا پڑتا تھا
دوسرے درجے مین تھا سب کچھ بہا — ختم تھی علمِ عرب کی انتہا
پہلے درجے مین مقرر تھی یہ بات — یعنی ہر اک عالمہ عالی صفات
سبکو کچھہ مضمون سنائے روز و شب — اور بیاناتِ مفید و پر عجب

روز و شب پوری اولوالعزمی کیساتھ ۔۔۔ ہمت و خوبی و جانکاہی کے ساتھ
سبکی تعلیم انکو ہونے لگی ۔۔۔ بحثِ علمی روبرو ہونے لگی
پھر دماغ عاقلہ مین ماسوا ۔۔۔ انتظام اک دوسرا پیدا ہوا

تعلیم فنِ صنعت و حرفت لڑکیون کو مکتب مین

بولی استانی سے اکدن عاقلا ۔۔۔ سوچتی ہون بات یہ مین بارہا
عورتون کے واسطے بھی ہے تلاش ۔۔۔ کوئی ہونی چاہئے وجہِ معاش
تا بوقتِ احتیاجِ پُر ضرر ۔۔۔ صیغۂ محتاجی سے پائین مفر
اور شریفانہ طریقہ پر تمام ۔۔۔ بیٹھکر اپنے گھرون مین لاکلام
کرلین اپنے واسطے فکرِ معاش ۔۔۔ بے تامل بے تجسس بے تلاش
سنکے استانی نے یہ اوس سے کہا ۔۔۔ مجکو بھی یہ فکر ہے اے مرحبا
چاہتی ہون مین بھی یہ ای خوش قماش ۔۔۔ لڑکیون کی ہو کوئی وجہ معاش
ایسے ہون تعلیم انکو کچھ ہنر ۔۔۔ جنسے یہ اپنے گھرونمین بیٹھکر
وقتِ نازک مین نہون ہرگز ملول ۔۔۔ اپنی اپنی روزیان کرلین حصول
کیونکہ یہ بیچاریان پردہ نشین ۔۔۔ ہین رواجِ قوم سے اندوہگین
نوکری تو کر نہین سکتین بھلا ۔۔۔ کچھ تو ہو انکے لئے بھی آسرا
عاقلہ بولی کہ صاحب آپ نے ۔۔۔ بات سوچی کوئی بھی انکے لئے

بولین استانی کہ مجھسے پیشتر ۔ رائے تم ظاہر کرو اپنی ذی ہنر

عرض کی بیبی تو یہ مرضی ہی اب ۔ صنعت و حرفہ سکھائے جائین سب

یہہ فنون حرفہ ایسی چیز ہین ۔ کیا کرون اونکی صفت اسوقت مین

جاننے والے بڑے ممتاز ہین ۔ گھر مین بیٹھے بیٹھے با اعزاز ہین

کرتے ہین تیار اشیاے بے نظیر ۔ پاتے ہین قیمت مین مال و زر کثیر

اسلئے تعلیم ہون گر یہہ ہنر ۔ فائدہ سے لڑکیان ہون باخبر

متفق اس راے سے ہون آپ گر ۔ تو مین اسکی منتظم ہون جلد تر

بولین وہ خوش ہوکے تب اے خوش خصال ۔ ہی بہت انسب تمہارا یہہ خیال

جو ہین مکتب کی معزز لڑکیان ۔ پوچھلو اونسے بھی بلوا کر یہان

تب بلاکر اونسے بھی پوچھا گیا ۔ عرض کی سب نے بہت اچھا بجا

عاقلہ نے مستعد ہوکر وہان ۔ کرلیا چندے مین سرمایہ گران

اوس سے پھر ہر قسم کے سامان تب ۔ لڑکیون کے واسطے منگوائے سب

پھر تو جو سینے پرونیکے تھے فن ۔ کامدانی۔ بیل۔ بوٹے۔ اور چکن

فیتہ۔ گوٹہ۔ لیس۔ جھالر۔ کترنیان ۔ کارچوبی ٹوپیان اور صدریان

پائتابے۔ موزے۔ دستانے۔ رومال ۔ تولیان۔ بنیان۔ اور جالی کی جال

سب کے تعلیم وہان ہونیلگے ۔ ہوش اہل فن کے بھی کھونیلگے

رفتہ رفتہ کچھہ دنون کے درمیان ۔ ہوگئین ہشیار اکثر لڑکیان

بعد چندے مشق یہ حاصل ہوئی
لڑکی مکتب کی ہر اک کامل ہوئی

صاف و عمدہ کام سب ہونے لگا
قابل توصیف و تعریف و ثنا

جسقدر تیار چیزین ہوتی تھین
ہر مہینے کی بیگم کو بالیقین

بھیجی جاتی تھین بہ نظم خوب تر
تاجران شہر کی دوکانون پر

وہان سے قیمت نقد جسدم آتی تھی
سب سیاہہ مین وہ لکھی جاتی تھی

جو کہ تھی اک خرچ و آمد کی کتاب
جسمین تھا بیع و شرا کا سب حساب

پر وہان مکتب کی ہر اک درجہ کا
خرچ و آمد کا سیاہہ تھا جُدا

سارے درجون کا حساب ماہوار
دیکھتی تھی عاقلہ با صد وقار

تھا مدرسہ کا جو سرمایہ تمام
اوسپہ بھی قابض ہی تھی لاکلام

پہنچا پھر تو چند سالون مین یہ حال
صنعت و حرفت نے دکھلا یا کمال

اک بڑا سا کارخانہ ہو گیا
نفع حاصل بیشتر ہونے لگا

ہو گیا جب جمع سرمایہ کثیر
تو پھر اوس سے عاقلہ نے بے مشیر

اک مکان مکتب کا بنوایا وسیع
تھا جو قابل دید و مضبوط و رفیع

اوسکے بعد اوسنے کیا یہ انتظام
مدرسہ کا اپنے با حسن تمام

لڑکیان جو ہوتی تھین بے آسرا
اونکو مکتب سے وظیفہ ملتا تھا

اور جو جو لڑکیان عالی دماغ
علم کی تحصیل سے پا کر فراغ

اپنی گر تقریب شادی کے سبب
ہوتی تھین مکتب سے وہان رخصت طلب

تو او نہین پوشش کا جوڑا رخصتی / ملتا تھا اک پر تکلف او سگھڑی

کچھ کنیزین بھی رکھین سرمایہ سے / لڑکیون کے کام خدمت کیلئے

ابتک استانیکی جو تنخواہ تھی / یا کہ جو اصراف مکتب تھے سبھی

پاس سے فیروزا اپنے کرتا تھا / اسلئے وہ خاص مکتب اُسکا تھا

لیکن اب یون عاقلہ کی رائے پر / عام مکتب ہوگیا وہ جلد تر

یعنی جو تنخواہین اور اصراف تھے / اُسکے سرمایہ سے سب ہونے لگے

ماسوا جو لڑکیان ذی علم تھین / آتوان تنخواہ پر ہونے لگین

اب یہہ مکتب عام و دائم ہوگیا / اپنے سرمایہ سے قائم ہوگیا

الغرض سب عاقلہ کا انتظام / ہوگیا اُس شہر مین مشہورِ عام

انتظامِ خانہ داری وغیرہ

عاقلہ جسطرح جب قابل ہوئی / پڑھ پڑھا کر عالم و فاضل ہوئی

قوتِ ذہنی مین جودت آگئی / فہم و دانش بھی ترقی پاگئی

حوصلہ عالی ہوا جرأت بلند / عقل کامل ہوگئی ہمت بلند

گھر کی بدنظمی پہ کی جب دم نظر / ہوگئی غرقِ تحیر سربسر

خانہ داری پر جدھر کرتی تھی غور / ہر طرف تھا ابتری کا دور دور

عاقلہ کو رنج تھا اس کا بڑا / تھامنے والا کوئی گھر کا نہ تھا

مان تو تھی کم فہم یہ اندیشہ تھا — باپ تھا سو وہ تجارت پیشہ تھا
ایسا ہی فرصت تھا کب وہ نیکنام — خانہ داری کا جو کرتا انتظام
عاقلہ کی پڑتی تھی جسپہ نظر — گھر مین تھی بے انتظامی سر بسر
چند تھین گو نوکرین اور لونڈیان — پر پڑا رہتا تھا بے جھاڑو مکان
جا کوئی ایسی قرینے کی نہ تھی — جو وہان آیا گیا بیٹھے کوئی
خاص صورت سے کوئی کار سرا — ایک لونڈی کی سپردی مین تھا
گرچہ ساری لونڈیان آپ آپ کو — ایک کے سودے مین کرتی تھین دو
پر کبھی ہر چیز مین پڑ جاتی تھی — وقتِ دیگر پھیر دوبارہ آتی تھی
یہہ تغلّب اور اصرافِ فضول — عاقلہ کا دل ہوا جنسے ملول
سب تھے اسکی مانکے غفلت کے سبب — اور کنیزونکی خیانت کے سبب
گو کہ یہہ لڑکی اسی مادر کی تھی — پر بڑی دانا و پُر فطرت ہوئی
رکھتی تھی جو مایۂ عقلِ گران — شاق ہوتی تھین اسے بدنظمیان
ایکدن کچھہ اپنے دلمین سوچکر — بیٹھی البتہ وہ نزدیکِ پدر
پیار سے اوسوقت پوچھا باپ نے — آج کیون تکلیف اوٹھائی آپنے
عرض کی اک عرض کرنی ہی حضور — عفو گر فرمائے میرا قصور
بولا وہ کیا ہی کہو جانِ پدر — ہم بجا لائین جو ہی مدِّ نظر
عرض کی یون آتی ہی یہہ خاکسار — کھویا بدنظمی نے گھر کا اعتبار

گو بھری ہین لونڈیان گھر مین تمام | پھر بھی تو اچھا نہین ہی کوئی کام
صحن خانہ مین صفائی بھی نہین | خرچ وافر پر بھلائی بھی نہین
دیکھکر جسکو خوشی ہو مہمان | یا کوئی آیا گیا بیٹھے وہان
گو ہین خوش وضع مکان و شہ نشین | عمدگی سے کوئی کمرہ بھی نہین
ہی اصیلونکے تغلّب کا یہ حال | گویا ہر سودا ہی اُنکا نصف مال
صرف ہو پیسہ تو دو بتلاتی ہین | کھا کے مالِ مفت کیا اِٹھلاتی ہین
بولا یہہ فیروز اے زہرہ جبین | ابتری از حد ہی گھر مین شک نہین
مین مگر رہتا ہون باہر روز و شب | منتظم ایسی تمہاری مان ہین کب
تمسے بیٹی ہو سکے گر اہتمام | تو کرو تم سارے گھر کا انتظام
عاقلہ یہہ سنکے بولی اے پدر | دین خوشی سے اذن امّان بھی اگر
سنکے یہہ فیروز بولا مرحبا | اور کیا اس سے خوشی ہوگی سوا
مین خوشی سے دیتا ہون اِذن تمام | شوق سے بیٹا کرو تم گھر کا کام
بعدہٗ بی بی کو بلوایا وہان | سامنے اُسکے کیا سارا بیان
وہ بھی سنکر خوش ہوئی بے انتہا | اذن اُسنے بھی خوشی سے دیدیا
عاقلہ نے سوچکر پہلے مآل | سب اصیلون کو دیا گھر سے نکال
یہہ خبر سُنکر بہت سی ہوشیار | اور اصیلین آئین بہر روزگار
اوسنے بعدِ غور و فکرِ بے حساب | رکھلین چھہ مامائین کرکے انتخاب

نام تھے جنکے ذکیہ۔ طیبہ ۔۔ راحت و زینت۔ جمیلہ ناظمہ

تھین وہ عالی فہم و باعصمت تمام ۔۔ ذیشعور و بااطاعت نیک نام

خوش مزاج و خیرخواہ و باوفا ۔۔ جان نثار و محنتی بے انتہا

عاقلہ نے حکم یہ سب کو دیا ۔۔ کارِ تقسیمی ہر اک لائے بجا

طیبہ داروغہ مطبخ بنے ۔۔ راحت اوسکو ہر طرح امداد دے

کام زینت کے تعلق یہ رہے ۔۔ صاف گھر رکھا کرے جاروب سے

ہی جمیلہ کا یہہ کارِ منصبی ۔۔ پان دے سبکو طلب ہو جسگھڑی

پیشِ خدمت کام ہین جو روز کے ۔۔ خوبیون کے ساتھ سب انجام دے

جیسے غسل و پوشش و نوشِ طعام ۔۔ باپلنگ اور فرش کا ہی اہتمام

اور ذکیہ کے تعلق ہین یہہ کام ۔۔ جنسِ خانہ داری منگوائے تمام

روزمرہ خرچ و آمد کا حساب ۔۔ ناظمہ کے پاس لکھوائے شتاب

سب اصیلون سے وہ گھر کا کام لے ۔۔ کھانا خاصہ کا بھی پکوایا کرے

میہمان گھر مین اگر آئے کوئی ۔۔ اوسکی بھی خاطر بجا لائے وہی

گھر کی زیبائی و زینت کا خیال ۔۔ شیشہ و آلات کی بھی دیکھ بھال

اپنے قبضہ مین رکھے وہ نیکخو ۔۔ ہوش سے اسکے سُنے غافل نہو

ہی مشیرِ کار میری ناظمہ ۔۔ عہدۂ داروغگی اوسکو دیا

ذوفنون ذی علم ہے سب سے وہی ۔۔ اس سبب سے اوسکی خاطر ہی بڑی

فیض پاکر تیری صحبت سے مدام ۔ عام کاموں کا کرے سب انتظام
با دیانت ہے جو وہ عالی وقار ۔ اسلئے مجکو بہت ہی اعتبار
ساری آمد اوسکے قبضہ مین رہے ۔ خرچ روزانہ ذکیہؔ کو وہ دے
لکھکے سارا خرچ و آمد کا حساب ۔ روز دکھلاتی رہے ہمکو شتاب
بعدہٗ ترکاری و اجناس کے ۔ نرخ نامے سارے منگوائی گئے
پھر جب اونکے سب اجناس ہی ۔ خرچ ششماہی کو ہون جو مکتفی
دال و گندم اور چانول قیمتی ۔ ہر طرح کی جنس منگواکر رکھی
گھی نمک مرچ و مصالحہ بھی منگا ۔ مودی خانہ مین سبھی رکھوا دیا
آٹا پسوانیکا بھی اک انتظام ۔ کر دیا معقول و باحسن تمام
خرچ روزانہ بھی ہر اک چیز کا ۔ سب ذکیہؔ کو الگ سمجھا دیا
گوشت والے اور کنجڑون کو بلا ۔ عاقلہ نے آپ ہی یہ کہدیا
اسقدر روزانہ ترکاری و لحم ۔ تم دئی جاؤ یہان بے چرک و شحم
اور تنبولی سے بھی یہہ کہلا دیا ۔ پان روزانہ دو اتنے پرصفا
ناظمہ کو پھر بلاکر سامنے ۔ کہدیا اوسنے بڑی تاکید سے
جو ہوا ان سب کا حساب ماہوار ۔ پاک تم کرتی رہو تفصیل وار
بعدہٗ کل تحفۂ و شیرینیان ۔ خوش مزہ حلوے مربے چٹنیان
اسنے بنواکر نفاست سے عجب ۔ مرتبانون مین رکھائے سبکے سب

تا ضرورت ہین یہہ چیزین ہمہ گر / سب لگائی جائین دسترخوان پر
جب ہوئے یہہ سب تفکر ہر طرف / پھر مڑی گھر کی صفائی کی طرف
جسجگہ ٹوٹا ہوا پایا مکان / اوسکو بنوایا بطرز نیک وہان
جب مرمت گھر وہ سارا ہوگیا / فرش ہر کمرہ مین بچھوایا جدا
اک بڑا کمرہ مناسب وضع کا / عام لوگون کے لئیے سجوا دیا
کمرۂ خاص اپنا رکھا تھا وہان / تھین کتابونکی جہان الماریان
تا الگ سیر کتب کرتی رہے / اوسجگہہ آکر نہ کوئی خلل دے
ایک کمرہ خاصہ کہانے کا سجا / جسمین اکل و شرب کا سامان تھا
ایک کمرہ نوشی خانہ کو دیا / غسلخانہ اوسکے پہلو مین رکہا
الغرض اوسنے کئیے وہ اہتمام / جسنے تھوڑے خرچ مین باخیر و نام
ساتھہ حرمت کے گذر ہونےلگی / عمر عزت سے بسر ہونے لگی
عاقلہ کی قوم مین ابتک ذرا / گھر کی زینت سے کوئی واقف نتہا
اب معزز خاندان سے جب کبھی / بی بی ملنے کے لئیے آتی کوئی
تو ذکیہ ۔ ناظمہ ۔ با عز و شان / لاکے مسند پر بٹھاتین تھین وہان
پیش کرتین اوسکے آگے عطر و پان / بہر خاطر رہتین پیش میہمان
عاقلہ اور بادِ عالی صفات / کرتی تھین لطف و مدارا اوسکے ساتھ
دیکھکر یہہ خلق و حسن انتظام / بی بیان ہوتی تھین خوش دلمین تمام

اپنے اپنے گھر مین پھر جاتی تھین جب ویسا ہی سامان کرتی تھین وہ سب
عاقلہ کا دیکھکر نظم بلند * کیون نہ آتا مہمانون کو پسند
تھا کنیزون کا یہہ دستور عمل منہ اندھیرے اوٹھکے زینت محل
کرتی یون جاروب سے گھر کو صفا جیسے دل ارباب علم و صدق کا
بعد ازان اوٹھکر جمیلہ ہر سحر صاف کرتی فرش پہلے جلد تر
پھر وہ چیزین موقعہ موقعہ پر سبھی اک قرینے سے لگاتی رہتی تھی
خاصدان پانون سی بھر کر کے تمام غسل خانہ کا یہہ کرتی انتظام
منجن و مسواک و آب گرم و سرد لا کے رکھہ دیتی معہ صابون ورد
طیبہ راحت جو تھین آراستہ جلد رکھہ دیتین پکا کر ناشتہ
وقت پر اوسکو جمیلہ نیکنام گھر مین ہر اک کو کھلاتی تھی مدام
الغرض خوبی سے گھر کے کام سب وقت پر پا جاتے تھے انجام سب
کہنے سننے کی نہ حاجت ہوتی تھی اہلخانہ کو نہ دقت ہوتی تھی *
یون ہین ہوتے روزمرہ سارے کام فرق کچھہ ازمین نہ ہوتا تھا مدام

وفات پانا قیصر کا اور عاقلہ کا غم والم مین گھبرا جانا مگر اہتمام کارخانون کے لئے غور و خوض کرنا

ناگہاں فیروز بخت باخدا — ہوگیا مہلک مرض میں مبتلا
گو ہوا صدہا طبیبوں کا علاج — پر نہ آیا کچھہ سہولت پر مزاج
آگئی یکبارگی اوسکو قضا — ہوگیا وہ راہی ملکِ بقا
پیٹنے رونیکا سب میں غل اوٹھا — ساری گھر میں اک قیامت تھی بپا
سارے خادم سب عزیز و اقربا — کُل غلام اور سب کنیزیں باوفا
اسطرح اس غم میں تھی سب رہی — کچھہ بجا ہوش و حواس اک کے نہ تھے
عاقلہ بدحال تھی سب سے سوا — اوسکو غم دلدوز تھا فیروز کا
اوسپہ برقِ ناگہانی کی طرح — اور بلائے آسمانی کی طرح
دفعتاً کوہِ یتیمی گر پڑا — ہوگئی رنج و الم میں مبتلا
ہوش ابھی اسنے سنبھالا بھی نہ تھا — باپ کا جو سر سے سایہ اوٹھ گیا
اِسکی ماںکی غم سے یہہ حالت ہوئی — جیتے جی گویا لحد میں گڑ گئی
تھی حواسوں میں نہ اپنے زینہار — پھرتی تھی سب گھر میں بس دیوانہ وار
تھی نہ اوسکے عاقلہ کے ماسوا — کوئی لڑکی اور نہ لڑکا دوسرا
الغرض یہہ غم تھا ایسا پُر اثر — دو مہینے تک رہی سب بےخبر
اتنے عرصہ میں بڑی اک ابتری — کارخانوں میں تجارت کے پڑی
اِسلئے سب کام ابتر ہوگیا — تھامنے والا کوئی اوسکا نہ تھا
عاقلہ کی ماں تھی سو بیکار تھی — غم میں وارث کی وہ مجنون وار تھی

ماسوا اسکے وہ جاہل تھی بڑی ٭
کارخانون کا جو کرتی انتظام
عاقلہ گو اہل استقلال تھی
آگیا اوسکو جو مابین ملال
رنج سے گھبرا کے بی بی چونک اوٹھی
فکر اجرائے تجارت کی جو کی ٭
کیونکہ کل سرمایہ اسکے باپ کا
کارخانہ اوس کا گو چھوٹا سا تھا
ملکون ملکون پھرتا تھا شام وپگاہ
جسجگہہ جو چیز ارزان دیکھتا
کوئی کوٹھی جو کہین قایم نتھی
عاقلہ کو یک بیک آیا خیال ٭
کیونکہ مین عورت ہون اک پردہ نشین
کسطرح سے ہوگا اب بیع وشرا
اور اگر کرتی نہین کچھہ انتظام
مجتمع برسون کی پھر باپ کی
الغرض یہ حیص وبیص سرسری

مادّہ ایسا وہ رکھتی ہی نہ تھی
اپنی تدبیرو نسے باحسن تمام
باپ کے غم مین مگر بے حال تھی
کارخانون کی تباہی کا خیال
مضطر وحیران ہو کر چونک اوٹھی
اک بڑے خوض وتردّد مین پڑی
نصف لکہ کا بس معہ اسباب تھا
پر عقیل اور منتظم تھا وہ بڑا
منزلین کرتا تھا طے مانند ماہ
بیچتا لے جا کے اوسکو اور جا
وجہ بس اسکی تھی کم سرمائیگی
میرا تو باہر نکلنا ہی محال
شہرون شہرون مین پھر سکتی نہین
کارخانون کا تجارت کے بھلا
تو بگڑتا ہے بنا بنایہ سارا کام
خاک مین ملتی ہین اک دم مین ابھی
دلسے اوسکو چند ساعت تک رہی

پر وہ تھی چونکہ عقیل و شیر دل
رکھتی تھی اپنا مزاج مستقل
اسلئے اوسکو تردد کچھہ سوا
ظاہر اسمین نہین کرنا پڑا
پر رکھا در پیش غور و خوض بھی
منضبط کچھہ قاعدے کرتی رہی

محنت ایک ذریعہ ہی زر حاصل کرنیکا اور بغیر آمد کے خرچ مکتفی نہین ہو سکتا

ایکدن پہر عاقلہ فرخندہ حال
دلمین یہہ کرنے لگی اپنے خیال
مال جتنا ہی یہہ میرے باپ کا
سکی مالک ہین جناب والدہ
بے اجازت کار خانو نمین کہین
مجکو تاب دست اندازی نہین
تو نہ مانع ہونگی کچھہ وہ ذی شعور
پر اجازت بھی ہی لے لینی ضرور
عاقلہ یہہ دلمین اپنے سوچکر
خدمت مادر مین پہنچی جلد تر
دیکھکر مان نے یہ گھبرا کر کہا
اسکے چہرہ ہی کیون اوترا ہوا
خیر تو ہے جان مادر جلد کہہ
کیا تجھے حاجت ہی دلبر جلد کہہ
کوئی شی گر چاہیئے سنگوائین
خواہش زر ہو تو وہی لاؤنمین
سنکے وہ بولی خدا کی فضل سے
کچھہ کسی شی کی نہین حاجت مجھے
میری حاجت کی تو چیزونکا خیال
آپکو رہتا ہی ہر دم بے سوال

پس مجھے اے والدہ کیا چاہیئے | فضل خالق کے سوا کیا چاہیئے
بولی وہ تو اب تردد کا سبب | جلد بتلا مجکو اے عالی نسب
عاقلہ نے آبدیدہ ہوکے تب | حال مادر سے کہا یون اپنا سب
باپ کے مرنے سے سارا کاروبار | ابتر و برباد ہے اے ذی وقار
آپ نے اجرائے کاروبار کی | سوچی اپنی رائے سے کچھ شکل بھی
بولی رو رو کر وہ غمگین و ملول | اس تردد مین ہوئی ہو تم فضول
باپ جبتک کہ تمہاری تھی حیات | وہ تجارت کرتے تھے ای ذی صفات
اب لیا حق نے اونھین سر سے اوٹھا | مرد اس گھر مین نہین کوئی رہا
کون ہی جو اب چلائے کاروبار | ہم جو ہین تو عورتین ہین پردہ دار
جسقدر یہہ مال ہے ای ذی شعور | دونون کو بے شبہ کافی ہی ضرور
زندگی سب عیش سے ہوگی بسر | یہ تردد تمکو کیون ہی اسقدر
عاقلہ افسوس سے بولی یہہ تب | خرچ بے آمد کے کرنا ہی غضب
بیٹھے بیٹھے کھانے کو بی انتظام | گر ہو قارون کا خزانہ ہو تمام
وجہ اسکی کہئے تو ای ذی وقار | چل نہین سکتا ہی کیون یہ کاروبار
سنکے وہ کہنے لگی ای مہ جبین | مرد اسکا کارکن کوئی نہین
عاقلہ بولی جناب والدا | امر یہہ مانع نہین اسکو ذرا
بولی پھر وہ کون ہوگا منصرم | بولی یہ ہم آپ ہونگے مہتمم

ماں تعجب سے یہ تب کہنے لگی / مجھکو تم سے سنکے یہ حیرت ہوئی

بیٹی ہم عورات پردہ دار کیا / منتظم ہونگے تجارت کے بھلا

کیونکہ ملکوں ملکوں جانا پڑتا ہے / شہروں شہروں زر کمانا پڑتا ہے

عاقلہ بولی کہ اماں کیا کہا / حق نے کی وہ علم کو قوت عطا

جس سے ہر مشکل سے مشکل کام تک / سہل ہو جاتا ہے دم میں یک بیک

علم سے ہر امر نیک انجام ہے / یہ تجارت تو اک ادنیٰ کام ہے

قوتِ عقلیہ دیگر سُدر کا / علم سے پاتی ہیں عالی مرتبا

میں نے بھی اسکو یوہیں حاصل کیا / تا مجھے بھی کچھ ملے اسکا صلا

آپ اسدرجہ نہوئیں منتشر / اذن کی بس آپکے ہوں منتظر

دیکھئے پھر کیسے کیسے انتظام / بیٹھے بیٹھے گھر میں کرتی ہوں تمام

کسطرح عمدہ طریقہ سے شتاب / کاروبار اپنا چلاتی ہوں جناب

نوکر و چاکر تغلب گر کریں / تو وہ بس فوراً ہی ظاہر ہو ہمیں

ایک پیسہ کا کوئی گبان نہو / ایک کوڑی کا کبھی نقصان نہو

پورا پورا نفع خاطر خواہ سب / آپکو ملتا رہیگا روز و شب

فضل حق سے ہو یہ بیشی راتدن / ہو ترقی پر ترقی رات دن

ماں نے اسکی جبکہ یہ باتیں سنیں / دونوں باچھیں فرطِ شادی سے کھلیں

بولی لہجہ میں خوشی کے وہ شتاب / عاقلہ تم ہو بڑی ہمت مآب

عقل و فہم و حلم تمپر ختم ہے — سب طرح کا علم تمپر ختم ہے

سنکے یہ باتین تمہاری اسگھڑی — ہر طرح سے مطمئن مین ہو گئی

وہ دئے اللہ نے جوہر تمہین — فوق ہے دس بیس بیٹونپر تمہین *

کیون نہ خوش ہو کر مین تمکو اذن دون — مالکِ کل کارخانہ کرتی ہون

جسطرح چاہو کرو تم انتظام — اب حوالہ ہین تمہارے سارے کام

عاقلہ نے تب یہ خوش ہو کر کہا — آپ امّان جان یہ کہتی ہین کیا

سارے گھر بھر کی ہین مالک آپ ہی — مین تو اک ادنی ہون لونڈی آپکی

مین بطور اک مہتمم کے کام سب — مشورہ سے دونگی اب انجام سب

عاقلہ کا کاروبار تجارت کو سنبھالنا

دوسرے دن صبح کو بعدِ نماز — کی دعا اوسنے کہ ربّ بے نیاز

آج کے دن سے یہ سارا کاروبار — لیتی ہے ہاتھونمین اپنی خاکسار

اپنے رحم و فضل سے اے کبریا — نیک کر انجام تو اس کام کا *

اسکا سرد و گرم تیری ہاتھ ہے — رکھنا میری شرم تیری ہاتھ ہے

بعد اسکے عاقلہ باعزّ و شان — خاص کمرہ مین ہوئی جلوہ کنان

پہلے جو جو تھے ملازم شہر کے — یا کہ دیگر شہرون مین مامور تھے

اونکے نام اجرا کیا اس حکم کو — ای مری ہاتھو سب آگاہ ہو *

آج سے اس اپنے کاروبار کی — مہتمم ہوں مستقل ہیں واقعی

دیکھتے ہی یہہ نوشتہ لاکلام — حاضر آؤ آستانہ پر تمام

آکے وہ سب حاضری کی اطلاع — اپنے کارِ منصبی کی اطلاع

حکمِ تحریری ہر اک پھر پائیگا — کام اِک اِک کو بتایا جائیگا

واجب التعمیل ہوگا حکم وہ — لائقِ تعمیل ہوگا حکم وہ

پھر تو تحریری وزیعہ سے مدام — پائیگا ہر ایک حکمِ خاص و عام

الغرض اس حکم سے سب اہلکار — آگئے دولتکدہ پر برق وار

حاضری کی عرضی دی ہر ایک نے — اطلاعِ عہدہ کی ہر ایک نے

عاقلہ کو فکر تھی انجام کی — لکھہ لی اک فہرست سبکے نام کی

منضبط پھر کرکے کام ایک ایک کا — حکمِ تحریری سے سب سمجھا دیا

بعد ازان ہر ایک کو رخصت کیا — دی مگر تنخواہِ ماہانہ بتا

ترخنامے ساری چیزونکے منگا — دیکھے اسنے غور سے پھر بارہا

کر دیا آگے کو بھی یہہ انتظام — ترخنامے روز آتے اِسکے نام

بعد چندے پھر بنامِ تاجران — اِس نے لکھہ لکھہ کر کئے نامے روان

باپ کی اسکے تھی جنسے رسم و راہ — فی زمانہ جو کہ تھے ذی عزّ و جاہ

ہند کے شہرونکی رہنے والے تھے — یا وہ باشندے تھے ملکِ غیر کے

مثلِ روم و مصر و ایران و عرب — چین و ترکستان و جاپان و حلب

نامے بھیجے سبکو اسنے جسقدر
تھا یہی مضمون ہر اک کا بے خطر

نقل نامۂ عاقلہ بنام تاجرانِ مُلک

میرے محسن میرے سچے مہربان
آپ کو خوش رکھے اللہ ہر زمان

بعدِ تسلیمات کے یہ عرض ہے
گوش دل سے سنیئے گا ای نیک پے

لڑکی ہے فیروز کی یہہ خادمہ
نام مشہورِ جہان ہے عاقلہ

عرصہ کچھہ گذرا کہ پہنچا یہ ملال
باپ نے میرے کیا ہی انتقال

احقرہ کے ماسوا اب جانشین
نسل مین فیروز کے کوئی نہین

جو کرے بعد اوسکے وہ اجرائے کار
یا سنبھالے اوسکا سب یہ کاروبار

گو کہ عورت ذات ہی یہہ عاجزا
پردہ کی پابند بھی بے انتہا

پر توکّل پر خدا کے لا کلام
اپنے قبضہ مین لیا ہی اہتمام

اب وہ الطاف و عنایت آپکی
والدِ مرحوم کے اوپر جو تھی *

مجکو بھی یاد آگئی ہے اسگھڑی
اسلئے خدمت مین ہون مین ملتجی

مجھپہ بھی چشمِ کریمانہ رہے
ویسے ہی رسمِ قدیمانہ رہے

مجھکو امیدِ قوی ہی آپ سے
آپ ہونینگے معین ہر کام کے

چاہتی ہون مین کہ اشیارِ وطن
مثل روئی چرم و غلہ شال و سن

آپ کی ہان سے جو ارزان ہین یہان
آپ کو بھیجا کرون اے مہربان

اور جو اشیا ایسی ہین اے نیکنام ۔ آپکے ہان سے گران ہین اِس مقام

شیشۂ و آلات کی اقسام سے ۔ یا کہ ہر ہر نوع کے ہین پارچے

آپ میرے پاس بہیجا کیجئے ۔ قیمت اونکی بِل پہ اپنی لیجئے

یہ بھی ہی ممکن جو مین ایسا کرون ۔ ساری قیمت پیشگی ہی بہیجدون

پر کسی باعث سے گر تاخیر ہو ۔ تو خیال اوسکا نہ دامن گیر ہو

وقت پر قیمت مہیّا ہوگی جو ۔ بہیجدی جایا کریگی آپکو

بس یہی تھی عرض میری والسلام ۔ راقم اِسکی عاقلہ ہی لاکلام

سب یہ اوسکے نامہ ہای درفشان ۔ جسگھڑی پہنچے کہ نزدِ تاجران

دیکھکر فیروز کے مرنیکا حال ۔ سبکو لاحق ہوگیا رنج و ملال

کیونکہ سب اخلاص و اُلفت رکھتے تھے ۔ ہر طرح قلبی محبّت رکھتے تھے

آدمی فیروز با اخلاق تھا ۔ نیکیون مین شہرۂ آفاق تھا

راستی اوس کا عمل تھا رات دن ۔ تاجران ملک تھے سب مطمئن

پر وہ سب فیروز کے حینِ حیات ۔ سُن چکے تھے عاقلہ کے بھی صفات

حوصلہ عالی دماغی خُلقِ عام ۔ عقلمندی راست بازی انتظام

اب جو پہنچے عاقلہ کے نامہ جات ۔ تو ہر اِک نے شفقت و الفت کے ساتھ

عاقلہ کے پاس کو لکھّا جواب ۔ سبکا اِک مضمون تھا یہ آب و تاب

نقل نامہ تاجران بجواب نامہ عاقلہ

اے ذکیّہ باتمیزہ عاقلہ
ناظمہ ہر دل عزیزہ عاقلہ

تم سے ہو راضی خدائی دو جہان
زندہ رکھّے اور ہمیشہ شادمان

اب دعا کے بعد یہہ معلوم ہو
خط تمہارا آیا بھان ای نیک خو

کر گئے فیروز بھائی انتقال
دب بکئے ہمکو بہت رنج و ملال

حق تعالےٰ لے مغفرت اونکی کرے
آدمی کیا خوب با اخلاق تھے

راست بازی اونکی تھی اس مرتبہ
جسکی ہم لوگو نکے دلمین تھی جگہہ

جانتے تھے اونکو بھائی ہم مدام
تم بھی بیٹی کی جگہہ ہو لاکلام

خوش ہوئی اس بات سے ہم بیشمار
تمنے خود تھانیا جو اپنا کاروبار

کام تھا یہ گو کہ دشوار و اہم
پر رکھا ہے تمنے ہمّت کا قدم

آفرین ہے تمکو کہ لڑکی ہو مگر
باندہی ہے ہمّت کی مردانہ کمر

اسمین کچہہ واللہ جائی شک نہین
ہر طرح جیسے ہم تمہاری ہین معین

لاکہہ کی دو لاکہہ کی جو تمنے لکھو
ہم یہان سے بہیجدین ای نیک خو

پیشگی قیمت کی کچہہ حاجت نہین
بہیجدینا بیچ کر ای مہ جبین

ہو جن اشیا کی ضرورت اوسجگہ
ہمکو لکھو جلد تم اے عاقلہ

ہر بھلائی کو تمہارے ہو اتفی
ہر طرح موجود ہین ہم ہر گھڑی

اب ہی اس خط کا دعا پر اختتام
تمکو خوش رکھّے خدائے ذوالکرام

عاقلہ لے پائی جب یہہ خط تمام
تھے اسی مضمون کے جو سب لاکلام

ہو گئی بشاش پڑھکر وہ کمال ۔ دل سے سب جاتا رہا رنج و ملال

کام اطمینان سے کرنے لگی ۔ بعد چندے فکر اک اوسنے یہ کی

چھوٹے چھوٹے تاجرانِ معتبر ۔ شہر ہی مین رہتے تھے جو بیشتر

اون کو اپنے پاس بلوا کر کہا ۔ اے گروہِ تاجران باصفا

چرم و غلہ روئی سن یا عنبرِ آن ۔ لاکے تم بیچا کرو بیخوف یان

خود ہی دیجایا کرو تم بے طلب ۔ نقد لیجایا کرینگے دام سب

جسکے گھر ہی جو چیز ہو جتنی بہم ۔ کوٹھی پر تلوا دو لاکر بیش و کم

نرخِ روزانہ پہ ہر اک چیز کے ۔ دام کٹ جایا کرینگے کوٹھی سے

الغرض سمجھا چکی باتین یہ جب ۔ سبکو پھر رخصت کیا با صد طرب

پھر مکان بنوائے کچھ عالی نشان ۔ مال اور اجناس رکھنے کو وہان

ہو گئے اوس شہر مین جو مستند ۔ اور بطور کارخانہ نامزد

قصبہ و دیہات کے تاجر تمام ۔ بیچتے وھان لاکے سب اشیاء عام

ایک افسر رہتا تھا اس کام پر ۔ جسکا کارِ منصبی تھا یہ مگر

جو خریدی جاتین وھان اشیاء عام ۔ لکھکے روزانہ رجسٹر پر تمام

پیش کرتا عاقلہ کے سامنے ۔ دام دلواتا تھا سب کے مال کے

افسر اک اور کچھ سپاہی مقرر تھے ۔ مال خانہ کی حفاظت کے لیئے

رہتے تھے جو ہر دم مسلّح اوسمقام ۔ رات دن سب دیتے تھے پہرہ مدام

الغرض گذرے جو ہین جو تین ماہ | کارخانہ پر ہوا فضلِ الٰہ
مال اتنا ہو گیا تھا جمع وہان | جو کئی لکھ کا تھا بے ریب و گمان
عاقلہ نے دیکھی جب اتنی متاع | تاجرون کو ہر جگہ دی اطلاع
لکھی خواہش جسنے جس جس چیز کی | شی وہی اسکے یہان سے بھیجدی
بِل بھی ہر اک کو روانہ کر دیا | جسمین نام و نرخِ ہر شی درج تھا
قیمت و وزن و عدد بھی تھا لکھا | خرچ بھی تحریر تھا ارسال کا
یہ بھی ہر تاجر کو خط مین لکھدیا | آپ یہان کو حسبِ فردِ مرسلا
وہان کی اشیاء ضروری بھیجدین | اونکے دام اس مال سے مجرا کرین
جو کمی بیشی ہو از روئے حساب | مطلع کیجئے مجھے اوس سے شتاب
الغرض مال اسکا سب ہو کر روان | کچھ دنون مین پہنچا نزدِ تاجران
دیکھی جو ہر ایک نے فردِ حساب | تو ہوا روشن یہی باآب و تاب
عاقلہ نے دام ہر اِک چیز کے | نفع اپنا کم لگا کر ہین لکھے
کیونکہ وہان اِن چیزونکا جو نرخ تھا | نفع اوس سے بیشتر ثابت ہوا
اسلئے سب عاقلہ سے خوش ہوئے | اپنے دلمین دفعتاً کہنے لگے
عاقلہ عورت دیانت دار ہی | معتمد ہے قابل و ہشیار ہے
پس سبھون نے حسبِ فردِ مرسلا | شیشہ و آلات و قسمِ پارچہ
مالِ موصولہ کی قیمت کا جو تھا | اپنے ہان سے بھی روانہ کر دیا

اور کئی لکھ نقد بھیجے پیشگی — وجہ جسکی سب نے یہہ تحریر کی
آپ نے جو جو کہ اشیا بھیجی تھین — وہ نہایت ہی منافع سے بکین
جس سے ہم پر امر یہہ ثابت ہوا — نفع اپنا آپ نے تھا کم رکھا
پس ہوئے خوش آپ سے ہم بیشتر — سیر چشمی و دیانت دیکھکر
اسلئے جو ہے یہہ نقدِ مرسلہ — اسکی اشیا اور بھیجو سابقہ
جو جو اشیا آپکو مطلوب تھین — مال کی قیمت مین ہمنے بھیجدین
گر ضرورت اور ہوا سکے سوا — تو ہمین خط بھیجو اس مضمون کا
جو ہر اک شی کا ہی تفصیلی حساب — بل سے روشن ہوگا سب با آب و تاب
مال و نامے اور کئی لکھ پیشگی — عاقلہ کے پاس پہنچے جسگھڑی
تو بہت اونے کیا شکرِ خدا — اور دیا بے حد تجارت کو بڑھا
بعد چندی دیا بابہ اشتہار — آئی ہین اشیا ہماری بیشمار
مثلِ قسمِ شیشہ و آلات کے — یا وہ ہر ہر نوع کے ہین پارچے
دیگر اشیا بھی ہین اسکے ماسوا — غیر ملکون کی نہایت پُر صفا
جنکی قیمت کم رکھی ہی جا تک — نفع دینگی جو یہان پر بیشتر
پس ہر اک تاجر یہان پر آنکر — جسقدر چاہے خریدے بیخطر
چونکہ شہرت پا گئی تھی عاقلہ — ہر جگہ خُلق و دیانت مین سوا
اسلئے ہر شہر اور قصبات کے — تاجرانِ بیشمار آنے لگے

کر لیا اک شی کا سودا بعض نے ۔۔۔ نصف لکھ تک کا خرید بعض نے
الغرض یوں ہیں یہ عالی مرتبہ ۔۔۔ جاری رکھتی تھی ہمیشہ سلسلہ
یہاں کی اشیا اور جا تھی بیچتی ۔۔۔ غیر ملکوں کی منگاتی رہتی تھی
نفع کم لینے سے اسکا مال سب ۔۔۔ جلد بکجاتا تھا دم میں بے تعب
یہاں کی ہر شے مول لیتی جسگھڑی ۔۔۔ جمع فوراً لاکھوں کی ہو جاتی تھی
بیچتی پھر اوسکو ملک غیر کو ۔۔۔ نفع کی امید پر وہ نیک خو
اس سے اسکی آمد ماہانہ کی ۔۔۔ دن بدن لاکھوں کی نوبت ہو گئی
بعد چندے یہ ہوا فضل خدا ۔۔۔ بیشمار اسکا خزانہ پُر ہوا
پھر تو اسنے کی یہ عالی ہمتی ۔۔۔ سب کلیں منگوائیں ہر ہر قسم کی
لندن و امریکہ روم و چین سے ۔۔۔ مول بھی سب کا مگر لاکھوں دئے
تھیں کلیں کچھ کپڑہ بننے کیلئے ۔۔۔ کچھ کتابیں چھاپنے کی واسطے
کچھ میں کاغذ بنتا تھا صاف و دبیز ۔۔۔ باقیوں میں مختلف اور اور چیز
اسنے پھر اک انتظام خاص سے ۔۔۔ کارخانے کل کے سب جاری کئے
افسر اک ہر کارخانہ میں بڑا ۔۔۔ رکھا تھا نوکر بڑی تنخواہ کا
پر ہزاروں آدمی ماتحت تھا ۔۔۔ افسر ہر کارخانہ کا جدا
تھے یہ سب افسر ولایت غیر کے ۔۔۔ کل کے سب کاموں سے خوب آگاہ تھے
اب کلوں کے کارخانوں میں تمام ۔۔۔ جتنی بھی دنیا کی تھیں اشیاء عام

رات دن تیار سب ہونے لگین | ہوش اہلِ دید کے کھونے لگین
روز اس کثرت سے چیزین بنتی تھین | مالیت مین جو کرورون ہی کی تھین
وھان پہ سوداگر ہر اک اقلیم کے | مال آآ کر بکثرت لیتے تھے
کاغذات و پارچہ یا غیر آن | لیتا تھا جسدم گروہِ تاجران
تو ہر اک تاجر دکھاتا تھا یہ ساکھ | نقد قیمت دیتا تھا دس بیس لاکھ
عاقلہ نے یہ کیا تھا اہتمام | روز ملجاتا حساب اسکو تمام
ہر مہینہ کی یکم تاریخ کو | آمد و خرچ و منافع ہوتا جو
کارخانون کے رجسٹر دیکھکر | جانچتی تھی غور سے وہ ذی ہنر
جتنی باقی ہوتی مال و نقد کی | کوٹھیون مین جاکے خود پڑتا لتی
یہ نہ تھا مقدور اسکے سامنے | جو کوئی نوکر تغلّب کر سکے
لائق و ہشیار تھی بے انتہا | لیتی روزانہ حساب ایک ایک کا
کرتا کوئی کچھ بھی گر بیشی کمی | اسپہ ہوجاتا تھا فوراً منجلی
الغرض جب کر چکی یہ نیک نام | کارخانون کا بھی اپنی انتظام
یعنی اسکے کارخانے بیشمار | مستقل قائم ہوئی لیل و نہار
تو کچھ عرصہ مین بہ افضال خدا | جمع بے پایان خزانہ ہوگیا
پھر تو اسنے مطمئن ہو بیشتر | کی توجّہ اپنے دیگر امر پر

سخاوت و اخلاق و احسانات

ایکدن بیٹھی تھی یہ ذی حوصلا
مین نے ابتک جتنی کوشش صرف کی
پر نہ مجھسے حق کے بندون کی کبھی
جس سے خوشنودیِ اللہ و رسول
اہلِ دنیا مین بھی ہوتا ہے انام
پس مجھے یہہ کام کرنا چاہئے
کرکے اوسنے یہ خیالِ نیک تب
رہنے والے تھے جو ملکِ غیر کے
دیکے نقشے حکم سب کو یہ دیا
ایک مین آکر فروکش ہون عوام
عمدگی سے کام ہوئی سب کا صاف
پاتے ہی اِس حکم کو با صد طرب
کر دیا تیار سب نے جلد تر
جو مسافرخانہ تھا بہرِ عوام
ایک کمرہ مین بورچی خانہ تھا

ناگہان آیا خیال اِس امر کا
مال و زر کے جمع کرنے مین وہ تھی
کچھہ مدارات و تواضع ہو سکی
آخرت کیواسطے ہوتی حصول
تا قیامت یاد کرتے خاص و عام
عاقبت سے بھی تو ڈرنا چاہئے
کچھہ کتنے معمار و کاریگر طلب
کام مین اپنے بہت ہشیار تھے
دو مسافرخانے ایسے ہون بنا
دوسرا ہو خاص لوگون کا مقام
پر نہ ان نقشون کے ہو کچھہ برخلاف
ہوگئے تعمیر مین مشغول سب
اون مسافرخانون کو با صد ہنر
یون کیا تھا اوسمین اوسنے اہتمام
اِک ظروف و جنس کے رکھدینے کا

کہانا کھانیکا تھا کمرہ اِک جدا ۔ خوشنما ازحد وسیع و پُرفضا
ماسوا راحت کے کمرے بیشمار ۔ تھے صفائی سے نہایت پُربہار
غسلخانے بھی کئی تھے ایک جا ۔ دور پاخانے تھے کچھ سب سے جدا
جوکہ خاصون کا مسافرخانہ تھا ۔ اوسکی زینت مین تکلّف تھا بڑا
اوسکا بھی عمدہ بورچی خانہ تھا ۔ متصّل ہی اوسکے سودی خانہ تھا
جسمین دنیا کی سبھی نعمات تھین ۔ اعلےٰ اعلےٰ قسم کی سوغات تھین
اک بڑی کوٹھی تھی ازحد خوشنما ۔ استراحت کو نہایت پرفضا
جسکے صدہا کمرے اک خوبی کیساتھ ۔ سب مزیّن تھے خوش اسلوبی کیساتھ
ہر جگہہ کی جنمین اشیاء عجیب ۔ رکھین تھین موقعہ بہ موقعہ سب قریب
کوٹھی کے چارونطرف اک باغ تھا ۔ خوش فضا شاداب ازحد دلکشا
خوشنما حمام بھی تھا اِک جدا ۔ دور پاخانہ بھی تھا اِک پُرصفا
عاقلہ نے یہ کیا تھا اہتمام ۔ اپنی تدبیرات سے بہرِ عوام
جو مساکین و مسافر یا غریب ۔ شہر مین ہوتے تھے وارد بدنصیب
اسکے نوکر لاکے ٹھہراتے اونھین ۔ عام لوگون کے مسافرخانے مین
تین دن تک اک بڑے اخلاق سے ۔ سبکی خاطر اور ضیافت کرتے تھے
ناشتہ اِک وقت کا دیکر بعد ازان ۔ کرتے تھے رخصت بعد اعزاز و شان
آتے تھے گر تاجرانِ ذی وقار ۔ یا کہ سیّاحانِ عالی اقتدار

شہر کی سیر و سیاحت کے لئے — یا کسی اپنی ضرورت کے لئے

تو اونھین اسکے معزز عہدہ دار — خلق سے پیش آکے با عز و وقار

لاکے کوٹھی پر فروکش کرتے تھے — خاطرِ مہمان کا دم بھرتے تھے

پھر کچھ حمامی وہانپر آ نکلے — غسل کو حمام مین لیجاتے تھے

تا سفر کی ماندگی ہو جائے دور — سارے تنمین تازگی کا ہو وفور

جب نہانیسے فراغت ہوتی تھی — تو معاً کھانیکی چاہت ہوتی تھی

اسلئے سب خانسامان ذی ہنر — خاصے کے کمرہ مین لاتے بیخطر

جسجگہ پہلے سے دسترخوان پر — حلوے اور چٹنی مربے سر بسر

میوے سارے اور فواکہ بھی تمام — جام بسکٹ ہر طرح کے سب طعام

اک قرینے سے چنے ہوتے وہان — دیکھکر جنکو ہو مہمان شادمان

بعدِ اکل و شرب خدمتگار اونھین — لاتے وہان سے کمرۂ آرام مین

جسجگہ ہر قسم کا سامانِ عیش — رہتا تھا حاضر پئے خواہانِ عیش

یونہین پھر شبکو بھی دسترخوان پر — ہر طرح کے کھانے ہوتے تر بہ تر

زردہ۔ فیرنی و شیر و شیرمال — شولہ۔ بریانی۔ متنجن۔ چند دال

خشکہ و یخنی۔ پلاؤ قورمہ — نان اور پولا پراٹھا۔ شوربہ

عمدہ عمدہ قسم کے نامی کباب — چلپٹے اپنے مزے مین لاجواب

نعمتین دنیا کی ہر اک قسم کی — ہوتی تھین لایق امیرونکے سبھی

سب بلازم کرکے اچھا اہتمام ۔۔۔ خوش تمیزی سے کہلاتی تھے طعام

بعد کھانا کھا نیکے وہ خوش سیر ۔۔۔ خوابگہ مین لاتے تھے باکرّ و فر

جسجگہہ گرمی کے موسم مین تمام ۔۔۔ ٹٹّیون کا خس کی رہنا اہتمام

چند وہ مہان نوکر مقرّر رہتے تھے ۔۔۔ ہر گھڑی پنکھا ہلانیکے لیئے

فصلِ سرما مین انگیٹھی ہوتی تھی ۔۔۔ خوابگہ کے متصّل سُلگی ہوئی

الغرض اوسجا بڑی آرام سے ۔۔۔ مہمان سب خوابِ راحت کرتی تھے

واسطے مہمان کے سیرِ شہر کو ۔۔۔ رہتی تھین حاضر سواری نو بہ نو

مثل اسپانِ صبا رفتار کے ۔۔۔ بگھّی جوڑی اور فٹن ٹم لک دار کے

اونپہ وہ ہوکر سوار آرام سے ۔۔۔ شہر کی سیر و سیاحت کرتے تھے

جو عزیزون مین سے ہوتے مہمان ۔۔۔ عاقلہ اون کو بصد اعزاز و شان

گھرمین پردہ کرکے بلوا لیتی تھی ۔۔۔ کرتی تھی اون سبکی خاطر بھی بڑی

پوچھتی اونکے مزاج و حال کو ۔۔۔ خُلق و ہمدردی سی باطرزِ نکو

تاجر و سیّاح ملکِ غیر کے ۔۔۔ خاص مہمانون مین سی جو ہوتے تھے

اونکے ملکون کا طریق و انتظام ۔۔۔ نام شاہِ وقت کا رسمِ عوام

نیز ہر مہمان کے حالات بھی ۔۔۔ میر منشی سے لکھا کر دیکھتی

اس طریقہ سے وہ ہر اک ملک کی ۔۔۔ مجتمع تاریخین کرتی رہتی تھی

تین دن کے بعد ساری مہمان ۔۔۔ ہوتے تھے رخصت بصد اعزاز و شان

ہوتی تھی گر مہمانِ خاص کو — عاقلہ سے ملنے کی خود آرزو
تو وہ پرچہ اطلاعی بھیجتا — لکھتا تھا باعث بھی اپنے ملنے کا
یہہ اگر ملنا مناسب جانتی — تو پسِ پردہ اوسے بلواتی تھی
گفتگو کرتی بہت اشفاق سے — پیش آتی تھی بڑے اخلاق سے
شفقت و مہمان نوازی و سخا — کچھہ دنون مین جب ہوئی بے انتہا
پھر تو ہر اِک ملک مین شہرہ ہوا — عاقلہ کے خُلق کا عادات کا
شہرہ یہہ سن سنکے شہزادے کثیر — اور نواب و امیرانِ کبیر
خود بخود بے انتہا مشتاق ہو — دُور سے آتے تھے اوسکے پاس کو
ملکے اوس سے خوش نہایت ہوتے تھے — دعوتین کہاکھا کی رخصت ہوتے تھے
گھر یہ جا کر مدح کرتے تھے بڑی — عاقلہ کے انتظام و خُلق کی

دینداری اسلام

ایک شب کو عاقلہ اللہ کی — طاعت و تسبیح مین مشغول تھی
جو وفورِ خوفِ حق سے قدرتی — بات اوسکے دلمین پیدا یہ ہوئی
طاعتِ حق مغفرت کا ہی سبب — ورنہ طاعت سی غنی ہی ذاتِ رب
ساری بندی ہون اگر طاعت گذار — نفع حق کو کچھہ نہین ہی زینہار
سب اگر ہو جائین کافر سربسر — کچھہ نہین اوسکی خدائی کو ضرر

مالدار اوسنے جو بعضون کو کیا
ظاہر اوس سے یہی ہے مدعا

تا خبر اون سب کی لین وہ خوش نصیب
عام بندے ہین جو محتاج و غریب

اونکی راحت کے کرین سامان کل
نہر و دریا کے کرین تعمیر پل

بالعموم آرامگہ بنوائین و +
چشمہ و تالاب و چہ بنوائین وہ

برطریق عام رہ ہین جابجا
مسجدین محتاج خانے دین بنا

پس خدا نے اپنے فضل و لطف سے
دولت و حشمت عطا کی ہے مجھے

دین بھی سچا مرا اسلام ہے
جسکا باقی تا قیامت نام ہے

چونکہ سب دینون مین ہی یہ مستند
مجکو کرنا چاہیئے اسکی مدد

رونق اسکو دینا مجھپر فرض ہے
ہو وہ حامی یہ خدا سے عرض ہے

بندگان حق کی آسایش کا بھی
سعی کرنا مجھپہ ہے اب واجبی

حیف اب تک مین نے محتاجین کی
جنکی حق نے یہ امانت سونپی تھی

اپنی غفلت سے خبر تک بھی نہ لی
قربتاً للہ خدمت کچھہ نہ کی

کل بروز حشر کیا دونگی جواب
اس امانت کا مین کیا دونگی حساب

ان خیالون سے وہ کچھہ ایسی ڈری
قلب مین طاری بڑی رقت ہوئی

خوف حق سے کانپتی تھرائی تھی
اور صدا جاری تھی استغفار کی

روکے درگاہ خدا مین پھر شتاب
عرض یون کرنے لگی وہ باحجاب

جسطرح دنیا مین اپنے فضل سے
کرکے بندونکا امین بھیجا مجھے

ویسے ہی دنیا سے ای ربِّ غفور — عاجیبہ کو تو اوٹھا نا بے قصور

الغرض یوہین اوسے اوس جاے پر — شب ہوئی ورد و وظائف مین بسر

صبح معماران و کاریگر بلا — حکم اوسنے افسرونکو یہہ دیا

شہر مین خود جاکے موقعہ موقعہ پر — مسجدین بنواؤ کچھ اب جلد تر

مسجدِ جامع کو بنواو وہان — جو کہ موقعہ شہر کے ہو درمیان

ہون کئی محتاج خانے بھی بنا — جنکو خود بنوائین افسر بلا

الغرض کوشش سے تھوڑی عرصہ مین — بن گئے محتاج خانے مسجدین

پھر تو جو عالم تھے یا فاضل بڑے — مسجدون کے واسطے نوکر رکھے

تا ہمیشہ وہ نصائح وعظ و پند — امر و نہیِ شرع قولِ سود مند

درسِ دینیات و احکامِ خدا — طاعتِ پیغمبرِ ہر دوسرا

عام مخلوقات کو ہردم سکھائین — اور نمازِ با جماعت بھی پڑھائین

اِک منادی پھر کرائی یہ عجیب — جو کہ ہین اشخاص محتاج و غریب

اندھی بہری۔ لنگڑی۔ لولے۔ یا فقیر — آئین سب محتاج خانون مین کثیر

پارچے ہر فصل کے وہ اور طعام — پائینگے محتاج خانون سے مدام

پھر تو محتاجون کی یہ کثرت ہوئی — کچھ نہ جا محتاج خانونمین رہی

سب پہ بخشش ہوتی از راہِ سخا — ماسوا اسکے یہ جاری فیض تھا

بطریقِ عام خیرات و زکوت — بٹتی رہتی چاہے دن ہو چاہے رات

کرنے کو سب انتظام اس کام کا
محکمہ پورا اسقدر ہو گیا

اب دعاءِ عاقلہ کا سر بسر
یہ اثر ظاہر ہوا تھا جلد تر

دینداری کی ترقی ہو گئی
چپہ چپا گھر گھر تھی نماز و روزہ کی

سب مسلمان اِک طریقِ عام سے
تھے بڑے پابند امر و نہی کے

ماسوا تحصیلِ دینیات کا
سبکے دلمین شوق پیدا ہو گیا

پڑھ پڑھا کر اپنے شوق و ذوق سے
عالم و فاضل بہت سے ہو گئے

الغرض مشکور ہو کر خاص و عام
عاقلہ کے تھے معترف بالتمام

ہر جگہ ہر ملک مین شہرہ ہوا
عاقلہ کے خلق و بخشش کا بڑا

عاقلہ کی شادی کا حال

تذکرہ جب اسکے سب اوصاف کا
ملکون ملکون عام لوگومین ہوا

تو اوسے سن سنکے شاہانِ جہان
ہوتے تھے بے انتہا سب شایق وہان

خاصکر شاہِ بخارا نوجوان
سنکے اسکی سب صفات و خوبیان

یعنی حسن و فیض و جود و خلق عام
حوصلہ عالی و ذاتی انتظام

زیرکی تدبیر صائب اور سخا
ہمت و شیرین کلامی و عطا

غائبانہ اسپہ عاشق ہو گیا
دلمین اپنے غور یہ کرنے لگا

قادرِ مطلق نے اپنے فضل سے
خلق کین عورات مردونکے لئے

تا وہ اونکی مونس و غمخوار ہون ۔ روز و شب ہر دم مشیر کار ہون

پر یہ جب ہی ہون اگر وہ منتظم ۔ قابل و عاقل ہون مدبر مہتمم

کیونکہ ایسی ہون تو اونکی ذات سے ۔ پہنچین سارے خاندانکو فائدے

جتنے بھی کنبے کی ہون چھوٹے بڑے ۔ سبکی ہو اصلاح اونکے فیض سے

ماسوا مردونکی بھی سب زندگی ۔ گذرے اونکے ساتھہ با عیش و خوشی

اور اگر قسمت سے مردون کو پڑے ۔ سابقہ دنیا مین اون عورات سے

جو کہ ہون بے عقل و جاہل بیحیا ۔ مفسد و بدخو لڑاکا پر خطا

تو بس اونسے ساری مردونکی حیات ۔ تلخ ہو جاتی ہے دن ہو یا کہ رات

خاندان بہر مین بھی دانستہ نفاق ۔ ڈالتی ہین وہ عدوی اتفاق

عورتون سے ایسی اکثر روز و شب ۔ سابقہ پڑنیکا ہے اک یہ سبب

کم سنی مین لڑکے کی جو والدین ۔ شادی کر دیتے ہین با صد زیب و زین

کچھہ غرض اس سے نہین ہوتی اونہین ۔ دیکھین جو لڑکی کی خو اور عادتین

وہ تو بس یہ دیکھتے ہین مو بہ مو ۔ کنبے کی اپنے ہو چھوٹی سی بہو

تا نکالین اپنے دل کی حسرتین ۔ گھر مین چلتے پھرتے اوسکو دیکھلین

نیک ہی چاہے وہ بد انجام ہی ۔ اونکو تو چاہت سے اپنی کام ہی

نیک گر نکلے نتیجہ ہے بھلا ۔ بد ہوئی تو گھر وہ دوزخ ہو گیا

شوہر و زوجہ مین پڑتا ہے بگاڑ ۔ عمر کا کٹنا بھی ہوتا ہے پہاڑ

رفتہ رفتہ کُنبے مین بھی تفرقہ / ڈالتی ہی وہ اوٹھا کر سفرہ
باتین دلمین سوچکر یہ شاہ کا / دفعتاً عزمِ مُصمّم ہوگیا
چاہے کُچھ ہو اپنی شادی بہرِ نام / عاقلہ ہی سے کرونگا لا کلام
عاقلہ گو کوئی شہزادی نہین / پر لیاقت اُسکی ہی وہ بالیقین
جس سے شاہانِ جہان پر آجکل / گوئے سبقت لیگئی ہی فی المثل
یہ تصوّر کرکے دلمین سربسر / اِک خطِ شوقیّہ لکھّا جلد تر

نامۂ شوق بنامِ عاقلہ منجانب شاہِ بخارا

اِی ذکیّ و زیرک و ذی حوصلہ / فضلِ حق سے اور رتبہ ہو سوا
آپ کو معلوم ہو بعدِ سلام / آپ کا شہرہ ہی عالم مین تمام
زیرکی و نیک نامی آپ کی / حوصلہ خوش انتظامی آپکی
مین بھی یہان سُنکر بہت خورسند ہون / اِسلئے مِلنے کا خواہشمند ہون
اَمر کچھ مانِع نہو گر آپ کو / اور خلافِ طبعِ اقدس بھی نہو
تو خوشی سے اِذن دو ای ذی فنون / آپ سے مین تا وہین آکر ملون
آگے شوقِ دید ہی یہ اختتام / لکھتا ہی شاہِ بخارا والسّلام
نامہ یہ لیکر سفیرِ تیز پا / جسگھڑی کشمیر مین داخل ہوا
تو بحسبِ قاعدہ اعزاز سے / عاقلہ کے آدمی لیکر چلے

اُسجگہ سب نے اُسے مہمان کیا
غسل کو داخل کیا حمّام مین
تین دن تک پُر تکلّف دعوتین
اِک سواری پر بٹھا کر روز ہی
کارخانے بھی دکھلائے بالتمام
انتظامِ عاقلہ اچھا جو تھا
تین۳ دن تک سیر جب وہ کر چُکا
عاقلہ کو دی خبر وقتِ اخیر
آپ کی خدمت مین بھیجا آیا ہون
آپ اجازت دین حضوری کی اگر
عاقلہ نے سُنکے اُسکا یہ پیام
سب مکانون کو کیا آراستہ
ویکے اسکے بعد اذنِ حاضری
پوچھکر اوّل مزاج و حال سب
پڑھکے فوراً ہی لکھا اُسکا جواب

جو کہ خاصون کا مسافر خانہ تھا
مستعد تھے ہر دم اُسکے کام مین
لیکن بحسبِ قاعدہ ہر رنگ مین
اُسکو سب دکھلائی سیرِ شہر بھی
شادمان بیحد ہوا وہ نیک نام
اِسلئے تعریف وہ کرنے لگا
اُسنے تب اپنی تئین ظاہر کیا
مین ہون اِک شاہِ بخارا کا سفیر
نامۂ شوقیہّ اُسکا لایا ہون
پیش اُسکو خود کرون مین آنکر
زیب و زینت کا کیا کچھ اہتمام
شیشۂ و آلات سے پیراستہ
پیچھے پردہ کے بُلا کر بات کی
لیکے خط پڑھنے لگی وہ خوش لقب
جسکا یہ مضمون تھا بعد آب و تاب

جوابِ نامۂ شاہِ بخارا منجانب عاقلہ

خلق پرور ہی شہ عادل زمان — شوکت و حشمت پناہ بیکران

حق تعالے آپ کو قائم رکھے — دولت و اقبال بھی دائم رکھے

پھلے ہی حمد خدا نعت رسول — ہوئے پھر تسلیم خدمتین قبول

حق جسے چاہی سزا ذلت کی دی — جسکو بھی چاہی عطا عزت کری

ہین خدا کا شکر کرتی ہون سوا — جو ہوا عزم شریف اس سمت کا

کفش خانہ گو کہ اس قابل نہین — پر قدوم میمنت سے بالیقین

غیرت دربار جم ہو جائیگا — رشک گلزار ارم ہو جائیگا

گر عنایت سے مفتخر کیجیے — تو زہے قسمت زہی طالع مرے

جسگھڑی بھی ہو مگر قصد حضور — احقرہ کو مطلع کیجیے ضرور

آگے اب حد ادب کا ہی مقام — راقم اسکی عاقلہ ہے لا کلام

دیکھے یہ نامہ سفیر شاہ کو — فاخرہ خلعت دیا اک روبرو

کچھ پئے نذر شہ والا نشان — عمدہ عمدہ تحفہ جات دلستان

ساختہ سب اپنے ملک کے کو دئے — کچھ جواہر قیمتی بھی دیدئے

ہو کے رخصت عاقلہ سی مثل تیر — پہنچا پھر شہر بخارا مین سفیر

شاہ کے دربار مین حاضر ہوا — لایا آداب شہانہ بھی بجا

آستانہ بوس ہو کر اسنے تب — پیش نامہ کو کیا با صد ادب

پیش شہ مداح تھا بے انتہا — عاقلہ کے انتظام و خلق کا

دعوت و مہمان نوازی کا بیان
ہر گھڑی ہر لحظہ تھا ورد زبان

حال سنکر شاہ نے نامہ پڑھا
پڑھکے اُسکو شاد و خورم ہو گیا

بس ہوا صادر کیا باکرّ و فر
حکم تیاریِ سامانِ سفر

پر اجازت نامہ شاہِ ہند کا
شاہِ دور اندیش نے منگوا لیا

احتیاطاً یہ بھی شہ کو لکھدیا
آپ فرمائیں نہ کچھ زحمت ذرا

ہیں فقط کشمیر تک ای مہربان
سیر کی نیت سے ہوتا ہوں رواں

عاقلہ کے نام پھر نامہ لکھا
اطلاعِ مدت و تاریخ کا

جسگھڑی نامہ یہ پہنچا اُسکے پاس
پڑھکے وہ کرنے لگی دلہن قیاس

آئینگے شاہِ بخارا اب ضرور
باشکوہ و باسپاہ و با سرور

اب یہ زیبا ہے کہ وہ سامان ہو
جو کہ شاہوں کے لئے شایاں ہو

اپنے شاہِ وقت سے لیکر رضا
اہتمام اُس عاقلہ نے یہ کیا

شہر میں پہلے صفائی کی تمام
آئینہ بندی کا بھیجا حکمِ عام

سب گلی کوچوں میں اور سڑکوں پہ بھی
جابجا پھاٹک لگائے قیمتی

تھے جو نقلی طور پر اچھے بنے
ہر طرح کی زیب و زینت سے سجے

روشنی کے واسطے بھی سر بسر
ٹٹیاں لگوائیں تھیں باکرّ و فر

نصب ہر اک جا سنہری تھی شجر
قمقمے بلّور کے ہر شاخ پر

جابجا جنپر جڑاؤ کام تھا
مدح کی قابل نہایت خوشنما

تھین بہت کثرت سے آتشبازیان　　پھلجھڑی مہتاب رنگین چرخیان
چھوٹتے بن کرتین جو گلکاریان　　عمدہ گل بوٹے دکھاتیوالیان
سب تماشے کے لیئے باقاعدہ　　نصب تھین موقعہ بہ موقعہ جا بجا
شہر کی سڑکون پہ باصد کرّوفر　　تھان زردوزی بچھے تھے سربسر
پھر محلّ خاص تھا ایسا سجا　　جسکے لکھنے مین قلم بیخود ہوا
مختصر لکھتا ہون مین دلخواستہ　　تھا جواہر سے تمام آراستہ
عاقلہ نے اس محلّ خاص کو　　عمدہ بنوایا تھا باطرزِ نکو +
واسطے ذی مرتبہ مہمانون کے　　سب جواہر قیمتی جڑوائی تھے
اب اُسے سجوایا طرزِ خاص سے　　آمدِ شاہِ بخارا کے لیئے
اُسمین جو کمرہ بڑا تھا بیچ کا +　　بہرِ بارِ عام شاہی وہ سجا
فرشِ مخمل اُسمین سب بچھوایا تھا　　سبز ہر دیوار کو بھی تھا کیا
خوب کین تھین اُنپہ سب گلکاریان　　اور گل بوٹون پہ میناکاریان
سقف بھی سب آسمانی رنگ تھی　　عقل وہان اہلِ نظر کی دنگ تھی
اُسپہ موقعہ موقعہ پر چھوٹے بڑے　　سچے موتی مثلِ انجم تھے جڑے
چاند سورج بھی تھے دو ٹانکے گئے　　جو بڑے الماس کے بنوائے تھے
موتیون کے بُرج بھی بھر ثبوت　　اُسمین بنوائی حمل سے تا بہ حوت
دیکھنا تھا جو کوئی اس کا سمان　　آسمانِ نو کا ہوتا تھا گمان

چار جانب کو ہر اک دیوار پر — سب تصاویر شہانہ جلوہ گر
تختہ پر نیچے ہر اِک تصویر کے — مختصر حالات بھی تحریر تھے
رنگ نوعیّہ بڑے شیشونکے تھے — ہانڈیان بھی جھاڑ بھی لٹکے ہوے
کچھہ تھے فانوس وگلاسِ پرُضیا — موقع موقع پر سجاے جا بجا
تھین عجائب بتّیونکی مشعلین — نامِ حق ظاہر ہو گر روشن کرین
بعض سے شکریّہ مہمانکی بھی — خوشنما پیدا عبارت ہوتی تھی
کچھہ وہان گلدستہ ہائے خوش نظر — دلکو فرحت دینے والے پرُاثر
تازۂ و رنگین پھولون سے بنے — ہر طرف گوشون مین تھے رکھّے ہوے
اِک طلائی تخت وہان باآب و تاب — تھا بچھا جیسے حمل مین آفتاب
جسکے ہر پہلو مین ازبس خوشنما — تھی مجسّم ایک تصویرِ ہما
کرُسیان حلقہ سی آگے تھین بچھی — زیب و زینت سے طلائی نقرئی
تھے جڑے جنمین جواہر بیشمار — بیل بوٹونکی دکھاتے تھے بہار
اور بھی اِس عام کمرے کے سوا — شہ کی خاطر ایک کمرہ خاص تھا
تختہ جسکے در پہ تھا لٹکا ہوا — کمرۂ خاص اُسکے اوپر تھا لکھا
اِسکی زینت مین زیادہ اہتمام — عام کمرہ سے ہوا تھا لاکلام
جسکے اب لکھنے کی حاجت کچھ نہین — خود سمجھ لین اپنے دلمین سامعین
کچھہ کتابین وہان تھین میز پر کچھ تھین — کچھہ کئی الماریون مین بند تھین

جنمین تھے ہر قسم کے حالات عام — سب کتابونمین بتفصیل تمام
بادشاہ جو جو تھے ہر ملک کے — اُنکے سب حالات اُنمین درج تھے
سب مفصّل حال ہر مذہب کا بھی — اُن کتابون مین لِکھا تھا واقعی
اِک طرفکو خاص اِک حمّام تھا — آب سرد و گرم حوضونمین بھرا
سب ضروری اُسمین سامان تمام — جابجا رکھّا تھا باحُسن نظام
قدِ آدم کچھ حلبّی آئینے — نصب دیوارونمین تھے اک حُسن سے
اِس سے مُلحق ایک توشہ خانہ تھا — زینت و آرائشی سامان کا
جس مین کُل سامان پوشش تھا بھرا — خوشنما الماریون مین جابجا
سب یہ پوشاکین شہانہ قیمتی — تھین ہر اک موسم کی ہر قسم کی
اِسکے پہلو مین تھا کمرہ اِک بڑا — کھانا کھانے کو نہایت پُرصفا
مرتبان الماریون مین تھے دھرے — قیمتی یاقوت اور بلّور کے
جنمین تھے اشیا نہایت نادرہ — بامزہ شیرین عجب خُوش ذائقہ
چٹنیان حلوے مربّے میوہ جات — عمدہ سب شیرینیان اور تحفہ جات
کمرہ سب تھا حسن و خوبی سے سجا — عمدہ فرحت خیز عطرونسے بسا
بیچ مین میزین بچھین تھین فرش کے — میز پوش اونپر پُرتکلّف تھے پڑے
جنپہ گلدستے سجے تھے جابجا — کچھ عجب سرسبز و تازہ خوشنما
غرب کو خاصے کے کمرے سے ذرا — عمدگی سے کمرۂ آرام تھا

جسمین تھا فرش سبز مخمل بچھا ۔ سبز مخمل کی تھی چھت بھی پُر صفا
جھاڑ فانوس اور کنول اور ہانڈیان ۔ جابجا لٹکے تھے چھت کے درمیان
کچھ چھپر کھٹ کوچ ڈنگل پُر صفا ۔ بچھتے تھے موقع بہ موقع جابجا
اطلس و کمخواب سے تھے جو سجائے ۔ لیٹتے ہی جنپہ فوراً نیند آئے
ہو چکی زیبائشِ شہر و مکان ۔ کچھ دنون مین جبکہ خاطر خواہ یہان
تو انھین ایام مین آئی خبر ۔ چلدئے شہ گھر سے باصد کرّ و فر
سُنکے یہ ہونیلگا پھر اہتمام ۔ بہرِ استقبال باحُسنِ تمام
آٹھ منزل تک برابر شہر سے ۔ بیچ کو سر خیمے اِستادہ ہوے
تھا تکلّف جن مین سب بہرِ قیام ۔ کھانے پینے کا تھا اچھّا انتظام
بیچ مین ہر سہ فرسخ راہ کے ۔ خیمے چھوٹے چھوٹے تھے گاڑے گئے
جنمین برفِ شیر و آبِ سرد کا ۔ انتظام اچھّی طرح معقول تھا
درمیانی راہ مین سب خیمون کے ۔ جھنڈیان تھین رہبری کیواسطے
اور سڑک بھی سب مُصفّا صاف تھی ۔ تھی نہایت حُسن و خوبی سے بنی
بعد اِن سب انتظامون کے بفور ۔ یہ خبر آئی بطرزِ نیک اور
یعنی پہنچیگا فلان تاریخ کو ۔ ہشتمی منزل پہ شاہِ نیک خو
سُنتے ہی یہ عاقلہ نے بھیجے وہان ۔ کچھ امیر و افسرانِ ذی نشان
بہرِ استقبالِ شاہِ نیک نام ۔ ساتھ تھوڑی فوج کے با احتشام

چونکہ منظوری سے شاہِ ملک کی
پھر استقبال تھی رکھی گئی
الغرض ان سب نے باصد کرّ و فر
ہشتمی منزل پہ شہ کو دیکھکر
بڑھ کے استقبالِ عزت سے کیا
قابلِ توصیف و تعریف و ثنا
پھر سلامی کے لیئے شہ کی بخیر
توپخانہ سے ہوئی توپوں تکے فیر
پاس و آدابِ شہانہ سے تمام
لائے خیمہ مین اُسے بہرِ قیام
سیر چشمی و خوش اسلوبی کیساتھ
شبکو دعوت کی بڑی خوبی کیساتھ
صبح حکمِ کوچ شہ نے دیدیا
ساتوین منزل پہ پھر خیمہ کیا
الغرض یونہین ہر اک منزل پہ عام
صبح ہوتا کوچ اور شبکو مقام
دیکھکر معقول حسنِ انتظام
تھا تحیّر مین خدیوِ نیک نام
طے منازل کرکے باصدق و صفا
شاہ جب کشمیر مین داخل ہوا
آے تا دروازہ سب سُکّانِ شہر
پھر استقبال حسبِ رسمِ دہر
کرّ و فر سے پھر بہ افضالِ خدا
بادشاہ ایوان مین داخل ہوا
کچھ مکانون مین جدا باصد خوشی
فوج آسائش سے ٹھہرائی گئی
چونکہ وہ سلطان سفر کا تھا تھکا
اسلئے حمّام مین داخل ہوا
تو شی خانہ مین بدلکر پھر لباس
خاصے کے کمرے مین آیا حق شناس
وہان تناول کرکے عمدہ سب طعام
خاص کمرے مین گیا وہ نیکنام
بعدِ قیلولہ ادا کی پھر نماز
حق تعالےٰ کی بصد راز و نیاز

نو بجے شب تک وہان بیٹھا رہا
سب کتب کی سیر فرماتا رہا

پھر ادا کر کے نمازِ مغربین
نوش خاصے کو کیا بازیب و زین

کمرے سے خاصے کے باصد احتشام
ہوگیا وہ داخلِ دربارِ عام

تختِ پرشوکت پہ سے فرمایا جلوس
کر و فر سے اپنا دکھلایا جلوس

سامنے سب آنکر بیٹھے مشیر
کیا مصاحب کیا امیر و کیا وزیر

زر نگارین کرسیون پر باادب
اپنے اپنے عہدۂ و منصب پہ سب

بادشہ کے ساتھ سب حیرت مین تھے
کمرہ کی آرایشون کو دیکھکے

ہر در و دیوار کی وہ خوبیان
چھت کا اُسکے آسمانی وہ سمان

تارے وہ وہ آفتاب و ماہتاب
شیشۂ و آلات کی وہ آب و تاب

روشنی کی وہ عجائب صنعتین
بادشاہون کی وہ عکسی صورتین

حال جنکے نیچے سب تحریر تھے
جو عجائب لطف تھے دکھلا رہے

دیکھی اپنی شکل بھی اُس ماہ نے
غور سے اُسپر نظر کی شاہ نے

ہو بہو ملتی تھی جیسے قیل و قال
دیکھکر جسکو ہوئی حیرت کمال

اُسکی صنعت کی ہر اک سے بر ملا
دیر تک تعریف فرماتا رہا

تھا یہان کچھ رقص کا بھی اہتمام
فرحتِ شہ کو بحُسنِ انتظام

دیکھکر یہہ سب تماشے سربسر
خوش ہوا بے حد وہ شاہِ نامور

رات کے بارہ بجے تک اُسمقام
سب ہے صرفِ تماشہ خاص و عام

بعدہ برخاستہ جلسہ ہوا
استراحت کو وہ سلطان اُٹھ گیا

کمرۂ آرام مین پہنچا جو ہین
تو سجا پایا اُسے اور عنبرین

ہو گیا جس سے معطّر سب دماغ
اور ہوا دل بھی نہایت باغ باغ

اُسکی زینت مین تکلّف تھا بڑا
دھیمی دھیمی روشنی تھی پُرصفا

کھسیج جو سامانِ راحت پا گئی
لیٹتے ہی نیند اُسکو آ گئی

رات بھر سویا کیا وہ خوب سا
صبح آوازِ اذان سُنکر اُٹھا

پڑھ نمازِ صبح اور اوراد بھی
غُسل کر کے بدلی پوشش دوسری

کھاے نکلے کمرہ مین آکر باطرب
چا پی اور کھاے میوہ جات سب

بعد اُسکے پھر کیا دربارِ عام
دس بجے دن تک بعزّ و احتشام

افسروں نے اور امیروں سے بِلا
دمبدم ہر ایک کو پوچھا کیا

دیکھی جسکی جیسی وقعت برملا
اُسکو ویسا ہی کیا خلعت عطا

اوٹھکے پھر خاصے کی کمرہ مین گیا
پُر تکلّف خاصہ نوش اُسنے کیا

عطر ملکے پان کھایا بعد ازان
پھر کتب خانہ مین پہنچا وہ جوان

دو پہر تک وہان رہا وہ خوش لقب
خوابگہ مین آیا سونیکو وہ تب

دو بجے تک استراحت مین رہا
کی نمازِ ظہر و عصر اُسنے ادا

بجگئے جب چار ہر گھڑیال مین
تو اب آگے حال سب اُسکا سنین

پھر سواری نکلی عزّ و جاہ سے
شہر کی سیر و سیاحت کیلئے

سب وزیرون اور امیرون کے سوا
کل عجائب اور غرائب دیکھتا
تو وہان پر ہو گئی اتنے مین شام
وہان سے چلتے چلتے پہر شب ہو گئی
سلسلہ سے چھوٹین آتشبازیان
تھا وہ مہتابون کا عالم خوشنما
روشنی اور ساری آتشبازیان
سب وہ دیوارون کی میناکاریان
وہ دوکانون کی سجاوٹ دلستان
اک عجب دکھلا رہی تھین سب بہار
کچھ دوکانون مین بطرز لاجواب
تھے کسی جانب جواہر بے شمار
اکطرف سبزہ فروشون کی قطار
تھین کہین ہر قسم کی شیرینیان
اب لکھون توصیف کس کس چیز کی
بادشاہ یہ سب تماشے دیکھتا
کھانا کھا کر خواب راحت مین گیا

ایک دستہ فوج کا ہمراہ تھا
جامع مسجد کے قرین جب آگیا
کی نماز مغربین اُسجا تمام
ٹٹیون جھاڑون کی دیکھی روشنی
مدح کے قابل تھین خوش اندازیان
روشنی سے جنکی دن سا ہو گیا
اک ارم کا سا دکھاتی تھین سمان
جنکے اوپر ختم تھین معماریان
وہ دوکاندارون کی خوش پوشاکیان
دل ہوا جاتا تھا جن پر بیقرار
شیشہ و آلات کی تھی آب و تاب
برق لامع بھی ہو جنسے شرمسار
دوسری جانب تھی میوونکی بہار
زیب و زینت سے دوکانین عیان
سب ہی چیزین تھین دوکانون پر سجی
نو بجے ایوان مین داخل ہوا
صبح کو وقت مقرر پر اٹھا

حسب عادت کی ادا پہلے نماز / عاقلہ کو لکھا پھر باامتیاز
آپ سے بے انتہا خورسند ہون / اب مین بس ملنے کا خواہشمند ہون
پاتے ہی تحریر شاہِ نیکنام / عاقلہ نے تب کیا یہہ انتظام
پردۂ زربفتی اک چھوڑوا دیا / پیچھے کرسیِ جواہر دی بچھا
اسکے آگے رکھی چھوٹی گول میز / خاصدان اسپر رکھا اک حسن خیز
عطردان بھی اسکے پہلو مین رکھا / جسمین عمدہ ہر طرح کا عطر تھا
دیکے پھر وہان اذن تشریف آوری / شاہ کو بلوا کے عزت کی بڑی
پادشاہ باہر سے آکر شان سے / زیب کرسیِ جواہر ہو گئے
عاقلہ نے تب باداب تمام / شاہ کی خدمت مین پہونچایا سلام
جب جواب اسنے دیا بارسم راہ / اسنے پھر پوچھا مزاج بادشاہ
بولا وہ اچھا ہون مین شکر خدا / حال کیسا ہے مزاج پاک کا
بولی یہ فضل خدا سے شکر ہے / عافیت سے مین بھی ہون ای نیک پے
آپکے اس لطف و تکلیفات کا / کرتی ہون مین دل سے شکریہ ادا
سنکے یہ بولا وہ شاہِ ذی فنون / مین نہایت آپکا مشکور ہون
آپکے کس حسن اور خوبی کیساتھ / کی مدارات و تواضع خوش صفات
آپ کی خوش انتظامی دیکھکر / اپنے دلمین خوش ہوا مین بیشتر
بولی سب یہ حسنِ ظن ہی آپ کا / ورنہ کس قابل یہ ادنے ناتجرا

بولی دار السلطنت ہی کتنی دور
بولا وہ نوّے منازل ہین ضرور

بولی پھر یہ آپ نے ای خوش سیر
کیون گوارا کین صعوباتِ سفر

بولا مین نے جسگھڑی شہرہ سنا
آپکے اس انتظام و خلق کا

تو ہوا تب آپسے ملنے کا شوق
اسلئیے یہانتک چلا آیا بہ ذوق

بولی کی یہ مہربانی آپ نے
عاجزہ کی قدردانی آپ نے

ورنہ یہ کم مایہ ادنے تاجرا
بندگانِ حق سے ہی اک عاجزا

پوچھا شہ نے پھر یہ باطرزِ حسین
گھر مین کوئی مرد بھی ہی یا نہین

باپ عمو و برادر یا چچا
یا کہ رشتے مین قریب و دور کا

بولی یہ کوئی نہین ہی بالیقین
مین ہون یا مین والدہ پردہ نشین

سن تھا میرا جبکہ چودہ سال کا
باپ نے کی دارِ فانی سے قضا

نسل مین اسکی کوئی میرے سوا
زندگی مین تھا نہ ہی بعدِ فنا

بولا حیران ہو کے تب وہ نامدار
آپنے کیونکر سنبھالا کاروبار

عرض یون کرنے لگی وہ نیکنام
آپ اپنی سلطنت کا انتظام

کیا بذاتِ خاص جا کر ہر جگہ
کرتے ہین تدبیر سے باقاعدہ

بولا وہ مین تو نہین جاتا کہین
بلکہ اپنے تخت پر بیٹھا ہین

اہلکارون افسرون کی معرفت
کرتا ہون سب انتظامِ سلطنت

بولی وہ ویسی ہی مین بھی بالیقین
گھر مین اپنی رہتی ہون پردہ نشین

حسن تدبیرات سے با انتظام — نوکرون سے اپنا سب لیتی ہون کام
بولا وہ کچھ آپنے ای مہ جبین — علم بھی حاصل کیا ہی یا نہین
بولی وہ البتہ بے رنج و محن — سیکھے ہین بچپن سے اکثر علم و فن
طب حدیث و فقہ منطق اور کلام — ہئیت و جغرافیہ تاریخ عام
بولا شہ یہ علم ہی کا ہی سبب — آپکو جو باللہ حاصل ہی سب
ورنہ جاہل کا کہان ہے حوصلہ — منتظم ہو وہ جو ایسے کامونکا
علم ہی فضل خدا سے ایسی شی — جس سے قوت انتظامی بڑھتی ہی
عاقلہ یہ سنکے جسدم چپ ہوئی — شاہ نے پھر اس سے یہ تقریر کی
اب مری درخواست ہی اک آپسی — پر یہ وعدہ آپ پہلے کیجئے
سنکے اسکو کچھ نہ ہونگی دل ملول — اور کرونگی مہربانی سے قبول
تو گذارش کی مین جرأت بھی کرون — ورنہ کیون بے فائدہ تکلیف دون
بولی ہر انسان ہر انسان سے — ہی مجاز اسکا کہ جو چاہی کہے
سننے والے کو وہ کیون ہو ناگوار — جبکہ گویا کو ہے اسکا اختیار
ہان جو کچھ ہی ماننے کی بات گر — تو اجابت پاتی ہی وہ سر بسر
ورنہ گر تسلیم کی قابل نہین — تو معافی چاہی جاتی ہے وہین
پس نہ آپ اتنا تکلف کیجئے — بے تامل اسکو فرما دیجئے
ہو گئے وہ اک یاس اور امید مین — بولا اچھا آپ اسکو اب سنین

مجکو یہ عرصے سے تھی فکر و تلاش
کوئی عورت ایسی ہو کے خوش قماش

جو کہ ہو ذی علم و عاقل ذی فنون
تو مین اُسکے ساتھہ ہین شادی کرون

سو بفضل و لطفِ ربِّ پاک ذات
آپ ہی موصوف ہین با کل صفات

اسلئے اب آپسے ای پاکباز
ملتجی ہوتا ہون مین باصد نیاز

عقد کرنا آپ اس احقر کے ساتھ
گر کرین منظور تو ہے خوب بات

کیون کہ مین آیا جو اتنی دور سے
بس یہی تھی آرزو دلمین مرے

سُنکے کتنی دیر تک وہ چُپ رہی
دلمین اپنے غور یہ کرنے لگی

شاہ نے مجہسے جو یہہ درخواست کی
گو کہ ہے منظور دل سے مجکو بھی

پر مجھے ہی اِسگھڑی یہہ پیچ و تاب
شاہ کو اِس بات کا کیا دون جواب

چُپ رہون تو پاسِ شاہی کی خلاف
کچھ کہون تو رسم جاری کی خلاف

گفتگو آخر مناسب جانکر
شاہ سے یون کہنے لگی وہ ذی ہنر

ہین جواب اسکا تو دونگی سوچکر
پر یہہ سُننا چاہتی ہون پیشتر

آپکے ہمعصر شاہانِ جہان
رکھتے ہین زہرہ جبین شہزادیان

اِک کسی کے ساتھہ اُنہین سی شتاب
اپنی شادی کیون نہین کرتی جناب

کیا نہین یہہ آپ کو مدِ نظر
یا کہ اُنکو آپ سے ہی کچھ حذر

بولا پیچ و تاب سے وہ نیک پے
مجکو بھی یہہ امر نامنظور ہے

بولی وہ تو مہربانی کیجئے
وجہ نا راضی بھی فرما دیجئے

سنکے یہ بولا وہ باطرز حسین — مجکو اطمینان یہ انسے نہیں
رہ سکے جو ہر دم مری طاعت گذار — رکھہ سکیں خورم مجھے لیل و نہار
ماسوا از روے علم و فضل بھی — ایک بھی انمیں نہوگی آپ سی
بولی وہ ممکن نہیں ای خوش نشان — جو نہوں ذی علم و فن شہزادیان
جبکہ علم و فن مین فائق ہونگی وہ — تو مطیع و نیک و لائق ہونگی وہ
بولا وہ سلطان کہ اسمین شک نہین — ہوتی ہین ذی علم و فن تو بالیقین
پر بوجہ شاہزادی ہونے کے — رہتی ہین مغرور بھی ایک ایک سے
جسکے باعث سی یہ ملتا ہے ثمر — علم کا کچھ بھی نہین رہتا اثر
بولی مجکو بھی یہی کافی ہے اب — آپ سے شادی نہ کرنیکا سبب
اسلئے خدمت مین با صد التجا — بس معافی چاہتی ہے عاجزا
بولا وہ یہ آپ نے فرمایا کیا — مین نہ سمجھا اس معمّے کو ذرا
مضطر و حیران ہون اس انکار سی — وجہ اسکی صاف ظاہر کیجئے
بولی وہ شہزادیونکو عقل سے — جسطرح مغرور سمجھا آپ نے
ویسے ہی سلطان ہونیکے سبب — آپ بھی مغرور ہون تو کیا عجب
کیونکہ مشہور جہان ہی یہ مقال — بادشاہ مغرور ہوتے ہین کمال
غیظ انکا ہوتا ہے حد سے سوا — اور تلوّن طبع مین بے انتہا
آن بدشنامے گہے خلعت دہند — باسلامے گاہ رنجہ میکنند

بادشاہون کے قواعد ہین عجیب / کیسے ہی ہون انسے رشتہ ہین قریب

سن ہین بھی چھوٹے ہون کچھ یا ہون بڑے / دم فنا ہین سبکے انکے حکم سے

جاؤ بیجا حکم انکا جو بھی ہو / ماننا پڑتا ہے وہ ہر ایک کو

مقدرت اتنی نہین رکھتا کوئی / جو وہ کچھ جرأت کرے اصلاح کی

بی بیان بھی بادشاہون کی تمام / رہتی ہین بے وقعتی سے لاکلام

سلطنت کے کام ہین بیچاریان / دیسکین کچھ دخل یہ قدرت کہان

عورتون کو حق نے مردونکے لیئے / خلق دنیا مین کیا اسوجہ سے

تا وہ ہون سچی شریک و خیرخواہ / رنج مین راحت مین ہر شام و پگاہ

یکدلی مین ہون وہ یون بالاتصال / جیسے دو قالب اور اک جان فی المثال

رکھین غیریت نہ آپس مین ذرا / ایک کا مختار ہو بس دوسرا

غور سے گر آپ اسکو دیکھئے / عورتون کے حق مین مردونپر بڑے

انکو نسوان کی بڑی اخلاق سے / عزت و وقعت بڑھانی چاہیئے

کچھ ہون دنیا مین تعلق انکے گر / خواہ بیرونی کہ ذاتی سربسر

چاہیئے انمین یہ طرز بے نظیر / عورتون کو بھی کرین اپنا مشیر

ایسی آزادی خوشی سے انکو دین / دخل یہ بھی دیسکین ہر کام مین

برخلاف اسبات کی سب شہریار / بی بیون کو رکھتے ہین بے اختیار

دین کچھ آزادی یہ ہے امر محال / بلکہ رکھتے ہین کنیزون کی مثال

ہین سنے اپنی کم سنی سے لاکلام — کارخانون کے کیئے ہین انتظام
محنت و جانکاہی و شوکت کیساتھ — وسعت آزادی و قدرت کیساتھ
پھر مین کیون دانستہ اب قیدی بنون — کیسلیئے محکوم شہ ہوکر رہون
یہ غرض اس سے نہین ہرگز مری — طاعتِ شوہر سمجھتی ہون بڑی
طاعتِ شوہر تو حق نے سربسر — فرض و واجب کی ہی سب نسوان پر
سنکے تب بولا وہ شاہ خوشخصال — پیر بجانب سے ہے بیجا یہہ خیال
جانتا ہون مین یہ پورے طور سے — عورتون کی حق مین مردونپر پڑے
حق نے انکو خلق کر کے بےنظیر — کر دیا آپسمین مثلِ شہد و شیر
ایک کا حق دوسرے پر ہی رکھا — رنج و راحت کا بھی ساتھی ہی کیا
پیاری بی بی تو شوہر کو بھلا — کب غرور و غصہ رکھنا ہی روا
دشمنون یا غیر شخصون پر ہو گر ÷ — تو مناسب بھی ہی کچھ اے ذی ہنر
بولی تب وہ شاہ کا سنکر مقال — آدمی ہین آپ بھی عالی خیال
پر دماغ احقر ہین لاکلام ÷ — ہین جو پیچیدہ عجائب انتظام
جنسے ہی مدِ نظر کچھ نام بھی — اور منشاءِ رفاہِ عام بھی
ہین انھین انجام دینا چاہونگی — آپ مانع ہونگے شاید اسگھڑی
تب مجھے افسوس ہوگا اور ملال — اپنی آزادی نہ رہنے پر کمال
اسلیئے بیجا یہ اب اصرار ہی — عقد کرنے سے مجھی انکار ہی

سُنکے یہہ بولا وہ شاہِ باکمال · آپ کو اِس بات کا ہی گر خیال
تو اسی دم دیتا ہون کُل اختیار · مالی اور مُلکی ز راہِ اعتبار
سلطنت بھی بلکہ لکھوا لیجیئے · حسبِ منشاء نظم اُسکا کیجیئے
بولی وہ مقصد نہین اس عرض سے · آپ مجھکو سلطنت لکھدیجیئے
بلکہ ہی مطلب یہی بے اِشتباہ · خاص اُلفت کی نظر سے بادشاہ
لی بیون کی اتنی تو وقعت کرین · دخل وہ بھی سلطنت مین دیسکین
سارے کا سو نہین ز راہِ عزّ و جاہ · سمجھین اُنکو بھی مشیر و خیرخواہ
بولا وہ میری غرض بھی ہے یہی · آپ جو فرما رہی ہین اِسگھڑی
تنگدل اسپر ہوئی وہ خوش سیر · اسطرح کہنے لگی با کرّ و فر
گرچہ مین نے ہر طرح سے کی گریز · آپ نے لیکن وہ کی تقریر تیز
جس سے مین مجبور پیشِ انجناب · ہو گئی ہر طور سے بس لاجواب
اب یہ امرِ خیر اے عالی نظر · منحصر ہے والدہ کی راے پر
سُنکے یہہ مژدہ وہ شاہِ خوشخصال · دلمین اپنے خوش ہوا اُسدم کمال
عاقلہ کی مان سے باصد عاجزی · اُسنے پھر اِس امر کی درخواست کی
گفتگو تا دیر گو اُس سے رہی · پر خوشی سے وہ بھی راضی ہو گئی
عاقلہ نے کی طلب اُس شاہ سی · مہلتِ ششماہی اِسکے واسطے
ہو کے راضی اسپہ وہ رخصت ہوا · مملکت مین اپنے داخل ہو گیا

پہنچا دارالسلطنت مین جب گھڑی | بیاہ کے کرنے لگا سامان سبھی
یہان زراہِ عقل و دانش پُر فلاح | عاقلہ نے والدہ کو دی صلاح
نظم اِن کُل کارخانہ جات کا | آپ اپنے قبضہ مین رکھئے سدا
افسرون مین اک دیانت دار ہی | معتمد اور لائق و ہشیار ہے
آپ جسے کرتی ہون اُسکو اپنی جا | مہتمم کُل کارخانہ جات کا
آپ اُسکے ہی ذریعہ سے مُدام | جاری رکھئے کاروبار اپنا تمام
فردِ شماہی لکھا کرے حضور | آمد و خرچ و بقایا کی ضرور
نیز ہر اک قسم کے حالاتِ عام | پیش جو آیا کرین یہان صبح و شام
آپ میرے پاس بھیجا کیجئے | تا مجھے بھی علم سب ہوتا رہے
مین وہان سے رائے ہر اِک امر کی | آپ کو لکھتی رہونگی ہر گھڑی
آپ عامل ہونگی گر اِسپر مُدام | کچھ کبھی پھر دقت نہوگی لاکلام
جب سُنی اُسنے یہ رائے سُود مند | تو اُسے آئی نہایت ہی پسند
پھر اُس افسر کو بلا کر سامنے | عاقلہ نے کہدیا تاکید سے
چونکہ ہو تم خیر خواہ و معتمد | رائے مین تدبیر مین بھی مستند
اِسلئے کُل کارخانہ جات کا | تمکو نگران اور افسر کردیا
آپ جسے تنخواہ کے بھی اِک ہزار | یہان سے تم پاتی رہوگے ماہوار
پر تمھین زیبا ہی میرے بعد بھی | کام دو انجام ویسے ہی سبھی

اِک دیانت اور ہشیاری کیساتھ
خیر خواہی اور بڑی خوبی کے ساتھ

دیکھا بھالی جیسے کرتی تھی ہین یہان
ویسے ہی وہان سے کرونگی مہربان

آمد و خرچ و بقایا بالتمام
نفع اور بیع و شرا چیزونکا عام

فرد شاہی ہین لکھہ باقاعدا
پاس میرے بھیجتے رہنا سدا

مشورہ ہر کام کا بھی مجھسے عام
لیتے رہنا خط کتابت سے مدام

سب یہ سمجھا کر مراتب برملا
عاقلہ نے اُسکو رخصت کر دیا

بعدہٗ سامان شادی کے بہم
روز و شب کرنے لگی وہ ذی ہمم

جبکہ شادی کا زمانہ کم رہا
تو بعجلت کام اُسنے یہ کیا

جسقدر تھے تاجران ہر دیار
یا عزیزان و برادر بیشمار

شرکتِ شادی کے سبکو رقعہ جات
بھیجے مانکی سمت سی باصد صفات

بادشاہِ وقت کی خدمت مین بھی
عرضی یہ اِک مانکی جانب سے لکھی

عرضی منجانب والدۂ عاقلہ بنام بادشاہِ ملک

ظلِ سبحانی ثریا بارگاہ
جان پناہ و عدل گستر بادشاہ

روز افزون دولت و اقبال ہو
اور زیادہ حشمت و اجلال ہو

پہلے اُسکی حمد کرنی ہے ضرور
ساری عالم کا جو ہی ربّ غفور

آپ کو جسنے بصد لطف و عطا
اس زمانہ مین شہِ عادل کیا

منزلت ہی یہہ شہِ ذیجاہ کی
اِک جہان ہی تابعِ فرمان بھی

اَب بعجز و انکسار ہی عاجزا
لاتی ہے آدابِ شاہانہ بجا

دیکے ذاتِ شاہِ والا کو دُعا
کرتی ہے شکریہ بھی اِسکا ادا

عدل و نظم و فیض و بخشش کے سبب
ہی رعایا امن و آسائش مین سب

نیک نیّت ہین جو شاہِ نامور
سارا بیشک یہ اُسیکا ہے ثمر

ملتمس ہون اب یہین اَی دادگر
وقت و حالت کی مناسب جانکر

شوہر اِک تاجر مرا فیروز تھا
کر گیا وہ دارِ فانی سے قضا

احقرہ کی صرف اِک لڑکی ہی اَب
عاقلہ جسکا جہان مین ہی لقب

باپ نے اُسکے کیا جب اِنتقال
تھا بہت کم اُسکا اُسدم سن وسال

پر اُسی حالت مین اُسنے برق وآ
باپ کا سارا سنبھالا کاروبار

بلکہ ابتک بھی بوجہ فضلِ رب
اور بپناہِ عدلِ شاہی کی سبب

کام سارے کارخانہ جات کا
اُسنے ہی انجام خوبی سے دیا

اَب بحسبِ رسمِ دنیا رُدنی
اور بحکمِ خاصِ اللہ و نبی

اُسکی شادی ای شہِ عالی تبار
پائی ہے شاہِ بخارا سے قرار

عقد کی تاریخ کے بھی آجسے
باقی بس دو ہی مہینے ہین رہے

چونکہ شادی اتفاقاً اُسکی اَب
ٹھہری ہی اِک شاہ سی یا فضلِ رب

اور عنایت شہ کی ہی یہہ فدویا
عاجزہ بیکس غریب و بےنوا

بادشاہ اپنی رعایا کے مدام — ہین مربّی جون پدر سب لاکلام
اِسلئے یہہ احقرہ با عاجزی — خدمتِ سامی ہین ہے اب ملتجی
شرکتِ تقریب شادی کیلئے — عزّت و حرمت فزائی کیلئے
بندگانِ بارگاہی سے حضور — یہان کسیکو بھیجدین اُسدم ضرور
اِس سے شادی مین بھی رونق آئیگی — فدویہ کی قدر بھی بڑھ جائیگی
لیکن آپ اِس لڑکی کے وارث بھی ہین — اِسلئے امید یہ رکھتی ہون مین
عقد اِس لڑکی کا کردین خود حضور — اپنی جانب سے بہ الطاف و سرور
بس لحاظ آگے ہے اب آداب کا — جو کہ واجب تھا گذارش کردیا
ختم لکھکر جب یہہ عرضی کرچکی — تب بُلاکر افسرونکو اُسنے دی
کچھ جواہر اور تحائف بھی دئے — بادشہ کے نذر کرنیکے لیئے
کچھ دنون مین افسرانِ ذی وقار — بارگاہِ شہ مین پہنچے ایکبار
بعد آداب و نیازِ شاہ کے — نذر مین پہلے تحائف سب دیئے
پھر کھڑے ہوکر زراہِ عاجزی — خدمتِ شہ مین وہ عرضی پیش کی
خوب شہرہ چونکہ شہ تھا سُن چکا — عاقلہ کے نظم و جود و خُلق کا
بلکہ اکثر افسرانِ بارگاہ — مہمان اُسکے ہوئے تھے گاہ گاہ
آکے اُن سب نے بھی تعریف و ثنا — کی تھی اپنے شاہ سے بے انتہا
اسلئے شہ نے یہہ عرضی جب پڑھی — تو ہوئی ازبس اُسے حاصل خوشی

مشورہ اُسکا وزیرون سے لیا ۔ متفق ہوکر یہی سب نے کہا

ہے مناسب یہ شہِ ذیجاہ کو ۔ عاقلہ کی ہر طرح امداد ہو

کیونکہ مُلکِ شاہ مین ہی عاقلا ۔ کل رعیت سے معزز تاجرا

اُسکی شادی ٹھہری ہی اک شاہ سے ۔ نامور ہووے عزت و جاہ سی

شہ نے سبکی رای کو کرکے پسند ۔ حکم لکھوایا اُسے یہ سودمند

عقد کی تاریخ سے کچھ پیشتر ۔ آؤنگا مین خود ہی باصد کرّ و فر

اپنے دلمین تم کسی عنوان کا ۔ خوف و اندیشہ نکرنا کچھ ذرا

مین جلوسی ساز و سامان بیشمار ۔ لاؤنگا ساتھ اپنے ای عالی وقار

حکم و خلعت دیکے شہ نے برملا ۔ رخصت اُن سب افسرونکو کر دیا

آکے نزدِ عاقلہ سب نے شتاب ۔ دیدیا حکمِ شہ عالی جناب

پڑھکے وہ ایسی اُسی شادان ہوئی ۔ اپنے جامے مین سما سکتی تھی

پھر بہ اطمینان سب سامان کئی ۔ شاہ کی مہمان نوازی کیلئے

شہر کو آئینہ بندی سے سجا ۔ روشنی کا ہر جگہ سامان کیا

قبل تشریف آوری بادشاہ ۔ تین منزل تک کیا نظمِ راہ

خیمے زربفتی مرصّع خوشنما ۔ نصب کروائے تھے رہ مین جابجا

ہر طرح کا اُنمین سامان طعام ۔ حسن و خوبی سے مُہیّا تھا تمام

الغرض وہ شاہ باصد اوج موج ۔ لیکے اپنے ساتھ سرداران فوج

رہ مین ہر جا دعوتین کہاتا ہوا — منزلِ آخر پہ جب دم آگیا

تو پھر اس جانب سے پہنچے اُس جگہہ — سارے سردارانِ عالی مرتبہ

پیشوائی کرکے شہ کی اُسمقام — شہر مین لائے بعزّ و احتشام

شاہ کی خاطر اِک ایوان خاص تھا — جسکی آرایش تھی ازبس خوشنما

اِک بچھا تھا تخت بھی بہرِ جلوس — زیب و زینت جسکی تھی مثلِ عروس

ساتھ لیکر سب امیرونکو وہ شاہ — داخلِ ایوان ہوا باعزّ و جاہ

جلوہ فرما ہوکے تختِ پاک پر — خوش ہوا سامان شادی دیکھکر

پھر کچھہ عرصہ مین شہِ ذیجاہ نے — جاکے اپنے اہتمامِ خاص سے

اِک بڑے میدان مین باصد وقار — خیمے استادہ کرائے بیشمار

انمین تا ہووے برات آکر مقیم — ہو کسیکو کچھہ نہ تکلیفِ سقیم

جابجا بازارِ اُردو خوشنما — وہان پئے ہر قوم سجوائے جُدا

ہودی حلوائی تھے جو بازار کے — حکم تھا شہ کا انھین تاکید سے

فوج کا ہو یا براتی - آدمی — جتنی جو شے مانگے دیدینا وہی

جسقدر ہوگا حساب ایک ایک کا — سب وہ اس سرکار سے ملجائیگا

سب براتی خاص لوگونکے لیئے — ذی ہنر لاکھون بورچی تھے رکھے

گھی مصالحہ اور سب اجناس کا — ہر جگہہ معقول ہی سامان تھا

ہوتا تھا شادی کا سارا اہتمام — اِک بڑے افسر کے زیرِ انتظام

اُسکے ہاتھی مین سب مدّات کے
افسران و آدمی کثرت سے تھے

شہر مین سامان نہایت خوشنما
روشنی آئینہ بندیکا ہوا

اسطرف کے خاص جو مہمان تھے
وہ بصد اعزّت سے ٹھہرائے گئے

الغرض تاریخ شادی آئی جب
تو خبر دی پیک نے باصد طرب

شاہ کا دونا ہوا اقبال نصیب
اینتو نوشہ کی سواری ہے قریب

یہ خبر سُنتے ہی پھر اُس شاہ نے
بہرِ استقبال سامان یہ کئے

فوج کو اپنی کیا پیراستہ
ہاتھیون کو اسطرح آراستہ

محمل و ہودج طلائی نقرئی
جھولین زربفتی مرصّع قیمتی

آگے سب کے ہاتھیونکی تھین قطار
اُنکے پیچھے تھے رسالونکے سوار

ساز گھوڑون کے طلائی تھے تمام
تھین مرصع سارے اُونٹونکی زمام

پیچھے پیدل فوج تھی باعزّ و شان
سب سے آگے تختِ شاہی تھا روان

جلوہ گر تھا جسپہ شاہِ ذی شعور
باشکوہ و باتجمّل باسرور

سب امیرانِ معزّز نیکنام
شہ کے آگے تھے مؤدّب لاکلام

حسن و خوبی سے برائے انبساط
جمع تھے اُسپر کچھ اربابِ نشاط

الغرض اِس شان وشوکت سے وہ شاہ
پیشوائی کو چلا باعزّ و جاہ

شہر سے کچھ دور جا کر ناگہان
مِلگیا نوشاہ سے وہ ذی نشان

سبکو اپنے ساتھ لیکر باطرب
شہر مین داخل ہوا وہ ذی حسب

گوکہ اِس دم ہوگئی تھی شب عیان ــ پر جو چھوٹین ساری آتشبازیان
اُنسے سب عالم مین پھیلی یہہ ضیا ــ اچھا خاصا دِن نظر آنے لگا
جتنا تھا اہلِ تماشا کا ہجوم ❁ آمدِ نوشاہ کی تھی سب مین دھوم
آئی نوشہ کی سواری جب قریب ــ دیکھکر خلقت کو حیرت تھی عجیب
وہ جلوسی سازوسامان وہ سپاہ ــ وہ مُعزّزِ سبکی پوشاک اور کلاہ
سبکا وہ آہستہ چلنا ناز سے ــ مطربون کا گانا وہ انداز سے
دبدبہ اور حُسن وہ نوشاہ کا ــ وہ لباس و سہرہ اُسکا خوشنما
بس دلون پر تھا قیامت ڈھا رہا ــ سبکو اک سکتے کا عالم ہوگیا
شان و شوکت سے براتی لوگ سب ــ آگئے در پر دُلہن کے باطرب
مطربانِ خوشنوا نے زور سے ــ سہرے گائے حضرتِ نوشاہ کے
جب ادا سارے مراسم ہوچکے ــ تو معہ نوشہ براتی جتنے تھے
اِک بڑے اعزاز سے اکرام سے ــ پہلے محفل مین اوتروائے گئے
شہر کے قاضی نے وہان حسبِ صلاح ــ حُسنِ قرأت سے پڑہا عقدِ نکاح
ختم پر چھُٹتا رہین سب بے انتہا ــ غُلِ مبارکباد کا ہر سو اوٹھا
پھر مطابق اُسجگہ کی رسم کے ــ اہلِ جلسہ کو رطب بانٹے گئے
بعدہٗ دولہ معہ ہمراہیان ــ جاکے خیمون مین ہوئے جلوہ کنان
جو بڑے بیدائین انکے واسطے ــ قاعدہ کے ساتھ لاکھون نصب تھے

وقت پر خواتین اعلا سب طعام
آترے سب خیمون مین باصد انتظام

ماسوا دیگر بھی ہوتین لذّتین
میوے شیرینی و حلوی نعمتین

کھانا کھا کر رات لوگ عام
محفلون مین آتے تھے با احتشام

اُسجگہ رقص و تماشا دیکھہ کے
جاتے تھے خیمون مین راحت کیلئے

جشن شادی الغرض یون ہین رہا
آٹھہ دن تک حُسن و خوبی سے بپا

پھر برائے رخصتیِ عاقلا
عورتون کا گھر مین اِک مجمع ہوا

جس مین اُستانی کا تھا سب اہتمام
حُسن و خوبی سے پسند خاص و عام

جو کہ مجمع کا مقامِ صدر تھا
اک وجب اونچا تھا گدا وہان بچھا

اُسکے اُوپر تھا نہایت خوشنما
توشک و تکیہ زری کے کام کا

عاقلہ کی سب عروسی کر کے شان
عورتون نے لا کے بٹھلایا وہان

زیبِ تن تھا جو لباسِ قیمتی
اُسکو مکتب سے ملا تھا واقعی

ایک بغل کو عاقلہ کی بیٹھی مان
ایک کو خاتونِ قاضی نوجوان

جو خواتینِ معظّم اور تھین
رونق افزا ہر طرف کو ہوگئین

لڑکیان مکتب کی بھی باکرّ و فر
ایک جانب کو ہوئین وہان جلوہ گر

بی بیون کا ساری مجمع جب ہوا
تو یہہ تب خاتونِ قاضی نی کیا

ہوگئے اِستادہ وہان باعز و شان
رخصتی مضمون کیا سب سے بیان

مضمونِ رخصتیِ عاقلہ زبانی خاتونِ قاضیِ شہر

کرکے پہلے حمد و شکرِ حق ادا — عاقلہ اور اسکی ماں کو برملا

دی مبارکباد اُس خاتون نے — اپنی اور سب بی بیوں کی سمت سے

بی بیوں سے ساری کرکے پھر خطاب — یوں بیان کرنے لگی وہ باحجاب

عمرِ انسان کی خدائے پاک نے — چار حصّے اسطرح سے ہیں کئے

پہلا حصّہ محض اک بچپن کا ہی — جسکو بیہوشی میں کرتا ہی وہ طے

اُسمیں ہوتا ہی وہ بے عقل و تمیز — کھیل کی چیزونکو رکھتا ہے عزیز

بات ہی اچھی کوئی یا ہے بُری — کچھ سمجھ اُسکو نہیں ہوتی کبھی

اس زمانے کو اگر کیجے خیال — تو نہایت ہونگے اُسکے پانچ سال

آگے چلکر اس سے جب وہ ذی ہمم — دوسرے حصّہ میں رکھتا ہی قدم

تو اُسے آتے ہیں تب ہوش و حواس — عقل بڑھنی لگتی ہی پھر بقیاس

شُدھ بُدھ اُسکو ہوتی ہی سر باتکی — کرتا ہی تحصیلِ علم و فن کی بھی

جس زمانے تک کہ رہتا ہی یہ حال — انتہائی ہونگے اُسکی بیس سال

تیسرے حصّہ میں جب آتا ہی سن — ہوتے ہیں اُسکی جوانی کی یہ دن

کرتا ہی اپنی ترقی بے شمار — ہوتا ہی آزاد اور ذی اختیار

علم کی تحصیل سے پاکر فراغ — اسطرح ہوتا ہی دلمیں باغ باغ

دیکھکر یہہ طور اُسکے والدین
گر وہ لڑکا ہے تو بنتا ہی میان
اب جو محکومی کی حالت اُسکی تھی
تب سمجھ لیتے ہین یہان باپ بھی
جتنا اِسکا ہمیہ فرض عین تھا
حکمِ حق سے پرورش ہمنے کیا
علم حاصل کرکے جب فارغ ہوا
فرض ہی اب اپیہ خود باصد تلاش
عزّت و حُرمت بڑھائی روز و شب
جتنے ہین خویش و عزیز و اقربا
سمجھے آیندہ یہہ ہو کر شادمان
مطمئن ہوا اِسکا دل ہر طرح پر
حصّہ جو تھا ہی جو آخر عُمر کا
ضعف ہوتا ہی طبیعت مین عجب
ڈھیلے پڑ جاتے ہین اُسکی سب قوےٰ ہی
ہوتی ہی دنیا سے نفرت بھی کمال
ساز و سامانِ سفر مین رات دن

عقد کر دیتے ہین باصد زیب و زین
اور جو لڑکی ہی تو بی بی شادمان
عقد ہونیسے وہ سب جاتی رہی
ہمکو بھی حاصل سُبکدوشی ہوئی
ہو گیا وہ فضلِ خالق سے ادا
لکھنا پڑھنا بھی سکھایا خوب سا
تو پھر اِسکا عقد ہمنے کر دیا
دہر مین پیدا کرے اپنی مُعاش
شاد اہلِ قوم ہون جسکے سبب
رسمِ اہل جُلکری اُنسے سوا
آپ کو سردارِ اہلِ خاندان
عمر سب عیش و خوشی مین ہو بسر
بس وہ سب پیری ضعیفی کا رہا
حوصلے بھی پست ہو جاتی ہین سب
ڈھونڈتا ہے مرضئ ربِّ ہُدیٰ
آخرت کا رہنا ہی ہر دم خیال
رہتا ہی مصروف وہ مردِ مُسِن

پس سنو اب غور سے ای عاقلا / میرا اس تقریر سے مطلب ہے کیا

آپ کا ہم سب پہ جتنا فرض تھا / کر دیا اسوقت تک ہمنے ادا

یعنی پالا آپ کو باصد جفا / علم و فن کو بھی سکھایا خوب سا

خوبیٔ تقدیر سے انجام کار / آپ لڑکی ہو گئین اک ہونہار

آپ کی یہہ شہرت و عزت ہوئی / آکے خود اک شاہ نے درخواست کی

رخصتی مضمون ہے اب ای نیک پے / گو کہ ہم لوگون کی چھاتی پھٹتی ہی

پر یہہ مجبوری کا ہی سبکو مقام / کیونکہ دنیا کی یہی ہی رسم عام

ابتدا سے آجتک اے دلربا / آپکو آغوش الفت مین رکھا

اک ہوا اسکو زمانہ منقضی / بست سالہ جسکی مدت ہو گئی

زینہار اس درمیان مین اک ذرا / اپنی پہلو سے نہ رکھتے تھے جدا

آپکے کھانے پہننے کی بڑی / روز و شب ہر لحظہ ہمکو فکر تھی

ایک ساعت بھی نہ دیکھا گر کبھی / تو نہایت ہوتا تھا بے چین جی

ڈھونڈھ کر فوراً اوٹھا لیتے تھے ہم / پیار سے چھاتی لگا لیتے تھے ہم

یا وہ دن آج آیا ہی اے نیک بخت / جسمین ہم چھاتی پہ رکھکر سنگ سخت

آپکو کرکے جدا آغوش سے / کرتے ہین رخصت ہمیشہ کیلئے

اس بیان کو سنکے ساری بی بیان / ہوگئین اسدرجہ پر درد و فغان

تھم سکی رقت نہ اک سے زینہار / خود بخود رونے لگین بے اختیار

عاقلہ بھی جوشِ الفت کی سبب
یہ بیان سُنکر ہوئی مضطر عجب

کچھ نہ تھا اُسکو عروسی کا خیال
رو رہی تھی اپنی گھونگٹ مین کمال

دیکھکر خاتونِ قاضی یہہ سمان
یون ہوئین آگے کو بہرطبِ اللسان

عاقلہ موقع یہہ رونے کا نہین
بلکہ ہے جاے مسرت بالیقین

آپکے اور ہم سبھون کے واسطے
خالقِ عالم کے لطف و فضل سے

ہے یہین اسواسطے جائی خوشی
سب فرائض سے سبکدوشی ہوئی

آپکو یون ہے خوشی کا یہہ مقام
ہوتی ہین آزاد آپ اب لاکلام

گذری جو مان باپ کے گھر زندگی ✣
تھی وہ حالت آپکی محکومی کی

اب نئے اک گھر کی باطرزِ نکو ✣
جا کے خود مختار مالک بنتی ہو ✣

ہین عزیز آپ ہم سبھونکی تونہال
اسلیئے ہم لوگ خوش ہوکر کمال

دیتے ہین سنو جوڑے اِسدم رخصتی
گو کہ یہ لائق نہین ہین آپ کی

ان سبھو نمین جو تکلف ہی سوا
آپ کو اِسدم پنہایا جائیگا

بی بیون نے سنتی ہی اس باتکے
اُنمین سی اک جوڑا پہنایا اُسے

ہار پھولون کا گلے مین ڈال کر
اک کیا سہرہ طلائی زیبِ سر

ساری رسمون سے فراغت جب ہوئی
تو جہیز آیا نکلکر اُس گھڑی

جتنے جوڑے بیش قیمت آئی تھے
بی بیونکو سب وہ دِکھلائی گئے

بعد اِسکے اپنی اپنی جاے پر
بی بیان ساری ہوئین جب جلوہ گر

تو پھر اُستانی نے اُٹھکر اُسگھڑی
اِک نئے مضمون سے تقریر کی

قیمتی جوڑے بھی دو اُسدم دیئے
مدرسے کی لڑکیون کی سمت سے

دفعتاً جو ہوگیا پھر وقتِ شام
تو ہوئی برخاستہ مجلس تمام

صبح کو پھر اہتمامِ رخصتی
ہر طرف ہونیلگا باصد خوشی

بےشمار اسباب و سامانِ جہیز
ہاتی اور گھوڑے ہزارون تند و تیز

لونڈیان کچھ خیمہ ہاے زرنگار
بے بہا تحفے جواہر بےشمار

دیکے سب کچھ عاقلہ کو بہرِ نام
کردیا رخصت بعزّ و احتشام ❊

بعد ازان شاہِ بخارا نامدار
کرکے دولہن کو محافے مین سوار

اپنی فوج و کُل براتی لیکے سات
سب سے وہان رخصت ہوا باصد صفات

راستے مین کچھ دنون ہو کر روان
پہنچا دار السلطنت مین ناگہان

سب وزیران و امیرانِ کلان
پیشوائی کرکے باصد عزّ و شان

دھوم سے لاے سواری شاہکی
تا درِ دولت بافراطِ خوشی

آکے سب شہزادیان اور بیگمات
لیگئین گھر مین دولہن کو ہاتون ہات

پھر مراسم بھی ادا سارے کئے
حسب دستور و رواجِ مُلک کے

جوش کچھ ایسا تھا اِس تقریب کا
جشن سارے مُلک مین ہفتون رہا

شہزادی عاقلہ کی طرزِ معاشرت سسرال مین

عاقلہ کچھ ایسی تھی صاحب جمال — مہر کا ہوتا تھا جسے احتمال
چہرۂ و بشرہ پہ اُسکے روز و شب — اِک ذہانت اور متانت کی سبب
ایسا کچھ تیزی سے جلوہ تھا عیان — جس سے داخل ہوتے ہی شاہی مکان
ماہِ تابان کی طرح روشن ہوا — دیکھکر سب کو اچنبا ہو گیا
سب کی سب شہزادیان اور بیگمات — سارے نوّابون امیرونکی بنات
رہتی تھین حاضر محل مین اس سبب — دیکھین تا دولہن کے وہ برتاؤ سب
کیسا دستور العمل دن رات ہے — کسطرح پابندئ اوقات ہے
کیسی ہے تقریر و طرزِ گفتگو — اچھی عادت کی ہے یا ہے تندخو
بیٹھنے اوٹھنے کا کیا ہے اسکا طور — عادتِ انصاف ہے یا خوئے جور
عاقلہ لڑکی تھی زیرک اور فہیم — باتمیز و نیک و سنجیدہ سلیم
شاہ سے معلوم اُسنے کر لیا — حال پردے پردے ہی مین ایک ایک کا
خاندان و خاندانی حال سب — رشتے کی تفصیل نام اور کُل نسب
اب جو آتین ملنے باصد عزّ و شان — خاندانِ شاہ کی شہزادیان
اُنسے اظہارِ خوشی کرتی کمال — اور تکریم و تواضع حسبِ حال
تھین سوا منظور جنکی خاطرین — پُر تکلّف کرتی اُن کی دعوتین
بیٹھکر ساتھہ اُنکے دسترخوان پر — نوش خاصہ کرتی خود وہ ذی ہنر
پر رئیسون یا امیرونسے کبھی — بی بی سے ملنے کو اگر آتی کوئی

تو وہ پہلے لیتی اذن حاضری   تب کہین ملنے کی نوبت ہوتی تھی
یہہ نہ تھا مقدور فرطِ رعب سے   بے اجازت بیٹھ جاے آنکے
گر اِشارہ کرتی اُسکو عاقلہ   تو مودّب بیٹھتی تھی ایک جا
پوچھکر اُسکا مزاج و حال سب   پوچھتی پھر اُسسے آنیکا سبب
گر کوئی معقول باعث ہوتا تھا   تو پھر اُسکی کرتی عزّت بھی سوا
پر بہت باتین نہ کرتی تھی کبھی   چند ساعت بعد رخصت کرتی تھی
یہ نہ قدرت تھی کنیزون کو ذری   پاس بے کام و طلب ہوتین کھڑی
کام اپنا سب معیّن وقت پر   خود بخود کر لیتی تھین وہ ذی ہنر
حکم کی اُنکو نہ حاجت ہوتی تھی   نہ ہدایت کی ضرورت ہوتی تھی
وقت و حاجت کام اور سب چیزونکا   رکھتی تھین ملحوظ خود ہی وہ سدا
عاقلہ کے کام جو تھے روز کے   کرتی تھی پابندیِ اوقات سے
صبح اوٹھکر غسل کرکے پیشتر   کرتی اِک جوڑا شہانا زیب بر
پھر نمازِ صبح بھی کرکے ادا   کرتی تھی میوونکا اوّل ناشتا
بعد ازان آتی تھین جو شہزادیان   یا کہ دیگر عورتین ملنے کو وہان
قاعدے سے مِلکے سب سے باطرب   کرتی تھی سیرِ کتب وہ خوش لقب
پھر قرینے سے شہ والا کے ساتھ   نوش خاصہ کرکے وہ عالی صفات
دو بجے تک عیش و عشرت کرتی تھی   شاہ کے ہمراہ راحت کرتی تھی

اٹھکے پھر ظہرین کی پڑھکر نماز
میوے کچھ کھاتی تھی پھر وہ پاکباز
بعد ازان کرتی کتب بینی کمال
دس بجے شب تک وہ بی بی نیکفال
پھر ادا کرکے نمازِ مغربین
خوابِ راحت کرتی با آرام وچین

عاقلہ نے شاہ کے کامونکو پابندیٔ اوقات کے ساتھہ قائم کیا

بادشہ جو آدمی تھا نوجوان
رہتا تھا اکثر محل کے درمیان
عاقلہ دلشکنیٔ شہ کے سبب
کچھ نہ اسمین کھولتی تھی اپنے لب
اپنے دلمین پر وہ کرتی تھی خیال
عیش مین رہتا ہی شہ ہر دم کمال
سلطنت کی کل امور و انتظام
ہر طرح کی داد فریادِ عوام
اسکی غفلت سی معطل ہین ضرور
آیا ہوگا لازمی سب مین فتور
با مروت گو تھی وہ بے اشتباہ
پر تھی شوہر کی بھی دلسے خیرخواہ
اسلئے اکدن جو شاہِ خوشخصال
شاد و خورم ساتھہ اسکے تھا کمال
نرمی و الفت سی تب وہ نیک خو
شاہ سے کرنے لگی یہہ گفتگو
وا درسیان آجکل شاہِ متین
دائرِ اجلاس ہین کچھہ یا نہین
سُنکے وہ بولا کہ ہان دائر تو ہین
پوچھتی ہین آپ کیون حیران ہو کہین

بولی موجود ہین مسلین جسقدر
کیا دکھا سکتے ہو مجکو اک نظر

بولا ہان کیون ہین دکھا سکتا نہین
بولی تو منگوائیے اِسدم یہین

اُسنے حکم اِک میر منشی کو لکھا
اور اُسیدم ساری مسلین وہین منگا

عاقلہ نے دیکھا اُنکو جب بغور
تو یہی ظاہر ہوا اُن سبکا طور

کچھ مکمّل اونہین ہین باضابطہ
پڑی ہین اک عرصے سی وہ بےفیصلہ

کام باقی کچھ رہا ہے بعض ہین
کچھ مین رکھّی ہین ابھی درخواستین

سال بھر سے جنمین دائر تھی کوئی
تھی سہ ماہی اور ششماہی کوئی

عاقلہ نے بادشہ سے تب کہا
دیکھنے سے انکے یہ ظاہر ہوا

بعض ہین کچھ کام باقی ہے ابھی
بعض عرصے سے پڑی ہین مُلتوی

ہین مُرتب کچھ جو پوری طور سے
تو ہین بے احکام وتجویزات کے

آپ از راہ کرم اسے نامدار
باعثِ تاخیر کیجے آشکار

ہو کے نادم تب وہ شہ کہنے لگا
آپ کا فرمانا بیشک ہی بجا

اِنمین جتنی مسلین ہین بے فیصلہ
جلد مین کردونگا اُنکا تکملہ

پر جو دائر سال کے اندر کی ہین
کیا کرون اُنکا ابھی سی فکر مین

بولی مُدّت ہی بہت یکسالہ بھی
دیکھئے گر آپ ہرج مدّعی

روز مرّہ اور ہوگا دائرہ ✣ ✣
ہوگی کثرت استغاثونکی سوا

جنکی کثرت سے یہ نکلیگا مآل
آپ کو طے کرنا ہوئیگا محال

ہی مناسب اب کہ غفلت چھوڑ کر — کام سب نبٹائیے گا جلد تر

بولا اب ہین کر کے محنت اختیار — طے کرون گا کام سارا ایکبار

بولی محنت یہ کیجئے گر شاقہ — تو طبیعت ہو گی بیشک بدمزہ

اسلئے یہہ راے ناقص ہی مری — گر کرین تسلیم اسکو آپ بھی

روز مرہ کام جتنے کیجئے — ہون وہ سب پابندیِ اوقات سے

روز طے ہوتے رہینگے کام بھی — اور طبیعت بھی نہ کچھ گھبرائیگی

بولا ممنون ہونگا مین اے نیک خو — گر مرے کامونکی نگرانی رکھو

اک مجھے پابندیِ اوقات کا — آپ دستور العمل بھی دین بنا

عاقلہ یہہ سنکے بولی شاہ سے — آپ کچھ رنجیدہ شاید ہو گئے

میرا یہہ مطلب نتھا اے ذی فنون — آپ کے کامون کی نگران مین ہون

پر مین غافل رہنا بیشک آپ کا — ایک ساعت بھی سمجھتی ہون برا

بولا وہ ہین تو نہایت خوش ہوا — کیونکہ غفلت سے مجھے چونکا دیا

آپ کامون کی مرے بنکر مشیر — دیتی ہین مجکو صلاحین بے نظیر

اسنے یہہ سنکر مرتب کر دیا — شاہ کو دستور عمل اوقات کا

دستور العمل مجوزہ عاقلہ براے شاہ دیجاہ

پہلے اوٹھکر صبح کو اے حق شناس — غسل کر کے کیجیے تبدیل لباس

بعدہ کیجے ادا حق کی نماز — بارجوعِ قلب و با راز و نیاز

قلعہ مین پھر اسپ پر ہو کر سوار — دیکھئے فوجی قواعد کی بہار

سات بجنے تک وہان کرکے قیام — افسرون کی عرضیان سنئے تمام

ہوئین جو جو فوج کے کارِ اہم — کیجیے سب عدل سے طی یک قلم

دو بجے پھر قلعہ سے ہو کر روان — لائیے آہستہ اسپ خوش عنان

دیکھتے سب شہر کا طرز و ہنر — سنتے حالاتِ رعایا سر بسر

نو بجے ایوان مین داخل ہون شتاب — کرلین تا کچھ استراحت بھی جناب

سیّوم خاصہ نوش کرکے دس بجے — کمرۂ شاہی مین داخل ہوجیے

کیجئے وہان اولاً دربارِ خاص — تختِ شاہی پر بطرزِ اختصاص

تا وزیرانِ ممالک ذی حشم — کُل اموراتِ ضروری و اہم

پیش کرکے آپکے اجلاس مین — حکمِ ناطق آپ کا حاصل کرین

لیکن انکو آپ اُسدم حکم دین — جب ہر اک پہلو سمجھ لین سوچ لین

ہے مناسب کرکے انکو بھی مشیر — لیلین استصوابِ رائے ہر وزیر

بعدہ سالی و ملکی انتظام — افسرون کا طور و طرزِ اہتمام

کاغذاتِ مرسلہ کو دیکھکے — اپنے دل مین ہر طرح جانچئے

عرضیان اور سب کوائف عام بھی — ناظمان و حاکمانِ ملک کی

ہر طرح گہری نظر سے دیکھئے — تا کہ حسن و قبح ان سب کا کھلے

پائیے جسمین خطا کا کچھ سبب | کیجیے اُس افسر سے کیفیت طلب

کام جسکا اچھا ہو ہر طور سے | تو بقدرِ حیثیت اُس کام کے

کیجیے اُس حاکم کا عہدہ مستند | یا کہ خوشنودی کی دیجیے اک سند

یا خطاب عمدہ عنایت کیجیے | یا کہ کچھ انعام اُسکو دیجیے

جو سفیرانِ سلاطینِ دگر | حاضرِ دربار ہون با کرّ و فر

اُنکے پرچے یا زبانی عرضیان | آپ سُنیے غور سے با عزّ و شان

اس سے سب شاہونکا قصد و انتظام | آپ کو معلوم ہوگا لا کلام

گر کوئی قابل توجہ امر ہو | اُسمین نازیبا ہے غفلت آپکو

مشورہ سے کر وزیروں سے تمام | کیجیے اُسکا مناسب انتظام

چوتھے جب بجکر ہون بارہ بھی تمام | اُسگھڑی فرمائیے دربارِ عام

جسمین سب شہزادہ و نام آوران | اور نوّاب و امیرانِ کلان ✣

مُلک کے باشندے ایسے لوگ بھی | جنکو درباری اجازت ہو ملی

آرزو مندِ زیارت آئینگے | نذر و تحفے ہر طرح کے لائینگے

آپ با خُلق و رعایا پروری | کیجیے برتاو سب سے اُسگھڑی

جیسی بھی جسکی لیاقت پائیے | قدر اُسکی ویسی ہی فرمائیے

گر مناسب ہوئی موقع ایجناب | تو عطا کیجیے رئیسونکو خطاب

پانچوین جب ایک بجکر ہو تمام | کیجیے برخاستہ دربارِ عام

مسجد شاہی مین جاکر بانیاز ‏ — پڑھیئے گا ظہرین کی دونون نماز
پھر عدالت کے مکانین آئیکے — شان سے اجلاس اپنا کیجئے
وہانپہ عمّال اور فریادی تمام — نائبان و میر منشی خوش کلام
اپنے اپنے عہدہ و منصب پہ سب — ہوینگے موجود بے شور و شغب
نائب اُٹھکر استغاثے بی طلب — لائیگا پیشی مین نمبروار سب
آپ تب فکر و توجّہ خاص سے — ہر تنازع کی سماعت کیجئے
ہونگے جو اظہار ہر دو سمت سے — لکھیگا وہ میر منشی سامنے
پاسے جب ہر استغاثہ تکملہ — پوری تحقیقات سے باضابطہ
تو وہین لکھکر بہ طرز بے نظیر — حکم بھی اُسکا سُنا دیجے اخیر
چار بجلین جب تو ای عالی دوَل — اس پہ چھٹے نمبر پہ کیجے پھر عمل
ختم کرکے اپنا اجلاس عظیم — اُٹھکے وہانسے آئی بخوف و بیم
کیجئے پھر سیر باغ و سبزہ زار — دیکھئے قدرت کی جلوہ کی بہار
ساتوین بج جائین جب شام کے — داخل ایوان شاہی ہوجیئے
خود وضو کرکے بطرز خاصتین — پھر ادا کیجے نماز مغربین
بعدہٗ سیر کتب کیجے تمام — دیکھئے اخبار ساری خاص و عام
آٹھوین گھڑیالمین جب دس بجین — بند تب شغل کتب بینی کرین
نوش کرکے خاصۂ خوش ذائقہ — چہل قدمی کیجیے پھر باضمہ

بعد اسکے شاہِ عالی ذی فرح — ہون نوین نمبر کے عامل اسطرح

آنکہ آرام گاہِ خاص مین — غم مستبدل عیش و راحت سے کرین

دیکھا دستورِ عمل یہہ جب گھڑی — تو ہوئی بے انتہا شہ کو خوشی

تھین تمام اسمین جو پندِ سودمند — اِسلئے وِیسے اُسے آیا پسند

ہوگیا پابند وہ اوقات کا — اُسپہ روزانہ عمل کرتا رہا

انتظامِ سلطنت

عاقلہ جب تک عروسی مین رہی — رسمِ دنیا کے سبب خاموش تھی

کب تھا انسب ایسی حالت مین اُسے — جو امورِ سلطنت مین دخل دے

پر یہہ ایسی تھی فہیم و خوش نصیب — رکھتی تھی ہردم خیالاتِ عجیب

اندر اندر ہی دماغِ پاک سے — انتظامِ سلطنت پیچیدہ تھے

کہتی تھی اللہ میری کر مدد — ہون امورِ سلطنت سے نابلد

کسطرح ہوتا ہے مُلکی انتظام — نقص کیا کیا اُسمین ہین بہرِ عوام

ہین عدالتہائے مُلکی کسقدر — ضابطے اُنکے ہین کس کس نہج پر

مملکت کے عاملانِ بیبدل — کتنے ہین کیا اُنکا ہی طرزِ عمل

ہوتی ہے جو جمع سرکاری وصول — کم ہی کچھ یا ہی زیادہ بے اصول

رقبہ ہائے مُلک کی وسعت ہی کیا — حفظ و امنِ خلق کی حالت ہی کیا

کیسا یہان تعلیم کا دستور ہے — ہے خزانہ خالی یا معمور ہے
الغرض ایسی ہی باتین پر مآل — سوچتی رہتی تھی وہ عالی خیال
رفتہ رفتہ جب عروسی کا حجاب — کم ہوا اُسکا بہ طرزِ لاجواب
پاکے خوش خوش ایکدن سلطانکو — عرض یون کرنے لگی ای نیک خو
ہین جو دربارِ امورِ مملکت — آپ سے پوچھون زراہِ منفعت
تو بتانے مین کچھ اُسکے درگذر — آپ فرماینگے کیا ای ذی ہنر
بولا وہ ایسا نہ ہوگا لاکلام — بلکہ مین ہون گا نہایت شادکام
کیونکہ استفسار اور دخل آپکا — کچھ فوائد پر ہی مبنی ہوے گا
بولی وہ اچھا تو اک جغرافیا — اور اُسکے ساتھ نقشہ ملک کا
مجکو اسدم آپ منگوا دیجئے — تا کرون مین اخذ اُنکو دیکھکے
ملک کی رقبہ کی کیا تعداد ہے — کم ہے آبادی کہ کچھ ایزاد ہے
ہین ریاست با اطاعت کسقدر — کتنی ہین خودسر زراہِ شور و شر
ملک کی مردم شماری کتنی ہے — ہر جگہ کیا کیا ہین یہان مشہور شے
آمدِ سالانہ کتنی ہے تمام — کسقدر خرچ و بچت ہی ہر مقام
ہوگئے نادم شہ اُس سے تب کہا — ملک کا نقشہ ہے نہ جغرافیا
مین بتا سکتا نہین یہ سب امور — قابلِ اطمینان کے ای ذی شعور
کیونکہ جانچ اِن سب کی تا ایندم کبھی — خرچ سے بھی تو نہین ممکن ہوئی

آپ نے پوچھے ہین جتنے یہہ امور ‌ ‌ ‌ ہان بتا سکتا ہون انہین یہہ ضرور

اسقدر تابع ریاست ہین تمام ‌ ‌ ‌ اتنی خود مختار ہین بے انتظام

آمد سالانہ یہہ ہے ملک کی ‌ ‌ ‌ اسقدر خرچ و بچت ہے واقعی

بولی تب افسوس سے وہ خوشخصال ‌ ‌ ‌ نقشہ و جغرافیہ سے کھلتا حال

جب نہین دونو یہہ شے ای نیکنام ‌ ‌ ‌ تو کھلے صحت سی کیا حال تمام

بولا اسدم شہ نہین دونون یہہ گو ‌ ‌ ‌ ہے حصول آمد معقول تو

ہے یہی اصلی غرض اور مدعا ‌ ‌ ‌ چاہیئے کیا ہمکو اور اسکے سوا

بولی وہ ہان حاصل آمد تو ہے ‌ ‌ ‌ پر یقین کسطرح اسکا شہ کو ہے

آتی ہے جتنی وہی ہے واقعی ‌ ‌ ‌ یا تغلب کے سبب سے کچھہ کمی

شاہ حیرت سے ہوا تب ہمکلام ‌ ‌ ‌ واقعی لازم ہے اسکا انتظام

آپ چونکہ ہر طرح ہشیار ہین ‌ ‌ ‌ اسلئے اولی سمجھتا ہون یہہ مین

کرکے آپ تکلیف و محنت آپ ہی ‌ ‌ ‌ جلد کیجے بند و بست اس کا کوئی

گر اعانت آپ کو درکار ہو * ‌ ‌ ‌ ہر طرح موجود ہون امداد کو

بولی وہ اچھا جہانتک ای حضور ‌ ‌ ‌ عقل کی ہوگی رسائی بی قصور

تو وہان تک برامید فضل رب ‌ ‌ ‌ دونگی مین اس کام کو انجام اب

بعدہٗ پھر عاقلہ نے سوچکر ‌ ‌ ‌ اک مکان بنوایا طرز خاص پر

حسن تدبیرات سے با اہتمام ‌ ‌ ‌ غور گھر جسکا رکھا تھا اسنے نام

اسمین تاریخی کتابین جمع کین
تھین جو ساری عقلمندون نے لکھین

درج تھے جنمین تجرباتِ تمام
اور ضوابطہائی مدن و انتظام

خاص وقت ایسا مقرر اِک کیا
جسمین مطلب اور کاموسنے تھا

روز مرّہ اُس معیّن وقت پر
غور گھر مین سب اکیلے بیٹھکر

سلطنت کے انتظامی سب امور
سوچا کرتی عقل سے وہ ذی شعور

کچھ دنون مین سب کتابین دیکھکے
انتخاب اُسنے کیئے کچھ ضابطے

پھر جدا گانہ لکھا اِک ضابطہ
ہر مد و ہر محکمے ہر صیغے کا

لکھ چکی جب وہ بجاہ و میمنت
ضابطے سارے برائے مملکت

تو کیا یون انتظام اُسنے شروع
دل توجہ خاص سے کر کے رجوع

تیاریِ نقشہ جاتِ مُلک بذریعہ انجینران

شاہ سے لیکر اعانت اور راے
جابجا سے نامی انجینر بلاے

جو بڑے زیرک تجربہ کار تھے
کام مین اپنے بہت ہشیار تھے

جانتے تھے مُلک کا جغرافیا
نقشہ و کارِ مساحت خوب یا

پھر معزز اِک جماعت بھی رکھی
افسرانِ آزمودہ کار کی

تھے یہ ساری منتظم اور خیر خواہ
کام مین بھی مستعد بے اشتباہ

یہ کیا تھا اُنکا عزّو احتشام
سبکی کین معقول تنخواہین تمام

پھر بماتحتِ جماعت یہہ دیا — حکم سب انجنیرون کو بُلا
پھر کے ہمراہِ جماعت صبح و شام — کُل قلمرو مین ہماری ہر مقام
ایسا اِک نقشہ بناؤ مُلک کا — جسمین کُل چیزونکا ظاہر ہو پتا
سب بڑی آبادیان پایۂ او جاڑ — نامی نامی جھیل و دریا یا پہاڑ
ریاستین ماتحت و خود مختار سب — ہون حدود و سمت سے اظہار سب
فاصلہ شہرون کا بھی ہو سب لکھا — ہو مگر رنگ و نشان ہر چیز کا
ساتھ ہی نقشہ کے باصدق و صفا — ایسا ہو تیار اِک جغرافیا
جسمین اُس نقشہ کی سب چیزونکی عام — درج حالاتِ ضروری ہون تمام
مختصر ہر شہر کا ہو حال سب — اُسکے باشندون کا بھی احوال سب
جو ہون چیزین ہر جگہہ کی یادگار — اُنکی کیفیت بھی ہو سب آشکار
جسقدر مشہور و نامی ہین مقام — اُنکا ہو تشریح سے حال تمام
چار جانب تخت گہ سے تا حدود — ہو مسلسل فصل شہرونکا نمود
مُلک ہین جتنے حدونکے ملحقات — نام ہر اِک کا ہو اسمِ شہ کے ساتھ
سنتے ہی یہ جتنے انجنیر وہ تھے — وہانسے ہمراہِ جماعت چلدئے
تھوڑے عرصہ مین بہ فضلِ ذاتِ رب — ہر جگہہ گشت و مساحت کر کے سب
مُلک کا نقشہ مع جغرافیہ — سب نے صحت سے مرتب کر لیا
پھر حضورِ عاقلہ مین آن کے — بے تامّل پیش وہ نون کر دئے

عاقلہ نے خوب اُنکو جانچکر | سیکو بخشا شاہو کر مال وزر

جدید انتظام ضلع و پرگنہ وغیرہ و تشخیص مالگذاری سرکار

بعدہٗ اُسنے بڑا اک محکما | ملک مین اسواسطے قائم کیا
تا وہ قریون پرگنون اضلاع کے | بندوبستی کام کو انجام دے
جتنے تھے انجنیئر و افسر تمام | سیکو اُسنے یہہ دیا تھا حکم عام
جا کے ہر یک ضلع مین ہو منتظم | ایک انجنیئر کے ساتھہ اک مہتمم
ہاں یہی ہر مہتمم کا فرضِ عین | منتظم ہو ضلع کا بازیب و زین
جو بڑا وہان شہر ہو مشہورِ عام | اُسکو وہ قائم کرے صدرِ مقام
رقبہ اُسکے ضلع کا ہو جسقدر | منقسم اُسکو کرے کچھہ حصّون پر
حصّے کرکے پرگنون سے نامزد | نام ہر یک کا رکھے بہرِ سند
حسبِ پرتۂ آئین جو دیہات بھی | پرگنے کے تحت مین کردے سبھی
پرگنے قرئے ہون جتنے ضلع وار | سب کی فہرستین لکھائے ایکبار
ہے یہہ انجنیئر کا کارِ منصبی | مہتمم سے رائے لے ہر کام کی
زیرِ نگرانی و زیرِ اہتمام | ہر جگہہ نقشہ کشون سے لیکے کام
نقشے شہرون پرگنون دیہات کے | جانچکر کھچوائے وہ ہر طرح سے
اسطرح کھچوائے نقشہ شہر کا | جسمین سب چیزونکا وضع انکے ہو پتا

جیسے افتادہ زمینین یا مکان ٭
ضلع کا اسطور سے نقشہ کہنچے
ریاستین سٹرکین علاقے پرگنے
اک نشانِ خاص سے ہون سب نئے
پرگنے کے نقشہ مین بھی ہو بنا
نہر و دریا راستونکا بھی وجود
نقشۂ موضع کھچے اسطور سے
جو ہین اقسامِ اراضیات سب
چشمے یا تالاب و آبادی تمام
نام و نمبر سبکا اسمین ہو لکھا
سب یہہ نقشے اور فہرستین تمام
تو ہمین سب مہتمم اضلاع کے
الغرض احکام یہہ سنکر تمام
بعد چندے جبکہ یا حسن و صفات
تو ہر افسر نے برائے انتفاع
ڈاک سے یہہ اطلاعین پا کے سب
ملک کا اک انتظامی محکما

محکمے سٹرکین عماراتِ کلان
جسمین دریا کوہ و جنگل راستے
سبکی سمتین اور حدود و فاصلے
تا نہ دقت دیکھنے مین کچھ پڑے
سب حدود و فاصلہ دیہات کا
حسن و صحت سے سب اسمین ہو نمود
خاص ہون جسمین نشان ہر چیز کے
شجر و مزروعہ و باغات سب
پرتی و بنجر کھتیلی جھوڑ خام
فرق ہو اسمین نہ کچھ بھی مطلقا
پائین سب اضلاع کی جب اختتام
اطلاعین بھیجین فوراً ڈاک سے
سب نے جا جا کر کیا اجرائے کام
بنگئین فہرستین اور سب نقشہ جات
عاقلہ کو بھیجی ان کی اطلاع
انتظام اسنے کیا اک یہہ عجب
پہلے سے جو مستقل حالت مین تھا

جتنے تھے اُسکے معزز عہدہ دار ‌ سبکو یہہ احکام بھیجے ایکبار
بندوبستی کام کو ہر ضلع مین ‌ اپنی نگرانی مین قائم اب کرین
معتمد اشخاص رکھکر بے شمار ‌ بھیجدین حسب مراتب ضلع دار
پر ہین جتنے مہتمم اضلاع مین ‌ کام ماتحتی مین اُنکی سب کرین
وہ مگر انجام دیوین جتنا کام ‌ ہو قواعد کے بموجب ہی تمام
جو کہ نافذ ہین براے بندوبست ‌ اُنکا ہی پابند بالا ہو کہ پست
حسب احکام الغرض حکّام کا ‌ محکمے سے جب تقرّر ہو گیا
تو ہر اک نے برطبق قانون کے ‌ بندوبست اسطور سے جاکر گئے
پہلے کچھ عمّال کا اک محکما ‌ اپنے اپنے ضلع مین قائم کیا
پرگنون مین سارے اپنے ماسوا ‌ ایک اک ماتحت حاکم بھی رکھا
بعد ازان اُنکے ذریعے سے تمام ‌ ہو گئے سب قریونمین پیمائش کا کام
قسم و تعدادِ اراضیات کی ‌ بنگئین فہرستین سب دیہات کی
جنس بھی اُسمین ہر اک لکھّی گئی ‌ کاشتکارون مالکون کے نام کی
جمعبندی جانچکر ہر گانٔون کی ‌ حیثیتہاے اراضی پر بنی
مندرج تھا جسمین با نام و نشان ‌ جمع سرکاری و تعدادِ لگان
الغرض یہہ بندوبستی سارا کام ‌ پا گیا اضلاع مین جب اختتام
تو تب اُسکی اطلاعین سربسر ‌ عاقلہ کے پاس آئین بے خطر

پھر قوانین اُسنے کچھ جاری کئے
ملک مین اپنی لگان و جمع کے

بھیجے سب قریون مین بھی یہ اشتہار
اہل عملہ سے لکھا کر بے شمار

جمع سرکاری بحسب بندوبست
سب پہ ہو واجب وہ بالا ہو کہ پست

ہین زمیندار و تعلق دار جو
حکم آیندہ یہہ ہی اون لوگون کو

جمع سرکاری وہ ہر تحصیل مین
داخل ایام مقرر پر کرین

گر کسی نے برخلاف اسکے کیا
اوسپہ قانونی عمل پھر ہوے گا

انتظام محکمہ ہاے مالی و ملکی

عاقلہ کیا تھی عقیل و ہوشیار
پھر وزیر خاص رکھے اُسنے چار

بہر امن و انتظام مملکت
جنکے تھے یہہ عہدہ ہاے مرتب

ایک جنگی انتظامی ایک تھا
ایک مالی اور ملکی ایک تھا

تھا جو اُن چارون مین جنگی اک وزیر
تھے اُسے یہہ اختیارات کثیر

فوج جنگی کا وہ کرتا انتظام
اور صلح و جنگ کا بھی اہتمام

پر وزیر انتظامی لا کلام
انتظامی تھے جسے سب ملکے کام

دفع کرتا تھا بغاوت ملک کی
اور جرائم کی بھی مسدودی سبھی

تحت و قبضے مین وزیر مال کے
سب خزانہ اُسکے متعلق کام تھے

اختیارات لگان و جمع بھی
بہر طرح جیسے اُسکو حاصل تھے سبھی

مختلف مدّات کے بھی سب اصول
کرتا تھا نافذ وہی بہرِ حصول

تھا جو اک ملکی وزیرِ نیک پے
کرتا تھا دیوانی قضیون کو وہ طے

زیرِ نگرانی اُسیکے بالیقین
سب ریاستہائے محروسہ بھی تھین

لیکن ان چارون وزیرونکے سوا
دُو وزیرِ عام تھے فرمان روا

انمین اِک اعظم تھا اعلےٰ اِک وزیر
رکھتے تھے سب اختیاراتِ کثیر

تھا جو اعظم اُسکے قبضے مین تمام
ملک کے تھے اختیار و انتظام

لیکن اعلےٰ کا تعلق مطلقا
سلطنت ہائے دگر کے ساتھ تھا

اپنی ماتحتی سے وہ روشنضمیر
بھیجتا تھا غیر ملکون مین سفیر

ہوتے تھے جو ہر طرح لائق بڑی
سب زبانون سے بھی واقف ہوتے تھے

دیتے تھے ہر ملک سے وہ خوش سیر
قصد و حالاتِ شہان کی سب خبر

ہوتے شاہونکے تعلق جو امور
کرتا طے تحریر سے یہ ذی شعور

پر وزیرِ عام دونون لاکلام
شہ کی منظوری سے کرتے سارے کام

جو وزیرِ خاص چارون کرتے تھے
لیتے تھے اعظم سے سارے مشورے

چند روزون مین وزیرِ جنگ نے
فوج مین اشخاصِ نو بھرتی کئے

پھر رسالے بھی بدل ڈالے تمام
از سرِ نو کر کے عمدہ انتظام

سبکو سکھلا کر قواعد بے نظیر
کر لیا تیار بہرِ دار و گیر

فوج اُن شہرون مین سب تقسیم کی
دیکھی جن جن مین مناسب چھاؤنی

اب وزیر انتظامی نے بڑے
مملکت کے چار حصّے کر دئے

نام ہر حصّہ صوبے سے کیا
نام ہر صوبے کا سمتون پر رکھا

اُنمین دو تھے مشرقی و مغربی
دو شمالیؔ و جنوبی ما بقی ؞

پھر ہر اک صوبے مین ناظم اک رکھا
تا کرے وہ نظم ساری صوبے کا

حسب پرتہ تحت مین ہر صوبے کے
جسقدر اضلاع ملکی آئے تھے

اُن سبھو نمین رکھّا اک اک منتظم
تا ہوا پنے ضلع کا ہر مہتمم

ماسوا صدرات مین ہر ضلع کے
منتظم کے چند نائب بھی رکھے

تا کرین طے وہ نزاعاتِ عوام
فوجداری ہون کہ مالی وہ تمام

رکھے تحصیلاتمین تحصیلدار
پرگنے سونپے ہر اک کو چار چار

تا بموجب قاعدے کی یا اصول ؞
جمع سرکاری کرین وہ سب وصول

سب علاقو نکے بھی اپنی کاغذات
رکھّین دفتر مین مرتّب باصفات

اہل عملہ بھی تھے سبکے تحت مین
تا وہ ہر اک کام کو انجام دین

قانونگو ہر پرگنے مین اک رکھا
جانچ اور پرتال جسکا کام تھا

اُسکی ماتحتی مین سب دیہات کے
چند پٹواری مُقرّر کر دئے

تا کھتونی جمعبندی خسرہ جات
رکھّین ہر سن کی مرتب اپنی سات

مُلک کی جو انتظامی فوج تھی
ضلعون اور سب اُسکے حصّو نمین رکھی

تا رعایا کا وہ جان و مال سب
اپنی نگرانی مین رکھّے روز و شب

مجرمونکو بھی پکڑ کر گھات سے — کچھ سزا دلوائی عبرت کے لئے
جو وزیر باں تھا ذی احتشام — ملک مین اُسنے کئے بہہ انتظام
ڈاکخانہ جات و چنگی نیک کے — محکمے اضلاع مین قائم کئے
نہرین سڑکین بھی نکلوائین تمام — جا بجا کر موقعہ بہ موقعہ ہر مقام
فن تجارت اور زراعت کا بھی عام — اُسنے پھیلایا بحسنِ اہتمام
الغرض سب کام تدبیرات سے — کرتا توفیر خزانہ کے لئے
باقی اک چوتھا جو تھا ملکی وزیر — کام اُسنے بہہ کئے تھے بےنظیر
ہر بڑے موضع مین بہر منصفی — کی تھی قائم اک عدالت باہمی
اُسمین طے ہوتین زراہِ انتفاع — ترکون حصون اور قرضونکی نزاع
اُسکے افسر جتنے تھے ذی احتشام — تھے انھین دیہات کے مکھیا تمام
پر دیانت وار و زیرک تھے کمال — عدل سے کرتے تھے جھگڑے انفصال
ماسوائے افسران ہر قوم کا — اک معزز شخص ممبر رہتا تھا
افسر و ممبر جو ہوتے اسکے عام — سارے بے تنخواہ کے کرتے تھے کام
کُل نزاعین ساکنانِ دیہ کی — ہوتی تھین فیصل زراہِ منصفی
یہہ عدالتہائے دیہی باہمی — جتنی سب دیہات مین تھین واقعی
اُسنکے اوپر بھی عدالت تھی بڑی — صدر مین ہر ضلع کے اک قاضی کی
جو نزاعین اُنمین ہوتی تھین نہ طے — اُنکو فیصل کرتا قاضی نیک پے

کرتا تھا قاضی کے یا کوئی عقیل — ان عدالتہاے دیہی کا اپیل
پر عدالتہاے دیہی کے تمام — ہوتے تھے جو افسر و ممبر مدام
انکی موقوفی بحالی ہر زمان — قبضہ مین قاضی کے تھی ازراہِ شان
سب رعیت کا بھی اسمین مشورا — لیتا تھا وہ دوربینی سے سدا
استغاثے ساری دیوانی کے عام — سامنے قاضی کے پاتے اختتام
فوجداری اور مالی صیغون کے — نائبان و منتظم طے کرتے تھے
کوئی قضیہ گر نہوتا ان سے یہان — کرتے جلسے مین وزارت کے روان
یا کہ سب ان تینون صیغونکے اپیل — وہ ہی جلسہ سنتا ازراہِ سبیل

طریقہ تصفیہ مقدمات جلسہ وزرا

جو اپیل اور یا نزاعاتِ عوام — ہوتے جلسے مین وزارت کی تمام
ہوتے تھے وہ ایسی پرپیچ و شدید — جنمین ہوتے تھے نہ شاہد چشم دید
پر وہ جلسہ حق بحق کرتا تھا سب — اپنی عقل و تیز فہمی کے سبب
فیصلے سب دیتا تھا انصاف سے — واقعونکی اصلیت کو جانچ کے

تعمیر و مضبوطی قلعہ جات

ہو رہا تھا وہان تو ملکی انتظام — معرفت لائق وزیرون کے تمام

عاقلہ یھان ایکدن ہمراہ شاہ ملک کے نقشہ پہ کرتی تھی نگاہ

ناگہان بے حد ہوئی وہ مضمحل تخت گہ دیکھی جو حد کے متصل

اسلئے دونا ہوا اسکو خیال روس سے ملحق تھی وہ سرحد کمال

کر تجاہل عارفانہ اُسگھڑی شاہ سے وہ عرض یون کرنے لگی

شہر دارالسلطنت نزدیک تر روس کی سرحد کے آتا ہے نظر

واقعی ہے کیا یہ اے شاہ زمان یا مری نظرونکی ہین کچھ غلطیان

شاہ نے ہنسکر کیا تب یہ کلام کچھ تعجب کا نہین ہے یہ مقام

حسب نقشہ ایسی ہی اے خوش نصیب تختگہ سرحد کے ہے بالکل قریب

بولی وہ اسدرجہ سرحد کے قرین شہر دارالسلطنت انسب نہین

بولا وہ فرمائیے اے خوش صفات کونسی اسمین قباحت کی ہے بات

بولی اپنی تخت گہ کو حد کے پاس رکھنے مین بس آفتین ہین بیقیاس

اُسکو فوراً ہی مخالف بادشاہ آکے کردیتے ہین برباد و تباہ

درمیان ملک ہو جو تخت گاہ ہر طرف سے اسکو رہتی ہے پناہ

ڈر غنیمون کا نہ پھر کچھ ایسا ہے باعث اطمینان و مضبوطی کا ہے

اسلئے ہے رائے میری اسگھڑی درمیان ملک ہو جو شہر بھی

اُسکو قائم کیجیے دارالسلطنت قلعہ بنوا کر بجاہ و میمنت

سرحدونپر بھی بحسن اہتمام قلعے کچھ مضبوط بنجائین بتمام

انہین پھر قائم ہون افواج جری — تا کرین پوری حفاظت ملک کی
سنکے یہ شہ نے دیا اسکو جواب — آپکی بیشک ہے رای با صواب
کار آمد ہے یہ پند سودمند — اسکو کرتا ہون نہایت مین پسند
شہ سے تب کہنے لگی وہ ذی ہنر — متفق اس راے سے ہین آپ گر
تو مطابق اسکی اب بے قیل و قال — کیجئے اپنا عمل ای خوشخصال
پس کیا شہ نے یہ اسکا انتظام — عاقلہ کی راے پر با احتشام
طوس نامی ملک مین اک شہر تھا — خوشنما از حد وسیع و پر فضا
ہر طرح سے اسکو فرما کر پسند — سب وزیرونکو دیا حکم بلند
بعد جیت کے چونکہ اب بے اشتباہ — طوس ہوئیگا ہماری تخت گاہ
اسلئے فوراً بحسن انتظام — ہر طرح اسکی درستی ہو تمام
شہر سے کچھ فصل پر اک سمت کو — قلعہ مضبوط ایسا اک تعمیر ہو
ہو مربع سطح مین جسکا مقام — منقسم ہو سات قطعون پر تمام
قطعے وہ سب آگے پیچھے ہون بنے — سات دیوارونسے ہر سو ہون گھرے
سطح مین جو دیوارونکے ہون بیچ مین — چار جانب لمبی اور چوڑی ہین
انمین ہون تعمیر مسکن فوج کے — اسلحہ خانے و تہ خانے بڑے
اک طرف ہر قطعہ مین بازیب شان — کچھ سپہ سالارونکے بھی ہون مکان
ساتون دیوارین بھی ان سب قطعونکی — اونچی اور ایسی کشادہ ہوئینگی

جنبہ وقت کا نہ کچھ ہو سا سنا
اندرونی قطعہ ہے جو سا توان
جسمین ہون تعمیر شاہی سب مکان
پھول پھلواری بھی رنگین نو بہ نو
متصل شاہی مکان کے دلپسند
جسپہ آتی ہون نظر مثلِ ہدف
سطح بالائی مین اُسکی خوشنما
ایک فرسخ فصل پر اُس شہر سے
جو نہایت ہو وسیع و خوش فضا
پائداری سے بنایا جاے وہ
ہو احاطے مین مکانکی پشت پر
ہر روش اُسکی بنے باقاعدہ
اُنمین فوارے ہون جاری بیشمار
حسب موقعہ سرحد و نیز مُلک کی
تا رہین اُنمین رسالے فوج کے
سنکے یہہ احکامِ شاہِ بےنظیر
شاہ نے جو بات بھی تجویز کی

مورچہ بندی ہو تو پون کی سوا
اسقدر ہو سطح اُسکے درمیان
خوشنما خوش وضع مضبوط و کلان
جلد پیشِ ہر مکان تیار ہو
ہو مربع ایسا مینار اِک بلند
آٹھہ فرسخ کی بھی چیزین ہر طرف
ہو مکان تعمیر اک دو طبقے کا
ایسا اِک ایوان سلطانی بنے
خوشنما عمدہ نفیس و دلکشا
زیب و زینت سے سجایا جاے وہ
نصب پائین باغ عمدہ جلد تر
چشمہ و تالاب و حوضین جابجا
ہون نئے پھولون درختونکی بہار
قلعے ہون تعمیر مستحکم کئی
مُلک و شاہی کی حفاظت کیلئے
عرض یون کرنے لگے سارے وزیر
ہی نہایت ہی مناسب واقعی

جلد اسکا انتظام بے قصور — کرتے ہین ہم حسب منشار حضور
پس وزیرون نے کیا جو اہتمام — چند ہفتے مین بزودی تمام
سرحدمن اور طوس مین بازیب شان — بن گئے سب قلعے اور ساری دکان
پائی اسکی جب وزیرون نے خبر — مطلع شہ کو کیا بس جلد تر

دربار عام فرمانا بادشاہ کا بہ تقریب رونق افزوری جدید دارالسلطنت مین وبعدہٗ بموجب حکم بادشاہ شہزادی عاقلہ کا تخت شاہی پر جلوس فرمانا

دفعتًا جو قلعون اور محلات کا — شاہ نے سب حال تیاری سنا
شادمان دولتسرا مین اوٹھ گیا — عاقلہ کو جا کے یہہ مژدہ دیا
وہ بھی یہہ سنکر نہایت خوش ہوئی — پر شہ عالم سے یہہ کہنے لگی
جسقدر حکام ہین وہان ذی ہنر — انکو شہ احکام بھیجین جلدتر
شہر دارالسلطنت ہی جو جدید — اسکی آرایش مین کوشش ہو مزید
جمع سامان رسد ہو خوب سا — ہو نہ کچھ اسمین تساہل مطلقا
افسران فوج کو بھی ہر مقام — بھیجئے احکام یہ اسے نیکنام
آکے تاریخ معین پہ سبھین — اپنی اپنی فوج کو سب طوس مین

پرویز جنگ جا کر بیشتر
طوس کا ہے قلعہ تو تعمیر کر
کیجیے جاری اشتہارِ عام بھی
اس سے تا شہزادگانِ ذی نشاں
طوس میں آئیں معین وقت پر
کہہ چکی وہ جبکہ باتیں تمام
تو بموجب اسکے پھر اس شاہ نے
پر بہت مشکور تھا وہ خوشخصال
کیونکہ وہ عورت نہایت تھی عقیل
اسلیئے آیا جو اک دن کچھ خیال
ہیں انشاہی کہ باصد آب و تاب
عین اس دربار مین ادنی فنون
بولی یہ گھبرا کے تب وہ عقلمند
کیا مجھے کم فخر ہی ای جہان پناہ
بولا وہ ہان یہ تو سچ ہی لا کلام
دیتا ہون اب یون خطاب بادشاہ
ہو نہ کچھ رتبہ کسیکا بیش و کم

منتظم اسکا ہو وہان باصد ہنر
اسمین وہ ٹھہرا ے ساری فوج کو
لکھکے تاریخ و جگہ دربار کی
ساری نواب و امیرانِ کلان
شرکت دربار کو باکر و فر
شاہ والا سے برا سے انتظام
اشتہار و حکم سب جاری کئے
عاقلہ کی عقلمندی سے کمال
خوبصورت با اطاعت بے عدیل
عاقلہ سے یہ کیا شہ نے مقال
بادشاہ کا آپ کو دیکر خطاب
تاج شاہی آپ کے سر پر رکھون
ہیں اسے ہرگز نہین کرتی پسند
ہو نہین زوجہ آپکی بارسم و راہ
پر خوشی سے مین برای احتشام
آپ مین مجھمین نہ ہوتا فرق جاہ
اک نگہ سے دیکھی جائین تو ہم

فرق آپسمین نہو اک بات کا — دن بدن دونون کو الفت ہو سوا
تو کہ اب بھی ہر طرح ہے ارتباط — پر بڑھے گا اور اِس سے اختلاط
بس نہ آپ انکار فرمائین ذرا — میری اب یہ ہی خوشی ہی مہ لقا
اب خطاب بادشاہ مین آپکو — چاہتا ہون سُننا مین جو ہو سو ہو
بولی وہ یکدل ہین جب آپ اور ہین — تو یہ وقت آپ کیون فرماتے ہین
شاہ ہونا آپ کا باعزّ و جاہ — ہین میرا ہونا ہے بے اشتباہ
بولا آپ اِس امر مین ساکت ہین — بس نہ اب تکرار و حجّت کچھ کرین
مین مناسب اب سمجھتا ہون یہی — کیونکہ اسمین مصلحت ہی مختفی
بولی آپ اسدم ز راہِ منفعت — دلمین جو سوچی ہوئی ہین مصلحت
گر نہو کچھ مجھسے فرق و اختلاف — تو اُسے اظہار کیجیے صاف صاف
یون تأمّل سے کیا اُسنے مقال — اُسکے ظاہر کرنے مین ہی یہ خیال
آپ کو شاید ہو کچھ وہ ناگوار* — پس نہ مین ظاہر کرونگا زینہار
بولی مجھپر آپکا ایسا گمان — ہی خلاف الفت کی ای شاہ زمان
بے تأمّل آپ ظاہر کیجیے — مین نہ کچھ آزردہ ہونگی آپ سے
بولا باعث ہی یہ ای زہرہ جبین — آپ جو دختر کسی شہ کی نہین
بس یہ تھا علم و لیاقت کا سبب — آپ سے شادی جو کی ای ذی حسب
ورنہ شاہونکو یہی شایانِ شان — لائین اپنے عقد مین شہزادیان

بین تے اسکی اب نکالی ہے یہ راہ — آپ کو دیکر خطاب بادشاہ

تخت پر بٹھلا کے عز و جاہ سے — تاج شاہی سر پہ رکھون آپکے

تا کہ یہہ بات آپسے ہوجاے دور — ذکر جسکا ہو چکا اے ذی شعور

بولی وہ ہین گرچہ شہزادی نہین — پر بفضل رب داور بالیقین

آپ سے شاہ ثریا جاہ کی — ہمنشین بی بی تو ہون با صد خوشی

بولا وہ بیشک یہ ہی اسے نیکخو — پر خطاب شاہ ہین بھی آپ کو

دیکھنا سننا ہین اب ہون چاہتا — آپ کیون اصرار کرتی ہین سوا

آپ کی ساری لسانی یہ صاف — ہے مری منشا خوشی کے برخلاف

بولی وہ اسدم ز راہ عاجزی — اپنے ہین اصرار پر نادم ہوئی

شاہ والا جاہ سے ہے التجا — عفو فرمائین مری ویسے خطا

برخلاف راے اقدس کچھ کرون — ہین کہان یہ تاب و طاقت رکھتی ہون

ہر طرح سے شاہ کو ہے اختیار — تابع مرضی ہون ہین لیل و نہار

جانتی ہوتی ہین رموز مملکت — بادشاہی جانئین اُنکی مصلحت

جسطرح منشا خوشی ہے آپکی — ہر طرح بہتر یہی ہوگی واقعی

شاہ یہہ سنکر نہایت خوش ہوا — پر ز راہ لطف یہہ کہنے لگا

گفتگو غصہ سے کچھ میری نہتھی — آپنے کیون اسقدر کی عاجزی

الغرض تاریخ سے دس یوم قبل — جاہ و حشمت سے معہ افواج و طبل

نیز اہلِ خاندان واہلبیت
وہ شہِ عادل زبان فرمان روا
جبکہ شہرِ تختِ گاہِ نو کی راہ
تو وہان سے تخت گہ تک جابجا
قبل سی وہان جمع تھے شہزادگان
شہ کے استقبال کو بلغو وجاہ
کرکے استقبالِ شہ با احتشام
استراحت خیمون مین کرتے ہوے
تھا گلی کوچون مین خلقت کا ہجوم
شہر کا ہر اک مکان وراستہ
شاہ سب نظارہ فرماتا ہوا
اسگھڑی وہان آمدِ شہ پر ہوئی
اس خوشی مین جسمع سارے ملک کے
شہر کے باغون مین باہر جابجا
شہ سے لیکر اجازت باادب
شہ نے اگلے دن کیا دربارِ عام
تخت کی زینت تھی مانندِ عروس

سب جلوس و تختِ سلطانی سمیت
طوس کو شہرِ بخارا سے چلا
باقی دو منزل رہی بی اشتباہ
خیمون مین سامان اکل وشرب تھا
سارے نوّاب و امیرانِ کلان
ساتھ تھین توپین بھی انکی اور سپاہ
توپین چھوڑ واکر سلامی کی تمام
شہ کو دار السلطنت مین لیگئے
تا کرین شہ کی زیارت بالعموم
اک عجب زینت سی تھا آراستہ
قلعۂ شاہی مین داخل ہوگیا
پھر سلامی توپون اور افواج کی
جتنے وہان نوّاب و شہزادے تھے
ان سبھون کے لاکھون خیمے تھے بپا
پہنچے اپنے اپنے خیمون مین وہ سب
جمع شہزادے وغیرہ تھے تمام
شاہ نے آکر کیا اسپر جلوس

پہلے شہزادون نے نذرین پیش کین
پھر وزیرون اور نوابون نے دین

ہو کے پھر استادہ وہان تعظیم سے
اک بڑی شہزادی عالیقدر نے

کر کے ظاہر خیر مقدم کی خوشی
سب کی جانب سے مبارکباد دی

ذکر پھر اک خوش بیانی سے کیا
حفظِ امن و انتظامِ ملک کا

اپنی خوشنودی کی سب حضار سے
شہ نے بھی الفاظِ شکریہ کہے

کر کے پھر برخاستہ دربارِ عام
راہِ خالق مین لٹایا زر تمام

حکمِ شہ سے اگلے دن عورات کا
جلسہ اک اندر محل کے بھی ہوا

جسکا درباری طریقہ پر تمام
زیب و زینت سے ہوا تھا اہتمام

تھین شریک اسمین جو نسوانِ زمان
جو معزز تھین اور عالی خاندان

کچھ تھین انمین محترم شہزادیان
کچھ بڑے نوابون کی تھین بی بیان

کچھ وزیرون افسرون کی بیگمات
کچھ رئیسون کی خواتین و بنات

تختِ شاہی اک مزین خوشنما
صدر مین زینت سے بچھوایا گیا

عاقلہ کے سر پہ پھر عورات نے
تاج شاہی رکھ کے شہ کی سمت سے

قدر و عزت سے بٹھایا تخت پر
شان و شوکت سے ہوئی وہ جلوہ گر

نذرین سب شہزادیون نے بڑھ کے دین
شاہزادون کی طرف سے اولین

پیش کین بعد اسکے سب نسوان نے
اپنی اپنے شوہرونکی سمت سے

پھر بڑی ذی رتبہ شہزادی نے وہان
اٹھ کے خوش تقریر مین کھولی زبان

ر جس میں تھا اظہار خوشی
سبکی جانب سے مبارکباد بھی

اقلہ نے بعد ازان فرحت کیساتھ
قدر دانی سے بڑی عزت کیساتھ

شاہزادون اور نوابون کو عام
کُل رئیسون افسرون کو بھی تمام

اخرہ خلعت دئے کچھ روپے
اور خطابی نام بھی ایک ایک کو

ل و زر بھی بانٹا اُسنے بیشمار
عام لوگون کو براہِ کردگار

غرض عیش و طرب سے جابجا
اس خوشی کا جشن ہفتون تک رہا

جتنے شہزادے وغیرہ آئے تھے
قدر و عزت سے وہ سب رخصت ہوئے

منتخب افسر معہ افواج کے
سرحدون کے قلعون میں بھیجے گئے

ن کو لیکن شاہِ والاجاہ کا
احتیاطاً حکم تاکیدی یہ تھا

پنے اپنے قلعون میں کرکے مقام
ہوشیاری سے رہیں افسر تمام

وج کو اپنی قواعد جنگ کے
روز سکھلاتے رہیں تاکید سے

تعلیم رعایا

چونکہ تھے کم لوگ ذی علم و ہنر
اور جاہل تھی رعایا بیشتر

عاقلہ کو شوق یون سب بے انتہا
دل سے تعلیم رعایا کا ہوا

ملک میں جو از رہِ تعداد کے
شہر و قصبے اور بڑے دیہات تھے

اسنے دار العلم بنوا ہر مقام
کچھ معلم رکھدئے بہر عوام

واسطے تعلیم نسوان کے جدا — مدرسہ اک ہر جگہ قائم کیا

جنمین اسنے کرکے لطفِ بیکران — رکھین ذی علم وہنر اوستانیان

ان مدارس مین سبھونکو بالعموم — قدر سے سکھلائی جاتی سب علوم

علمِ اخلاق ومعاش و دینیات — صنعت و حرفہ فنونِ پُرصفات

جو حصولِ علم سے پاتا فراغ — تو اُسے حسبِ لیاقت اور دماغ

نوکری دیجاتی تھی سرکار مین — قدر کی جاتی بڑی دربار مین

پر جو سب علمو مین ہوتا کامیاب — پاتا کچھ عہدہ معزز وہ شتاب

الغرض اس سے ہوا ایسا انکا رواج — ہوگئی سب ملک ہی کو احتیاج

آرزو ہر شخص کو پیدا ہوئی — مدرسون مین علم حاصل کرنیکی

انمین داخل ہوکے رہتا تھا خیال — علم وفن مین جلد حاصل ہو کمال

تاکہ ہو سرکار مین عزت بڑی — اور ملے معقول کوئی نوکری

شوق کرکے اس سی ہر فردِ بشر — سیکھتا محنت سی سب علم وہنر

چند عرصہ مین نتیجہ یہ ہوا — ملک مین ہر اک ہوا لکھا پڑھا

آبادی وآسائشِ رعایا

جتنا تھا ملکِ بخارا اسر — کم تھا آبادی مین اکثر بیشتر

چاہ اور چشمے بھی کم تھے ہر جگہ — بلکہ تھے گویا نہ وہ اکثر جگہ

رکھتے جو پانی کا سامان اپنے ساتھ
عام لوگوں کو سفر میں بارہا
سہنے تکلیفیں یہہ سب مخلوق کی
اسلئے اُسنے پہ تعجیل تمام
حکم اک مُلک میں قائم کیا
گشت کرکے اُسنے سب بہات میں
چاہ اور تالاب بنواے تمام
پر مسافر راہ گیروں کیلئے
راستوں میں ہر یہ کوسہ فصل پہ
تیز دس دس کوس پہ یہہ بھی کیا
درمیانی سڑکیں جو شہروں کی تھیں
پھر دور دیہ سبکے اوپر بیشمار
جسقدر جنگل تھے گنجان و رفیع
بعض موقعوں پر مصالح تھی جہاں
باقی جو ایسے تھے اُنمیں سی کہیں
انکو کٹوایا کہ توڑ واکر تمام
ہر جگہہ کچھہ آبپاشی کے لئے

وہ سفر کرتے تھے آسایش کے ساتھ
سخت تکلیفوں کا ہوتا سامنا
عاقلہ کو شاق ہوتی تھیں بڑی
رکھکے انجنیر بہت سے نیکنام
جسکا آبادی کنندہ نام تھا
ساری شہروں اور علاقہ جات میں
فیض پاے تاکہ اُسسے خلق عام
اُسنے یہہ سامانِ آسائش کئے
چاہ بنواے بصرفِ مال و زر
مختصر موقعہ سے بنوادیں سرا
حکم سے اُسکے وہ پختہ کی گئیں
اوسنے لگوائے درختِ سایہ دار
یا کہ غیر آباد میدان وسیع
اُسنے قائم کیں وہاں آبادیاں
جنکی ہو قابل زراعت کی زمین
کھیت بنواے بحُسن انتظام
چشمہ و چاہات بھی بنوادئے

پر جو جنگل ایسے دیکھے واقعی — جنکی لکڑی قابل تعمیر تھی

مصلحت سمجھا نہ انکا کاٹنا — نفع کی خاطر انھین قائم رکھا

مختصر سب کام جب یہہ کر چکا — تو معاً پھر عاقلہ نے یہہ کیا

ملکون ملکون کرکے جاری اشتہار — کرلئے انسان فراہم بیشمار

جتنی نو آبادیان تھین جابجا — سبکو کی انکی زمینداری عطا

الغرض ایسی ہی تدبیرون سے عام — اسنے غیر آباد خطون کو تمام

حسن سے آباد کرکے سر جیگا — ملک کو شاداب اپنے کرلیا

سب رعیت سے وہ اپنی ہر گھڑی — ویسے کچھ ایسی رعایت کرتی تھی

جس سے آئی لوگ بسنے شوق سے — ملکون ملکون اور طبقے طبقے کے

حسب خواہش اپنی اپنی آکے وہان — کین تجارت بعض نے یا کھیتیان

یا کسی نے نوکری کی اختیار — یا کوئی حرفہ پسند روزگار

عاقلہ کی عقل و تدبیرین تمام — قابل تحسین تھین سب لا کلام

اسنے کس خوبی و خوش نظمی کیساتھ — سبکی خاطر اور رضاجوئی کیساتھ

ساری افتادہ زمینین ملک کی — کردین مزروعہ بھی اور آباد بھی

صرف بھی ایسا نہ اسمین کچھ کیا — فائدہ سرکاری بیحد کرلیا

یعنی باشندونمین اسکے ملک کی — جو کہ نواب و تعلق دار تھے

دیدیا ان سبکو اسنے حکم عام — کرکے فوراً اپنا صرف و اہتمام

اپنے ماتحتی علاقونکی زمین
نکو مزروعہ بنائین سربسر
ھ بسائین شہر و قصبہ گانون بھی
ن سے بھی ہون مطمئن وہ بعد ازان
مع مزروعہ اراضیات کی
بتک اُنکے ماحصل سے پٹے لین
الغرض سب ایسی تدبیرات کین
ب جنسے افتادہ زمینین ہر مقام
ہر و قصبے گانون بھی ہر جا نئے
ر رعیت بھی مرفّہ ہو گئی
ک سارا ہو گیا رونق پذیر
بتو یہہ حالت ہوئی تھی ہر جگا
ت یہہ سب سے سوا خوبی کی تھی
بنگلون کی لکڑیون پر ہر مقام
قدر محصول سرکاری ہوا

جو ہون غیر آباد افتادہ کہین
لیکن اُن مین بعض اشخاص حسبِ تحریر
اپنے اپنے نام سے باصد خوشی
جانب سرکار سے از راہِ شان
اُنسے اُسدم تک نہ مانگی جائیگی
صرف سب آباد کرنے کی اُنھین
ہر طرح سے جو مفید عام تھین
ہوگئین مزروعہ کو سونتک تمام
کیسی آسانی سے اُنہین بسگئے
سب باسایش بسر کرنے لگی
خوشنما زرخیز خرّم بے نظیر
اِک ارم کا سا نمونہ تھا کھلا
آمدِ سرکار کی کثرت ہوئی
اور پہاڑی پتھرون پر بھی تمام
جس سے آمد بڑھ گئی بے انتہا

مردم شماری و خانہ شماری

اِتفاقاً قبل سے اس مُلک کی — کوئی فہرست اور فرد ایسی نہ تھی
جس سے ہوتا ہر شمارِ اہلِ مُلک — دین و مذہب روزگارِ اہلِ مُلک
با گھروں کی جانچ بروجہ کمال — با مفصّل ساری آبادی کا حال
اس غرض سے عاقلہ نے سوچکر — انتظام اِسکا کیا یون جلد تر
کچھ مرتب کرکے اِسکے قاعدے — مُلک بھر مین سب جگہ جاری کئے
بعد اِسکے اِسنے بے تنخواہ کا — محکمہ ہر شہر مین قائم کیا
جسنے کوشش سے کُل آبادیکا حال — کاغذون مین لکھا بروجہ کمال
بعدہٗ احکام اِسنے بھیجکے — ایک کی تاریخ سبکے واسطے
چونکہ سب جا انتظام اچھا جو تھا — اور سب عملے کا کام اچھا جو تھا
اسلئے مردم شماری مُلک کی — ایک ہی تاریخ مین سب ہوگئی
پھر کیا یہہ عاقلہ نے انتظام — مملکت بھر مین برائے خاص و عام
کُل رعایا کی ولادت اور وفات — مندرج ہونے لگی دن ہو کہ رات
تا سدا مردم شماری کا حساب — ہر جگہ قائم رہے بہر صواب
اور صحت غیر صحت بھی تمام — کُل رعایا کی رہے ظاہر مدام

شفا خانہ

عاقلہ نے جو طلب اک سال کا — نقشۂ فوتی و پیدائش کیا

تو ہوا اُس سے یہی اُسپر عیان ہین ولادت سے زیادہ فوتیان

غور کی ہرچند بھی امکان مین وجہ کچھہ آئی نہ اُسکے دہیان مین

تب جماعت افسرونکی بعدازان بہرِ تحقیقات کی اِسنے روان

تا زیادہ فوتیون کا وہ سبب عقل سے ہر جا کرے معلوم سب

الغرض وہ سب جماعت ناگہان عاقلہ سے ہوکے رخصت شادمان

ملک کے ہر شہر و قصبے مین سفر روز و شب کرنے لگی با کرّ و فر

بات جو جسجا عجائب دیکھتی کرکے تحقیق اُسکو وہ لکھلیتی تھی

یوہین ہر جا صرف کرکے کوششین کرچکی جب گشت ساری ملک مین

توکچھہ عرصے بعد واپس آنکے عاقلہ سے حال یون سارے کہے

ہر جگہ پھرکر جو تحقیقات کی تو سبب ظاہر ہوا ہمپر یہی

لوگ باشندو نہین سی اس ملک کے پیشۂ طب کر رہے ہین جونسے

اُنمین یا تو علم سے ہین بےنصیب یا وہ جان لینے کے ہین آدہی طبیب

باقی جو کچھہ ہین سو نوآموز ہین پر مریضون کو وہ سب دلسوز ہین

جو کہ ہین حاذق طبیبِ باکمال اوّلا تو کم ہین عنقا کی مثال

پر جو بعضے بعضے جا پر ہین بھی کچھہ تو توجہ لوگون کی کم دیکھی کچھہ

اپنی نادانی سے یا مجبوری سے یا طبیبون کی سوا مغروری سے

سب علاج اپنے مریضونکی عوام نیم حکیمون سے کراتے ہین مدام

جس سے پیدا یہہ نتیجے ہوتے ہین
بیشتر بیمار جانین کھوتے ہین

پس اسی باعث سے ای عالی صفات
ملک مین ہین فوتیان کثرت کی سات

عاقلہ نے وجہ یہہ سچ جانکر
انتظام اسکا کیا یون جلد تر

ملک کی خاطر اطبا ہوشیار
حاذق و ذی تجربہ عالی وقار

قاعدے کے ساتھہ دیکر اشتہار
غیر ملکون سے بلائے بے شمار

امتحان لیکر سبھون کا واقعی
رکھا نوکر کرکے تنخواہین بڑی

بعد اسکے اک نگاہ مہر مین
جابجا ہر قصبہ و ہر شہر مین

عمدگی سے پائدار و خوشنما
ملک مین تبوا دیے کچھہ دار الشفا

بھیجکر پھر اون طبیبونکو تمام
ان شفا خانون مین رکھا مقام

سب دوائین رہنے کا بھی سلسلہ
کردیا معقول اسنے ہر جگہ

پھر پئے تعلیم طب کالج بڑا
اپنے شہر طوس مین قائم کیا

جسمین لڑکے پڑھکے علم بیحساب
امتحان مین ہوتے تھے جب کامیاب

تو لیاقت پر بحسب حوصلہ
ان شفا خانونمین پاتے تھے جگہ

ماسوا طب کا مدرسہ دوسرا
عورتون کے واسطے بھی کردیا

جس مین وہ تعلیم پاکر بالیقین
عام نسوان کی معالج ہوتی تھین

الغرض اس انتظام نیک کا
چند روزونمین نتیجہ یہہ ہوا

پھیلی ساری ملک مین بے انتہا
تندرستی اور صحت جابجا

جسکے باعث سے رعایا ملک کی — عافیت سے سب بسر کرنے لگی

اور کامون کا بھی اُنکے ماسوا — انتظام اچھی طرح اُسنے کیا

دہوم ساری مملکت مین مچگئی — ہر جگہ اُسکی ثنا ہونے لگی

اختتام و نتیجہ مثنوی ہذا

صانعِ یکتا کے علمِ پاک مین — جب یہہ گذرا ہم بشر پیدا کرین

پس بقدرت خلق آدم کو کیا — اور شرف ساری خلائق پر دیا

اس بزرگی کے عطیہ کا سبب — یون کتابون مین رقم ہے پر عجب

نزدِ حق سے خدمتِ آدم مین آ — عرض جبریلِ امین نے یہہ کیا

آپ کی خاطر صفیِّ کبریا — تین تحفے ہین یہہ عقل و دین حیا

آپ کو ہو گر تمنّائے حصول — ایک تحفہ کیجئے انمین سے قبول

سنکے آدم نے بہ قولِ سودمند — عقل کو اُن مین سے فرمایا پسند

مڑکے تب روح الامین نے یہ کہا — جاؤ واپس تم اب اے دین و حیا

قدرتِ خالق سے دونون نے شتاب — یون دیا روح الامین کو بس جواب

کیسے واپس جائین ہم دونون بھلا — کیونکہ تابع عقل کے ہین ہم سدا

پس شرف آدم کو حقنے یون دیا — جبکہ عمدہ عقل سی شی کی عطا

حسب ورنہ سب بنی آدم یہ بھی — عقل آدم کا اثر ہے واقعی

اپنے بندون کو خدائی پاک نے — عقل سی شئے اِسلیئے دی فضل سے

تاکہ اس سے اونپہ ہووے منجلی — بخشنے والا بھی ہی اس کا کوئی

یہہ بھی اُسکی وجہ سے معلوم ہو — دونون عالم مین ہین موجودات جو

یا نظر کرنے سے باغورِ تمام — چیزین آنکھونمین سماتی ہین جو عام

سب ہین مصنوعی و فانی پُر قصور — کوئی خالق ان سبھونکا ہی ضرور

جب یہ ادراک اُنکو حاصل ہوئینگے — تو صفاتِ حق کے قائل ہوئینگے

اوسکی ذاتِ سرمدی پہچانینگے — واحد و یکتا بھی اُسکو جانینگے

لیکن اب دو قسم ہین اس عقل کی — مستقیم ایک اور فاسد دوسری

عقل فاسد ہی کے باعث پُرعناد — ہوتے ہین دنیا مین سب شرّ و فساد

دوسری ہی اِک جو عقلِ مستقیم — اُسکو سب عالم مین کہتے ہین سلیم

دینِ حق کی راہ وہ دکھلاتی ہی — اور حیا بھی اُسمین پائی جاتی ہی

جسمین ہو کرتا ہی وہ کارِ ثواب — ہوتا ہی ہر امر مین بھی کامیاب

نفع دنیا کا ہے اُسکی ذات سے — دین بھی حاصل ہی اُسکی بات سے

فضلِ حق سے پائی جو یہ شئی عجیب — ہی قسم حق کی بڑا وہ خوش نصیب

پر ہی اِسکے ساتھ لازم علم بھی — یہ نہو تو عقل بھی ہی گا دلی

علم کا حاصل نہوئی گر کمال — عقل ہے زر دار لوہی کی مثال

علم سے ہوتی ہی صیقل عقل کو — علم کر دیتا ہی اکمل عقل کو

علم ہے بیشک مثالِ آفتاب
عقل اُسکی وجہ سے ہی فیضیاب

یہ نہو تو ہر جگہ تاریکی ہے
عقل تاریکی ہین پڑ کر اندہی ہے

علم ہی بارانِ رحمت بالیقین
عقل ہی انسانکی مانندِ زمین

گر نہو بارانِ رحمت کا نزول
تو زمین سے کچھہ نہوئی پھر حصول

لازم و ملزوم دونون چیز ہین
سمجھین اِسکو جو کہ با تمیز ہین

علم سی بڑھجاتی ہی عقلِ سلیم
یہ نہو تو ہون فساداتِ عظیم

عقل سے انسان جوہردار ہی
پر نہو گر علم تو بیکار ہے

واقعی علمی لیاقت ہی عجیب
جوہرِ ذاتی کا کامل ہی سبب

جس سے ذہنی و دماغی قوتین
پیدا ہوتی ہین ہر اِک انسانمین

علم کر دیتا ہے اُسکو بہرہ مند
حوصلہ ہو جاتا ہے اُسکا بلند

کام ہو کتنا ہی دشوار و اہم
اُسکے آگے سہل ہی بے رنج و غم

وہ ترقی بھی بحُسنِ ظاہری
علم سے کر سکتا ہی ہر کام کی

مرد ہو وہ یا زنِ پردہ نشین
دونون اُس سے فیض پاتین بالیقین

یہ نکرنا چاہئے ہرگز خیال
کام کچھہ عورت سی ہوتا ہی محال

وہ بھی گر ذی علم ہی تو لاکلام
حُسن سے کر سکتی ہی ہر ایک کام

دیکھو عقل و علم سی باصد فرح
عاقلہ نے کی ترقی جسطرح

اختیار اُسنے کیا جو کام بھی
فضل حق سے ہوگیا انجام بھی

اک تو تھی وہ صاحب عقل و دماغ — علم کا اُسپر ملا روشن چراغ
جسنے اُن دونوں مین کردی اک جلا — نور پر نور اُسکو حاصل ہوگیا
اُسکے بچپن پر ذرا کیجے نظر — کیسی تھی وہ ابتدا سے باہنر
کیسی روز افزون ترقی اُسنے کی — بات کی جو بھی تعجب خیز کی
ہشت سالہ سِن وہ اور وہ گفتگو — باپ سے اپنے ز راہِ جستجو
شوق پڑہنے کا وہ ہونا آپ ہی — ڈالنا مکتب کی پھر بنیاد بھی
لڑکیون کو وہ سکھانی ساری فن — خانہ داری کے بتانی وہ چلن
اُن فنون سے پھر بحسن انتظام — آمدِ مکتب بڑہانا وہ تمام
اُس سے وہ بنوانی مکتب کی مکان — خرچ بھی کرنے اُسی سے کل روان
بعدہٗ مرنا وہ اُسکے باپ کا — سبکا غم کہانا وہ حد سے ماسوا
اُسکا پھر خود دوربینی سے تمام — کارخانون کا وہ کرنا انتظام
اُنہین پھر دیکر ترقی وہ کمال — جمع کرنا مال و زر وہ لازوال
وہ خیالِ نیک سے بہرِ خدا — اُسکا بنوانا مسافرخانون کا
اُنہین مہمانون کا ہونا وہ ورود — دعوتین کرنا وہ سب کی بانمود
خوفِ خالق سے وہ ازراہِ سخا — ڈالنا محتاج خانون کی بنا
اُنہین محتاجون کی لینا پھر خبر — بانٹنا خیرات مین وہ مال و زر
ہر جگہہ موقعہ بہ موقعہ شہر مین — اُسکا وہ بنوانا پھر کچھ مسجدین

انمین پھر اسکا براے فیض عام — عالمون کا رکھنا باصد احترام
انکے باعث سے وہ باصدق و صفا — چرچا پانا دین کا اسلام کا
شوق ہونا علم کا وہ خلق کو — سیکھنا وہ سبکا باطرز نکو
عاقلہ کا پھر وہ ملکون ملکونمین — پانا ان باتون سے ہر جا شہرتین
اس سے پھر باآرزو اک شاہ کا — آکے خود شادی کی کرنا التجا
شادی ہونا پھر وہ باصد احتشام — جاکے وہان کرنا وہ ملکی انتظام
ورطۂ حیرت مین ہین ڈالے ہوئے — عقل بھی ہے دنگ ان سب باتونسے
تھی بلا کوئی کہ عورت ذات تھی — کسطرح کی عقل اسمین تھی بھری
پایا آخر مین تو ایسا مرتبہ — تخت شاہی ہوگیا اسکی جگہ
شاہ کی جانب سے باصد آب و تاب — شاہزادی کا ملا اسکو خطاب
جس سے پھر وہ ہوگئی با اختیار — سلطنت کرنے لگی باصد وقار
فیض اسکی ذات سے پھر یہ ہوا — نفع پہنچا خلق کو بے انتہا
نام پایا اسنے عالم مین بڑا — تھی وہ اسم با مسمیٰ عاقلہ
اسنے جو جو کچھ بھی تدبیرات کین — سب وہ عقل و علم کے باعث سے تھین
پائی تھی اسنے جو راہ مستقیم — حق نے بخشی تھی اسے عقل سلیم
علم بھی اس عقل سے حاصل کیا — نفع جسنے دین و دنیا کا ملا
پس مرے ہمقومو ملکی بھائیو — عرض میری گوش دل سے اب سنو

آپ بھی اُسکی طرح عامل بنین — لڑکیون لڑکون کو بھی تعلیم دین
یون توسب کچھ ہی بھرا دنیا مین ہی — علم سے بہتر نہین ہی کوئی شے
نفع اس سے دین و دنیا کے لین — اور اللہ و نبی بھی خوش رہین
اہل عالم بھی ہون سارے فیضیاب — ہووے قدر و منزلت بھی بیحساب
مثنوی اب یہ بشیرِ دلحزین — ختم کرتا ہے دعا پر بالیقین
یاالٰہی علم کا عرفان ہو — میرے اہل قوم و اہل ملک کو
اُنکی ساری عورتون بچّون کو بھی — رغبتین ہوئین حصول علم کی
جسکو حاصل کرکے وہ باصد خوشی — ہوئین الزام جہالت سے بری
بیوقوفی بدتمیزی بھی تمام — دور ہووے اُنسے ای ربّ کرام
علم سے آئندہ حاصل ہون اُنھین — ساری ذہنیّ و دماغی قوّتین *
تاوہ خوبی سے لیاقت کی سبب — کام دنیا کے کرین انجام سب
اہتمامِ خانہ داری بھی تمام — سب کرین اپنا بحسنِ انتظام
دین کی باتون سی بھی آگاہ ہون — پھر نہ ہرگز وہ کبھی گمراہ ہون
اس دعا کے ختم پر اہل صفا — سب کے سب آمین کہین بے فاصلا
اب ہین آخر مین ہون اُنسے ملتجی — جو کوئی صاحب پڑہین یہ مثنوی

وہ اس احقر کو بھی حق کیواسطے
یاد فرمائین دعاے خیر سے

قطعۂ تاریخ سالِ طبع ہجری در صنعتِ تعمیہ
از نتیجۂ طبعِ بیمثال شاعرِ نازک خیال
جناب سیّد محمدؐ اختر صاحب اخترؔ نگینوی
تلمیذ حضرت داغ دہلوی

کنون مشفقِ من مبشّر حسینؑ
چو از جوشِ طبعِ بلیغ و فصیح
چگونہ کنم وصف او از زبان
بگفتم سن طبع از روی ہوش

کہ در شاعری او ندارد نظیر
بگفتہ یکے مثنوی دلپذیر
غرض شائق اوست برنا و پیر
عجب دلفزا مثنوئی بشیر

۵ ۲۰ ۱۲ ھ

قطعۂ تاریخ سالِ طبع عیسوی در صنعتِ
تخرجہ از نتیجۂ طبعِ رسا شاعرِ بے ہمتا

جنابِ سیّد عزادار حسین صاحب افسر نگنوی تلمیذ حضرت داغ

فکر تاریخ شد افسر را	دیدہ ام امروز چون نظمِ بشیر
قطع کردہ فرقِ حاسد گفتہ ام	مثنوئ بے عدیل و بےنظیر
	۱۹۰۲ عیسوی

قطعۂ تاریخ سالِ طبع عیسوی از نتیجۂ طبع شوخ رنگ شاعرِ خوش آہنگ جناب حکیم سیّد محمد عسکری صاحب اخضر نگنوی

ہوئی فکرِ تاریخ مجکو بھی اخضر	چھپی مثنویِ بشیر ان کی جب
کہا ہاتفِ غیب نے تو بھی لکھ دے	اتالیق عورات ہی مثنوی ہے
	۱۹۰۲ عیسوی

دیگر بہ صنعتِ تخرجہ

چھپنے کی بعد مثنوی اخضر یہ دیکھی جب	سمبت مین فکر مجکو بھی تاریخ کی ہوئی
دل نے کہا کہ کاٹ کے آعدا کا فرق لکھ	کیا خوب مثنوی ہی بشیر حسین کی
۱	سمبت ۱۹۵۹

قطعۂ تاریخ سالِ طبع سمبت از فرزند علی

انجم لکھنوی کاتب مثنوی ہذا تلمیذ جناب
مولوی سیّد قاسم علی صاحب خوشنویس متخلص بجواہان بریلوی کے

تیار چھپکے جب ہوئی انجم یہ مثنوی
آئی ندائے غیب کہ حسب رواج دہر

سمبت میں سال طبع کی لکھنے کی فکر کی
یہ خوب مثنوی ہے عوارت ہو گئی
۱۹ ۵۹

قطعۂ تاریخ سال تصنیف ہجری ازبشیر مصنف مثنوی ہذا

بفضل خدا ختم کی مثنوی جب
کہا ملہم غیب نے مثنوی یہہ

تجسس ہوا سال تصنیف کا تب
ادیب و اتالیق عورات ہی ہے سب
۱۹ ۱۲

قطعۂ تاریخ سال طبع ہجری از نتیجۂ طبع منیر شاعر بے نظیر جناب مولوی سیّد محمد اجتبیٰ عرف میر بدھن صاحب خیر حدیث خوان لکھنوی

زہے مثنوی وخوشا شاعری شد
پئے سالِ طبعش رقم کن محدث

بمدحش زبانِ منم ہست قاصر
ندا داد ہاتف عجب نظمِ نادر
۱۳۲۰ ہجری

قطعۂ تاریخ سال تصنیف عیسوی از نتیجۂ طبع عالی خیال شاعرِ باکمال جناب حکیم نظام الدین صاحب حکیم مدرسِ اوّل تحصیلی اسکول نگینہ

چہ خوش فسانہ بشیرِ نگینوی بنوشت
حکیم گر تو سنِ طبع او زمن پرسی

کہ ہم فسانہ و پند زبان ہست قران
ریاض فیض بگو گرچہ یک کست دان
۱۹۰۱
۱۹۰۲

قطعۂ تاریخ سال طبع فصلی از نتیجۂ طبع روان شاعرِ خوش بیان جناب میر ریاض الحسن صاحب ریاض نگینوی ملازم نہر متعینہ ہیڑی

مثنوی ایسی لکھی ہی یہ بشیر
سالِ فصلی کے لئے تو بھی ریاض

فضل حق سے ہوگی جو مقبول عام
لکھ دے مقیاسِ الجواتین اسکا نام
[illegible]

قطعۂ تاریخ سالِ تصنیف مثنوی از نتیجۂ طبع نیک منزل شاعرِ خوشدل جناب میر واجد علی صاحب زائرؔ نگینوی

کیا کروں وصفِ مثنوی زائرؔ
عورتوں کے لئے یہ شی ہی عجیب
نہیں بیجا اگر کہیں اِسکو
بحرِ ذخّارِ علم مُدن وادب
۱۹۵۹

قطعۂ تاریخ سالِ طبع عیسوی از نتیجۂ طبع رنگین شاعرِ کلامِ شیرین جناب حکیم سیّد محمد نبی صاحب شمسؔ محرّرِ خودلشل آنریری مجسٹریٹانِ نگینہ

تصنیف عاقلہ کی جو یہ مثنوی ہوئی
شاعر نے اسمیں واقعی محنت ہی خوب کی
جو سنتا ہی کلام کو کرتا ہی وہ پسند
قصّہ ہی خوبرو کا مگر عشق سے بری
ہر شعر سے نکلتی ہیں پند و نصیحتیں
عاقل ہے جو کہ سمجھے نکتہ اسمیں دل لگی
یہ عورتوں کے واسطے ازحد مفید ہی
ہر طرز فسانہ داری ہی کل مثنوی بھری

جو عورتین جہان کی سلیقہ شعار ہین
ناکارہ بدتمیز جو ہین اس زمانے مین
ورنہ تمام عمر وہ خانہ خراب ہین
سال طبع کی فکر مین تھا مین کہ ناگہان
تاریخ لکھہ تمن سر اعدا کو کاٹ کر

اُنکے لئے بھی فائدہ بخشیگی مثنوی
اسپر عمل کرینگی تو ہی اُنکی بہتری
کیا فائدہ گدہی کو جو دی تو نکی ڈلی
فوراً صدا یہ ہاتف غیبی نے مجکو دی
بے مثل مثنوی ہے مشیر حسین کی

قطعہ تاریخ سال طبع ہجری از نتیجہ طبع گہر بار شاعر طرار جناب سید عظمت علیصاحب عروج نگینوی

در منقبت فقیر

مثنوی ہے عجب یہ رشک چمن
قصۂ عاقلہ ہین حسن کے ساتھ
فکر تاریخ کی تو ہاتف نے
لکھے تو بھی بروی وجد عروج

جسمین تازہ کھلا ہی اک گلشن
لکھے ہین طور نظم و طرز چلن
کہا اسدرجہ کیون ہی رنج و محن
کیا ہی اچھا مشیر کا ہے سخن

قطعہ تاریخ سال طبع ہجری از نتیجہ طبع عالی شاعر مستند ملک سخنوری مکرمی جناب مرزا قطب الدین صاحب

عشقی مرادآبادی پنشنر از عہدۂ سررشتہ داری ججی و سابق ڈپارٹمنٹل سب رجسٹرار نگینہ ضلع بجنور

بعد حمد خالق ارض و سما — نیز نعت خواجۂ ہر دو سرا
آل اطہار نبی پر ہو سلام — ہین جو مقبول خدا بارہ امام
عرض ہے اہل سخن سے یہ مری — عاقلہ کے حال کی جو مثنوی
آپ نے دیکھی ہی تصنیف بشیر — ہی یہ بیشک بے نظیر و دلپذیر
خانہ داری کے نصایح سر بسر — نظم مین ہین کیسے جون سلک گہر
ہو نہ کیونکر اسپہ داناؤنکا صاد — شاعری سے اسمین نہین ہین یاد
پند بھی ہر اک ہی از حد سودمند — طرز وہ جو عاقلون کو ہو پسند
ہی یہ اک گنجینۂ عقل و حکم — جو لکھو تعریف اسکی ہے وہ کم
طبع جسدم ہو گئی یہ مثنوی — فکر مجکو بھی ہوئی تاریخ کی
مثنوی کا نام عشقی برملا — مجھسے ہاتف نے فروغ دل کہا
۱۳۰۲ ھ

قطعہ تاریخ سال طبع ہجری از نتیجہ طبع بے نظیر شاعر خوش تقریر جناب مجتہد الدین احمد صاحب عیش ٹونکی

شہرہ ہی آسمان پہ کلام بشیر کا — وہ رشک مہر و ماہ ہوئی ہی یہ مثنوی
تاریخ طبع کیلئے ای عیش یون کہو — کیا خوب واہ واہ ہوئی ہی یہ مثنوی
۱۳۲۰ ہجری

قطعۂ تاریخ سال طبع ہجری در صنعت تعمیہ از نتیجۂ طبع فصاحت و بلاغت نظام شاعر شیرین کلام جناب سید حکیم فرزند علی صاحب ناظم نگینوی تلمیذ حضرت داغ دہلوی

خوشا نسیم گلستان حسن طبع بشیر — ازو شگفتہ چہ گلہای معنی خوشرنگ
ز نقش بندی نقاش خامہ اش سوساخت — نگارخانۂ چین نقش مانی وارژنگ
ز حسن نظم سر انتظام عاقلین — بعقل و فہم و فراست نمودہ صد نیرنگ
چو سعی عقل ہمایون و حسن تدبیرش — شمع شبستان زینت اورنگ
چنین گلے شگفتہ بوستان خیال — بہ این نزاکت و خوبی باین شمائل و رنگ
ق
چو دید خاطر ناظم بفکر تاریخش — حزین و مضطرب و خستہ و شکستہ و تنگ
بگوش جان ز سر دل سروش گفت بگو — صحیفۂ ہنر و علم و دانش و فرہنگ

۴ — ۱۳۱۶ — ۱۳۲۰ ھ

دیگر سال طبع عیسوی

تعالی الله فرخنده این مثنوی را — مضامینِ معالی قدر منزل
بحمد الله که مهرویانِ قدسی — به ابیاتش گزیده تازه منزل
خوشا این شاهدِ معنی که دارد — چه حسنِ صورتِ زیبا خصائل
چه محبوبی که نازِ دل فریبی — اسیرش شد نه یک دل نه بصد دل
چه مهرِ پر ضیا گردید طالع — سہ نو ساید ماہِ کامل
بکلکِ فکرِ پر تزئین به بسته — چه نقشِ عاقلہ نقاشِ عاقل
چو فکرِ ناظمِ آشفته خاطر — بتاریخِ مسیحی گشت مائل
عروسِ عقل گفت این نازنین را — بگو فرخنده پے شیرین شمائلِ

ق

۱۹۰۲

دیگر سالِ تصنیف ہجری

بشیر عقیلی زکی و فہیمی — ثنا خوانِ آلِ رسولِ مکرم
بحسنِ فصاحت چو تصنیف کردہ — ہمین نامۂ جانفزا واقعۂ غم
چنان منسلک شد بسلکِ عبارت — کہ ہر لفظِ او گشت درِّ منظم
بہ تخمین چنین ہاتفی گفت ناظم — بہ فیضِ علی گشت مقبولِ عالم

۱۰۰۰ + ۱۹ ۳

۱۹ ۱۳ ھ

دیگر

چو کلکِ فکرِ موزون سخنین طراز میمون — رقمے شگفتہ مضمون بہ بہار زد سخنور

پے سالِ نیک سامان دِلِ ناظم پریشان — گہے بیقرار و حیران گہے خستہ بود و مضطر

کہ بباغِ عقلِ رعنا شدہ مرغِ ہوش گویا — بریاضِ طبعِ دانا گلِ نو دمیدہ بنگر

۱۳۱۹ ہجری

قطعۂ تاریخ سالِ طبع عیسوی از نتیجۂ طبع پر معانی شاعرِ لاثانی جناب سیّد وزیر ناظم صاحب ناظم رئیس نگینہ ضلع بجنور

ہماری دوست نے کیا خوب مثنوی لکھی — کسی نے لکھی نہیں ایسی مثنوی اب تک

نہیں ہیں اسکے مضامین مخرّبِ اخلاق — مطالعہ سے جہالت ہو یک قلم منفک

یہ لکھی شوق سے تاریخِ طبع ناظم نے — کہ بابِ حکمتِ شعر بشیر ہے بیشک

۱۹۰۲ عیسوی

قطعۂ تاریخ سالِ طبع ہجری از نتیجۂ طبع خردمند شاعرِ دلپسند جناب میر مشتاق حسین صاحب مشتاق

نگینوی شاگرد مصنّف مثنوی ھذا

کیا مثنوی ہوئی ہی یہ کاشانۂ عروس
مشتاق اسکی کیا کرہی توصیف بر محل
تہی فکرِ سالِ طبع جو آئی ندائی غیب

ہر شخص اسکی کرتا ہی تعریف اور ثنا
ہی غور تو نکے واسطے یہ مثنوی وا
خورشید عقل اسکو کہین گر تو ہی بجا
۳۰ ۱۳۰۱ ہجری

تقریظ بینظیر پُر تاثیر قابل پسندِ جمیع نفوس نسبت مثنوی کاشانۂ عروس از جناب مولوی شیخ علے محمد صاحب سہارنپوری مدرس اوّل مدرسۂ اسلامیہ جامع مسجد آگرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کوئی تصنیف خواہ کیسی ہی اعلے درجہ کی ہو لیکن یہہ امر قریبًا غیر ممکن ہے کہ اُسکی خوبیان عام طبائع کی ضیافت کے لئے کافی ہوسکین۔ مگر باینہمہ وہ عزیز الوجود چیز جو نوع انسان کے حق مین فی الواقع مفید ہو بلاشبہہ مرغوب و مقبول عام ہوتی ہی۔ اُردو زبان مین اکثر بزرگون نے مختلف مقاصد کو مدّ نظر رکھکر

اپنی شاعرانہ قابلیت کے جوہر دکھائے اور اپنے مقاصد مین کامیابی حاصل کرکے تحسین و آفرین کے جواہر آبدار
سمیٹے - لیکن یہہ مقصد جسکو ہمارے مخدوم و مکرم مولانا خواجہ مبشر حسین صاحب نے کتاب ریاض فیض
معروف بہ مثنوی کاشانہ عروس کی تصنیف سے مکمل فرمایا ہی - درحقیقت ایک اچھوتا اور نہایت ہی
ضروری مقصد تھا - مجکو جب اول اول اس مثنوی کیطرف توجہ دلائی گئی تو قوت واہمہ نے
کالے کالے دیونکی ہیبت ناک صورتون اور راجہ اندر کے ارباب نشاط کی فسون سازیونکا خوف
دلایا - لیکن جب کتاب کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہہ ایک مرقع ہی جسمین تہذیب اخلاق اور تدبیر منزل اور سیاست
مدن کی نہایت پاکیزہ اور دلفریب تصویرین جلوہ افروز ہین جنکی سادگی اور صفائی زبان حال سے یہہ کہہ رہی
ہے کہ ہاتھون نے ہنرمند کے اک سحر کیا ہے - یا نور کے سانچے مین انہین ڈھال دیا ہی - نوشت و
خواند کی علت غائی پر ایک خورد سال لڑکی عاقلہ کا اپنے باپ سے معقول مناظرہ کرنا - اور اس فن
کی ضرورت اور منفعت سے متنبہ ہوکر اسکی تحصیل و تکمیل پر خود بھی آمادہ ہونا اور اپنی دوسری ہمجنسونکو رغبت
دلاکر بنیاد ایک زنانہ درسگاہ کی ڈالنا - اور اپنی روز افزون کوششون سے مدت قلیل مین مدرسہ کو خاطر خواہ
ترقی دیکر علم و ہنر اور صنعت و حرفت کے نہایت معقول سامان مہیا کرنا - اور اسیطور پر اپنی تمام عمر و دولت
اور قابلیت کو رفاہ عام کے کامون مین صرف کرکے سعادت دارین حاصل کرنا - عاقلہ کا ہوش سنبھالتے ہی
انتظامات خانہ داری کو بمشورہ اپنے والدین کے اپنے ہاتھہ مین لینا - اور اپنی منتظمانہ توجہ سے افراط و تفریط کی
جملہ عیوب و نقائص کو رفع کرکے اپنے گہر کو رشک فردوس برین بنانا - ملازمین کا عزل و نصب اونکے فرائض
اوقات کی تقسیم - مایحتاج کی بہم رسانی اور مواقع مناسب پر ہر چیز کا تہیہ اور اسی قسم کی جملہ امور ایسی خوبی و خوش
اسلوبی کیساتھہ معرض بیان مین لائے گئے ہین کہ جن پر نظر کرکے اس مثنوی کو ضامن تہذیب نسوان کہنا کچھہ مبالغہ

نہین ہے۔ عاقلہ نے مذکورہ بالا قابلیتین اپنے باپ کی زندگی ہی مین حاصل کر لی تہین لیکن جب اُسکا مہربان باپ جو ایک بہت نامور سوداگر تھا اِس جہان فانی سے رحلت کر گیا تو عاقلہ نے اپنے حُسنِ تدبیر و علوے ہمت سے کاروبارِ تجارت کو نہایت کامیابی کیساتھ انجام دیا حتی کہ اُسکی دولت مین روز افزون ترقی ہوئی اور جس قدر دولت بڑھتی گئی اُسی قدر رفاہِ خلائق کی مہمات مین اُسکا پائے ثبات آگے بڑھتا گیا۔ انجام کار اُسکی ناموری نے اُسکی داد و دہش کے ہمدوش ہو کر چار دانگ عالم کو مسخر کر لیا۔ تمام دور و نزدیک کے والیانِ ملک اُسکی کاروائیونکو نہایت وقعت و عظمت کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔ تاآنکہ ایک ترک شاہزادہ نے جو اخلاقِ اناث سے متنفر ہونیکے سبب ناکتخدا رہنا پسند کرتا تھا اُس کو شادی کا پیغام دیا۔ اور خوبیِ قسمت سے وہ اِس مقصد مین کامیاب ہوا۔ اب تو عاقلہ کو اپنا وطن مالوف یعنی ملکِ کشمیر چھوڑ کر بخارا کو جانا پڑا۔ عاقلہ کی شادی کی مبارک تقریب کے وقت اگرچہ اُسکا باپ زندہ نتھا۔ لیکن اُسکی کرامت نفس سے متاثر ہو کر خود شہنشاہ دہلی نے بکمال جاہ و جلال اُسکے والد مرحوم کی ڈیوٹی کا سر انجام کیا۔ بروقت رخصت ایک بہت بڑا جلسہ خواتین شہر کا منعقد ہوا جس مین نہایت سوز و گداز کیساتھ عاقلہ کے محاسنِ سلوک و مکارمِ اخلاق کا جو اُسکی ذات بابرکات سے اہلِ وطن کے حق مین ظہور پذیر ہوئے تھے شکریہ ادا کیا گیا۔ اور عام حاضرین نے اپنے خاص عزیزونکی طرح گلے مل ملکر باچشمِ اشکبار اُسکو الوداع کہی۔ اور عاقلہ ایک شاہانہ جلوس کے ساتھ یہان سے رخصت ہو کر پایۂ تخت ترکستان مین رونق افروز ہوئی۔ وہان پہنچکر بھی عاقلہ نے اپنی ہمجنسونکو جہالت و غفلت کی نحوست مین مبتلا پایا۔ شاہی خاندان نیز جمیع امرا و وزرا کی بیبیان اُسکے ملنے کو آتین لیکن اُنمین سے ایک کو بھی متحلے بالفضائل و متخلی بالرذائل نہ پایا۔ بہرحال جسطور پر عاقلہ نے اِن جملہ مخدرات عصمت کو حُسنِ اخلاق و ضرورتِ تعلیم کی تلقین کی ہے وہ دیکھنے اور نصیحت پانے کے قابل ہے۔

ان اُمور کے علاوہ عاقلہ نے بہت سے ضروری اختیارات بھی شاہزادہ سے حاصل کیئے اُمورِ مملکت کی انجام دہی مین بھی ایک معقول حصّہ لیا۔ شاہزادہ کی مزاج کی معقول اصلاح کی اور اُسکے لئے ایک دستور العمل مقرّر کیا جسکے بموجب شاہزادہ برابر عمل کرتا اور کسیوقت اپنے فرائضِ منصبی کی تکمیل سے غافل نہ رہتا تھا ملک مین جابجا مدارس قائم ہوئے علم و ہنر حرفت و تجارت کی ترقی کے اسباب مُہیا کیئے گئے۔ تاآنکہ تمام رعایا کی خوشحالی اور انتظامات کی عمدگی سے ملک ترکستان ایک چمنستانِ پُربہار ہوگیا۔ القصہ یہ مثنوی بالخصوص مستورات کے حق مین مفید معلومات کا ذخیرہ اور امور خانہ داری کی ترتیب و انتظام کا نہایت دلپذیر نمونہ ہے۔ عبارت صاف طرزِ بیان بے تکلّف و دلنشین ہے اُمید کیجاتی ہے کہ وہ مستورات جو اِسکو پڑھین یا سنینگی اُنکو تحصیلِ علم و اکتسابِ فضائل اور درستی انتظامِ خانہ داری کیطرف ضرور رغبت ہوگی اور قابل مصنف کو اپنی محنت و جانکاہی کی اہل ملک کیطرف سے ضرور داد ملیگی واللہ الموفق وہو المستعان ٭

تقریظِ دلپذیر خوش تقریر نویدِ مانوس مثنوی کاشانۂ عروس بہ پیرائی اشتہار تہنیت آثار

از جناب حکیم فرزند علی صاحب متخلّص بہ ناظم رئیس نگینہ ضلع بجنور تلمیذ حضرت داغ دہلوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

مشتاقانِ دیدارِ مہوشانِ عباراتِ رنگین حروفِ زرین و دلباختگانِ حُسنِ دلفریبِ حسینانِ مضامینِ پُرتمکینِ تہذیبِ اخلاق آئین کو مژدہ ہو کہ یہہ محبوبۂ ہوش افزائے دانشمندی و مطلوبۂ دلربائے مسرت و خرسندی جو ایک مدت سے مکمن خمولِ خیال مین بتوارٔی و منزوی تھے اب اپنے حُسن و جمال کے نظارہ اور دیدارِ فائض الانوار کے مشاہدہ سے بصد صدق و صفا آپکے دیدۂ دل و چشمِ ظاہربین کو پُرضیا و منور فرمائیگی اور سینۂ بیکینۂ طالبانِ خورشید خانِ معانی کو رشکِ تجلیِ خانۂ طور بنائیگی - واقعی یہہ کتاب لاجواب و نامۂ باصواب و نسخۂ نایاب سراپا انتخاب کارآگاہی کا عجیب و غریب دستور العمل ہے - تہذیبِ اخلاق و تدابیرِ منازل و سیاستِ مدن کے آئین و مراسم و قوانین و قواعد کچہہ اس حسن و خوبیِ انتظام سے منضبط و مرتب کئے گئے ہین کہ جو ذہنِ رسا کی کامل رسائی و فکرِ زیبا کی خوش تلاشی و طبعِ عاقلہ کی جودت پر شاہد بیمثل و بیبدل ہین حسنِ بیان لطفِ زبان - متانتِ کلام - ضوابطِ حصولِ مرام - موزونیِ سخن ہوزون رنگینیِ مضمون سلاستِ عبارت و تناسب و رعایتِ الفاظ و سنجیدگیِ معانی اپنے اپنے موقعہ و محل پر ہر بیت مین اس خوبی سے جلوہ گر ہین کہ بیساختہ دلِ ناظرین و جانِ سامعین نذر و نثار ہو جاتے ہین - کیون نہو اس مجموعۂ دانش و خرد کے مصنف مجمعِ مکارمِ اخلاق منبعِ محاسنِ اشفاق مخزنِ عقل و کیاست و معدنِ فہم و فراست نکتہ دانِ رموزِ سخن کاشفِ اسرارِ سخنوری واقفِ غموضِ علم و فن مہرِ سپہرِ سخنپروری - ماہِ منزلِ سخنوری نقشِ طرازِ عروسانِ بلاغت و چہرہ پردازِ ماہرویانِ فصاحت بندۂ خلاقِ زمن

عبدِ عفوِ ذو المنن عاشقِ پنجتن جبہ سائی جنابِ ایزدی خوشخوے ازلی خجستہ اختر والا نظر نیک محضر ہمایون منظر ہدایت مآب سعادت نصاب سعیدِ دارین خواجہ مبشر حسین صاحب صبا تخلص پشیر نگینوی مین مثنوی سبوق الذکر درس و تدریس و تعلّم و تعلیم اناث و ذکور کے لئے نہایت مفیدِ عام و کارگرِ تمام ہے - اور سموم جانگزائے جہالت و نادانی و ہلاہلِ جگر گداز کج سرشتی و سمِ قاتلِ دل خراش جہلِ مرکب و بسیط کے حق مین کہ طینتِ نسوانِ ناقص العقل و فطرتِ مردانِ ناعاقبت اندیش مین مخمر و فطری ہوتا ہی دانائی و راستی کا چشمۂ حیات اور صدق انجام مبنی کا زود اثر تریاقِ اکبر ہے - الحق یہ شاہدِ رعنا و نگارِ زیبا سزاوارِ نعرۂ تحسین و لائقِ داد و آفرین اوصافِ شاعرانہ شاعرانِ نازک خیال سے قطعاً مُعَرّا ہے بمصداق -

زوصفِ ناتمامِ ما جمالِ یار مستغنیست

بآب و رنگ و خال و خطچہ حاجت روی زیبا را

شائستگیِ بیان اور شرفا کا روزمرّہ مصنّفِ کتاب ہذا کا حق و حصّہ ہی - زیادہ عرض کی ضرورت نہین عیان راچہ بیان شائقینِ نامدار و تاجرانِ باوقار و خریدارانِ روزگار و طالبانِ خوش اطوار اس دولتِ غیر مترقّبہ کے لینے کے لئے سعی فرمائین - اور حظِ وافر و نفعِ کثیر اوٹھائین مگر بان بعد ملاحظہ ؎

انصاف کے خواہان ہین نہین طالبِ زر ہم
تحسین سخن فہم ہی ہو ہین صلہ اپنا

بر رسولان بلاغ باشد و بس ✣

تقریظ فرزند علی انجم لکھنوی کاتب مثنوی ہذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس ہیچمدان نے یہہ مثنوی از اول تا آخر خوب غور سے دیکھی۔ عورتون کے لئے ازحد مفید و کارآمد ہے۔ نظم نہایت پاکیزہ شستہ روزمرہ کی انتہا صاف ستہرہ۔ حسن و عشق کے جھگڑون اور ہجر و وصال کی مخرب اخلاق باتون سے قطعاً مبرا ہے۔ میرے نزدیک سراسر پر تہذیب اور قابل پسند مفید عوام ہے کسیطرحکا کوئی نقص نہین پایا جاتا۔ یون تو کون ایسا ہی کہ جسپر عیب نہ لگایا جاتا ہو باوجودیکہ خدا کی ذات بے عیب ہے مگر لوگ اُسپر بھی الزام اور عیب لگا دیتے ہین پھر یہہ تو ایک مثنوی کلام بشر سے ہی واقعی اگر عورات اسکو پڑہین اور عمل کرین تو قلیل عرصہ مین قابلہ بنجائین اور اپنے شوہرون اور تمام عزیز و اقارب کی نظرون مین اپنی سلیقہ شعاری سے آسمان عزت پر چڑہ جائین۔ اکبری اصغری کا قصہ جو نثر مین ہے اکثر عورات کی نظر سے گذرا ہوگا۔ مگر یہہ بھی بامحاورہ نظم مین دلچسپ و کارآمد قصہ ہے گو نیکی سبب اوستی بہتر نہین تو کمتر بھی نہین ہے۔ عاقلہ پہلے کیا تھی مگر عقل اور تدبیرات کے باعث سے شاہزادیکا خطاب حاصل کرکے آخر مین سلطنت و ملک کی مالک بنگئی گو وہ زمانہ نہین رہا مگر اب بھی عورتین ایسی تدبیرات سے وقار حاصل کرکے اپنے اپنے شوہرونکی پیاری پیاری بیبیان بنکر سیرت دارین حاصل کرسکتی ہین زیادہ طول فضول۔

تمت

اشتہار

قصیدۂ نوروز عالم افروز

یہہ قصیدہ بھی مصنفہ خواجہ مشیر حسین متخلص بہ مشیر مصنف مثنوی ہذا ۲۰ + ۲۶ تقطیع سفید و دبیز ولایتی کاغذ پر جلی قلم اعلیٰ درجہ کا خوشخط مطبع نیر اعظم مرادآباد کا چھپا ہوا ہی جسمین ایک طولانی تمہید کے ساتھ بہاریہ پیرایہ مین باغ و طیور کی دلچسپ صفت لکھکر آسمانی چیزونکا تلازمہ بعد اُسکے حالت خواب مین ایک حور جنان کا آنا اور اُسکا دلپسند سراپا بیان کرکے اُسکی زبانی یوم نوروز کے تمام واقعات روز ازل سے قیامت تک کے مطابق حدیث و قرآن شریف درج کیئے ہین پھر مدح جناب امیر المومنین امام المتقین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب علیہ السلام بالکل نہایت سچے سچے مطالب مین بیان کی ہی جسکی خوبی دیکھنے سے تعلق ہی ایام مخصوص علی الخصوص یوم نوروز کو پڑھنے کے قابل ہی جن حضرات کو ضرورت ہو فی نسخہ موازی ڈیڑھ آنہ علاوہ محصول دو موازی ۱/ معہ محصول ارسال فرماکر مصنف یا مشتہر سے طلب فرمائین فوراً تعمیل ہوگی تاجران کتب کے ساتھ خاص رعایت کیجائیگی۔

ذرا یہہ بھی ملاحظہ فرمالیجئے

اسکو کون نہین جانتا کہ نگینہ باعتبار ساخت آبنوسی و صندلی اشیا کے مشہور مقام ہی چنانچہ کئی سال گذرے یہان سے دو بڑے کاریگر دیگر مقامات کی مشہور اشیاء کے بنانیوالے کاریگرونکے ساتھ علیحدہ ولایت گئے تھے ایک بڑے مصنوعہ مکان مین انکے کام دیکھنے کا تماشہ مقرر ہوگیا تھا جس سے بہت معقول آمدنی ہوئی کچھ عرصہ کے بعد یہ لوگ انعام و سندین حاصل کرکے وطن کو واپس آگئے یہ دونون کاریگر اب تک زندہ موجود ہین یہان کے کاریگر کنگھیان۔ قلمدان۔ سنگاردان۔ عطردان۔ صندوقچے تصویرونکے چوکٹھے۔ کلاک رکھنے کی دیوارگیریان۔ مقوے۔ رحلین۔ کوارٹ میزین۔ ڈیکس۔ رول۔ چوب دستی۔ سرمہ دانیان وغیرہ کندہ وغیر کندہ صندلی استر و غیر صندلی استر ہندوستانی و انگریزی وضع مین ہر قسم کی ادنی قیمت سے اعلیٰ قیمت تک کی نہایت عمدگی اور صفائی سے دلپسند تیار کرتے ہین اور منبت کاری ہاتی دانت اور چاندی وغیرہ کی بیل بوٹون مین اور کھدائی کا کام اعلیٰ درجہ کا بناتے ہین جسکی خوبی دیکھنے سے متعلق ہی۔ حکامون اور رئیسون سے صد ہا روپیہ انعام مین علاوہ قیمت کے پاتے ہین عرصہ ہوا ایک کاریگر نے ایک چھوٹی گول میز مین چاندی کی منبت کاری کا کام کرکے بوقت تشریف آوری جناب لاٹ صاحب نذر گذرانی تھی ایکہزار روپیہ انعام پایا جن حضرات کو جیسی چیز جس قیمت کی مطلوب ہو بارسال زر قیمت جسکی بابت ہماری معرفت طلب فرمادین ہم نہایت دیانت داری اور کفایت کیساتھ بعد وضع کمیشن موازی آدھ آنہ فی روپیہ فوراً تعمیل کرینگے۔ اگر ناپسند ہو فوراً واپس فرمادین قیمت واپس کردیجائیگی مگر اس حالت مین محصول واپسی ذمہ خریدار رہیگا۔ **المشتہر** خواجہ حسین [illegible] تاجران کتب [illegible] نگینہ ضلع بجنور

کتاب منبر

اعلان

چونکہ اس کتاب کا حقِ تصنیف محفوظ ہے اور بموجب ایکٹ نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء
مرقومہ ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۰ء رجسٹری کرائی گئی ہے لہذا جملہ صاحبانِ مطابع
و تاجرانِ کتب و دیگر شائقین میں سے کوئی صاحب بلا اجازت احقر
اسکے کلاً یا جزاً چھاپنے یا چھپوانے کا قصد نفرماویں ورنہ بعوض نفع
نقصان اُٹھائینگے البتہ جن حضرات کو جسقدر جلدیں مطلوب ہوں وہ کارخانہ
خواجہ احمد حسین صاحب موقوعہ بازار کلاں نگینہ ضلع بجنور یا راقم سے
بارسال زرِ قیمت پیشگی فی جلد مبلغ ایک روپیہ تین آنہ معہ محصولڈاک
یا بذریعہ ویلوپے ایبل بُک پیکٹ طلب فرمائیں فوراً ارسال خدمت کیجائیگی
چند جلدوں کے خریدار کو محصولڈاک کمیشن منی آرڈر کی تخفیف ہوگی کم سے کم
دس جلد تک کے خریدار اور تاجرانِ کتب کے ساتھ خاص قسم کی رعایت کیجائیگی۔
جس کتاب پر راقم کے دستخط اور مہر نہو وہ مال مسروقہ ہے اُسکی خریدا ایسی اجتناب
لازم ہے جو صاحب کتاب بلا مہری و دستخطی راقم کے پاس لائینگے وہ انعام کی مستحق ہونگے

الراقم

احقر خواجہ بشیر حسین بشیر مصنف قصیدہ نور فرعالم افروز و کتاب ندا نگینہ ضلع بجنور بازار کلاں